اعلام یہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے اہل سنت

خلاصہ جلد ہفتم ذوالفقار حیدریہ

کنز مکتوم فی حل عقد ام کلثوم

از رشحات قلم فصاحت رقم جناب محقق مدقق

سرکار حذاقت مدار مولوی حکیم سید علی اظہر صاحب

علامۃ الزمن جناب مولوی سید حسن زاد افادہ

رئیس کھجوہ بازار بندی ضلع سارن

مطبوعہ مطبع بستان مرتضوی

در لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

[illegible] والسلام

فہرست مطالب کنز مکتوم فی حل عقد ام کلثوم علیہا السلام

[illegible] ۷	حقیت مذہب شیعہ باقرار اہلسنت ۱۰	حرمت شیعہ و [illegible] از تسلیم و ترع [illegible] ۱۴	وجہ حجاب [illegible] علمائے شیعہ ۱۸
[illegible] ۲۰	بحث نکاح حضرت رسول [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	تاویلات اہلسنت [illegible] جواب روایت [illegible]	عدم [illegible] آدم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

هذا کتابنا ینطق علیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون

الحمد للہ الملک الوہاب کہ درین ایام سعادت انتساب کتاب مستطاب عدیم النظیر ولا جواب متعلق بمبحث عقد حضرت ام کلثوم دختر جناب رسالت مآب صلوات اللہ وسلامہ علیہما افحاماً للاعداء العترۃ الاطیاب وارغاماً لاناف المعرضین عن جادۃ الصواب الموسوم

بالکنز المکتوم فی حل عقد ام کلثوم

من مصنفات غرۃ محاسن الایام عمدۃ الافاضل الکرام النحریر المدقق والحبر المحقق [illegible]
الفائز بالمدارج العلیہ قاطع اعناق الجاحدین قامع اساس المعاندین [illegible]
ذی الشرف الازہر الحکیم المولوی السید علی اظہر [illegible] دامت برکاتہ وزادت افادتہ

در مطبع [illegible] مرتضوی [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد بندہ افقر مولف ذو الفقار حیدر علی اظہر بن المولی المؤتمن السید حسن دام ظلہ العالی بخدمت برادران ایمانی عرض پرداز ہے کہ گو مدت مدیدہ سے یہ مسئلہ عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام درمیان علمای فریقین دایر و سایر ہی مگر نہ علمای اہلسنت نے اس مسئلہ کو باستقلال تصنیف کرکے پیش کیا نہ علمای شیعہ ایدہم اللہ نے توجہ کامل فرمائی بلکہ جسطرح مخالفین نے ضمناً و تطفلاً اسکا تذکرہ کیا علمای اہل حق نے بھی اوسیطرح رد و ابطال اسکا فرمایا خواہ تحقیقاً یہ انکار کلی خواہ الزاماً یہ تسلیم فرضی اسلیے کہ یہ امر بفرض وقوع بھی کسیطرح نہ مفید مخالفین ہی نہ مضر اہل حق لیکن چونکہ تا بحال کوئی کتاب بالاستقلال اس مادہ مین علمای فریقین سے نہین لکھی گئی تو کچھ عرصہ سے جب اہلسنت ہر مسئلہ مین عاجز ہوے تو بعض مسایل فروعیہ مین گفتگو شروع کی بے سر و پا مسایل چھاپنے لگے بالخصوص اس مسئلہ مین زیادہ تر شور و غل مچایا اور عوام فریق کا وہم بچایا علمای اعلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ایدہم اللہ کی بے اعتنائی اور عدم توجہی سے اور بھی انہین سر چڑہا یا یہانتک کہ
اہلسنت خود علماے مذہب حق شیعہ اثنا عشریہ کو اس مسئلہ مین بالکل لاجواب
اور مغلوب ٹھہرایا حتی کہ صاحب آیات بینات جنکی تحقیقات پر عوام اہلسنت
بہت نازان ہین فرماتے ہین کہ شیعہ کسی مسئلہ مین ایسے زچ اور دق نہین ہوے جیسا
اس مسئلہ مین دق اور زچ ہوے **افسوس** مقولہ صرف انہین بزرگ کا نہین ہے
جنکی لیاقت وحالت سے سارا عالم واقف ہے بلکہ خود مولوی حیدر علی فیض آبادی
جنکو اپنی ترقی ملبیت و ہمہ دانی پر وہ ناز تہا کہ بمقابلہ اپنے اساتذہ کے کوس
لمن الملکی بجاتے تھے اور سوای اپنے سبکو نافہم بتاتے تھے اور اس زمانہ کے اہلسنت تو
اونکو اپنا امام ہی تصور کرتے ہین وہ حضرت بھی ازالۃ الغین مین ایسا ہی دعوے
فرماتے ہین پھر بیچارے جاہلون کا کیا قصور بہر کیف جب غوغاے بیجا آنحضرات کا
اس تمام مین بڑہا اور قابل تحمل رد اعراض بلحق نرہا ناچار کمترین نے بنا بر
اصرار بعض اعاظم دین ایدہم اللہ اسطرف توجہ کی اور بہت قلیل عرصہ مین
تفصیلاً تحقیق اس مسئلہ کی کرکے ساتوین جلد ذوالفقار حیدری کی خاص اسی
باب مین قرار دی چونکہ اوسمین ہر روایت پر اہلسنت کی بحث کی گئی ہے اور
اختلافات اوسکے دکھائے گئے اور موضوع ہونا اون روایات کا اور کاذب اور
خائن و دجال ہونا اونکے راویونکا ثابت کیا گیا ہے علاوہ اسکے الحق کہ طرفین
سے جملہ اعتراضات بیجا و توہمات واہیہ مخالفین کا جواب شافی ہی دیا گیا ہے اور
جو کچھ اغلاط و تحریفات ستھے کھولے گئے ہین اور روایات فریقین سے بحث
بکمال تحقیق کی گئی ہے لہذا حجم اوس کتاب کا بیجا اس ساٹھہ جزو سے زیادہ ہو گیا اور پوری

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک جلد کامل اوسکی مرتب ہوئی چونکہ بوجہ ضخامت کتابت وکثرت مصارف طبع ہونا اوسکا باعتبار استطاعت نحیف فی الحال ناممکن تھا اور نیز بنظر زبان بندی مخالفین واطمینان خاطر مومنین اشاعت اوسکی حد وجوب وفرض سے بھی متجاوز معلوم ہوتی تھی لہذا بعض احباب اطیاب سلمہم اللہ نے بکمال الحاح واصرار فرمایا کہ اجمالاً لب لباب اوس کتاب کا مع اصل جواب جو تحقیقات مفصلہ سے ثابت ہو شایع کرنا چاہیئے اور اوس بحر زخار کو کسطرح کوزہ مین بند کرنا چاہیے لا اقل بطور فہرست ہی سہی کہ شاید ان مضامین خوش آئین وتحقیقات حق آگین کے مطالعہ سے مومنین ذوالاقتدار کے دلومین شوق پیدا ہو اور جوش ملکر اصل کتاب کو جلد چھپوائین الغرض مین نے بھی اپنے احباب کی اس فرمائش کو بدل قبول کیا اور بخیال بے اعتباری حیات ناپائیدار زیادہ تر مستعد ہوا کہ شاید اجل موعود آجاے تو دل کی حسرت دل ہی مین رہجاے اور یہ جواہر تحقیقات گرانمایہ نادر الوجود معرض شہود مین نہ آئین اور مومنین اس سے کچھ بہرہ مند نہون مخالفین کی زبانین بند نہون ازین قبیل اور چند مصلحتون سے بکمال التعجیل یہ رسالہ بطور فہرست کنز مکنوم پیشکش ارباب علوم کیا گیا وما توفیقی الا باللہ الحی القیوم امید کہ جو حضرات اس رسالہ سے مستفیض ہون مولف کو دعاے خیر سے فراموش نکرین

تمہید مفید در اثبات خصوصیت اہلبیت

تمہید مفید جو لوگ اسلام کے دائرہ مین داخل اور لااقل توحید ورسالت ومعاد کے قایل ہین حسب حکم خدا ووصیت رسول اونپر واجب وفرض ہے کہ تعظیم ومودت واحترام اہلبیت رسول انام مین کوئے دقیقہ فروگذاشت نہ کرین اور اونکے اعزاز واکرام کے جملہ مراتب کو ملحوظ رکھین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

میرا مطلب یہان یہ نہین ہے کہ اہلسنت خواہی نخواہی اونکی خلافت ہی کو
مان لین کیونکہ جو ظلم ہونا تہا ہو چکا جسکو جو کچھ ملنا تہا مل چکا ع حریفان بادہا خوردند و رفتند
بلکہ لا اقل اتنا ہی لحاظ رکہین کہ کسی قسم کی اہانت و ذلت حضرات کی نسبت
گوارا نکرین اور اپنی زبان کو اونکی توہین و تحقیر سے بچاتے رہین اس سے
یہ بھی میرا منشا نہین ہے کہ کسی صحیح واقعہ کا بلا سبب انکار کیا جائے اور کسی امر واقعی
کا اخفا کر دیا جاے فان اللہ لا یستحیی من الحق بلکہ صرف اسقدر چاہتا ہون
کہ جو واقعات انحضرات کے راست راست ہون اونہین کو ظاہر کرین اور بلا
تحقیق کامل کوئی امر خلاف شان اونکی طرف منسوب نہ کرین نہ میری یہ
فرمائش ہے کہ جیسے خلفاو صحابہ کے معائب و الزامات مٹانیکے لئے یقینات
ومتواترات و احادیث صحیحہ کا انکار کرتے ہین وہی سلوک یہان بھی کیا جاے
اور اسکی بھی امید نہین کرسکتا کہ جو کچھ فرضی و وہمی دختر حضرت خلیفہ اول
کی تعظیم کیجاتی ہے بضعہ رسول کے حق مین اوسکی مراعات ہو جیسا کہ صواعق
محرقہ مین ہے وابو المطرف فتوی کرد بتادیب شدید در حق کسیکہ راضی نشد
کہ زنے را سوگند در شب دہد و بآن زن گفت اگر تو دختر ابو بکر باشی ترا در روز
سوگند خواہم داد و فتوی بتادیب آنشخص بواسطہ آنچ او کہ بے ادبی کردہ
درین نوع قضیہ نام دختر ابو بکر بردہ بود دیا ہی یہ آرزو بھی نہین کرسکتا کہ اپنے
خلیفہ ہارون رشید کی خواہر عباسہ کے برابر ہی اہلبیت رسول کی قدر دانی
کرین کیونکہ اقتدار دینوی انکو کہان حاصل ہوا جو دنیا پرست لوگ انکو مطرح خاطر رکھتے
بلکہ مین فقط اسقدر چاہتا ہون کہ اس مسئلہ عقد دختر بضعۃ الرسول حضرت ام کلثوم

۱ع ثبوت ان امور کا بالعد اسکے مذکور ہوگا ۱۲ منہ

ص ۵۶ ورق قلمی ترجمہ صواعق محرقہ۔

۲ع تفصیل اسکی مابعد مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیہا السلام کے بارے مین صرف تعصب جنبہ داری سے ہی دست بردار ہو کر انصافانہ تحقیق کرین کہ آیا واقعی یہ عقد خلیفہ دوم کے ساتھ ہوا یا نہین ہوا مجادلہ مکابرہ ہٹ دہرمی کو دخل نہ دین پھر دیکھین کہ عقلاً و نقلاً کسطرح یہ امر ممکن الوقوع ہی یا نہین کیونکہ مقصود راقم یہان صرف تحقیق امر واقعی ہی نہ اظہار معائبت و مطاعن خلیفہ دوم یا اونکے اسلام و نفاق سے گفتگو کرنا اور حضرات اہل سنت سے بھی ملتمس ہون کہ بالفرض اگر اہلبیتؑ کو مستحق خلافت نہین جانتے اور نصوص صریحہ و وراثت و امامت کو انکے بارے مین نہین مانتے کسی خیال سے ہو تو خیر نہ سہی ابتو نہ طمع مال ہے نہ امید حصول سلطنت فکر نجات آخرت البتہ لاحق ہی پھر کیون کردار آبائی کے نباہ کے لیئے انصاف و ایمان کے پہلو کو چھوڑ دین اور ترک مودت ذوالقربے سے اجر رسالت فخر المرسلین کو رائگان کرین بنظر افزائش قدر و جنبہ داری صحابہ (جنسے فلاح اخروی کا حصول محال ہی) اہل قرابت کے پایہ منزلت کو جو عقلاً و نقلاً بعد رسول سب سے اعلیٰ اور سب پر مقدم ہی ناحق بغرض اعلائے مراتب خلیفہ ثانی بلا تحقیق و بلا ضرورت گھٹائین (کیونکہ یہ امر نہ مثبت حقیت خلافت ہی نہ مفید ایمان و فضیلت نہ دافع الزام و معائب) خواہی نخواہی تہمت لگائی جائین اور خدا اور رسول سے بھی نہ شرمائین نہ عقل و نقل سے کام لین نہ تحقیق امر واقعی فرمائین یہ بڑی نافہمی ہے اونلوگونکی جو اس مسئلہ کو موجب ندامت و عاجزی مذہب شیعہ جانتے ہین جس سے بڑھ کر کوئی غلط فہمی نہوگی کیونکہ اولاً توقیر و تعظیم اہلبیت طاہرین تو تمامی اہل اسلام پر عموماً فرض ہی سنی ہو خواہ شیعہ ثانیاً درصورت تخصیص شیعونکی بھی اہلبیت طاہرین کے ساتھ اس مسئلہ مین کوئی الزام نہین ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسواسطے کہ دو حال سے خالی نہین یا عقد نہین ہوا یا ہوا پہلی صورت یعنی درصورت عدم وقوع عقد تو کوئی بات ہی نہین ہے جیسا کہ فی الواقع یہی ہے نہ عقد ہوا نہ خطبہ نہ دوسرا کوئی امر چنانچہ بہت سے اکابر اہل حق اس قصہ کے بالمرہ منکر ہین خود جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ اوستاد جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ اعلی اللہ مقامہما جنھون نے جناب سیدۃ نساء العالمین نے اپنی اولاد کے تعلیم کی فرمائش کی اور جناب امیر نے خلعت فاخرہ انت شیخی و معتمدی مخلع فرمایا اور دیگر حضرات باوصف قرب عہد ائمہ معصومین علیہم السلام اس واقعہ سے بالکلیہ انکار کرتے ہین چنانچہ کلام اونکا بعد اسکے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ حتے کہ خود علمائے اہلسنت بھی اس انکار کے مقر ہین گو اوسپر معترض بھی ہون چنانچہ ترجمہ صواعق محرقہ ص ۱۵۹ مین ہے زیادہ تر تعجب من از اہلبیت برہان بالہ انکار تزویج عمر بام کلثوم میکنند ولیکن عجبی نیست از ایشان چرا کہ اینجماعت با علماء اختلاط نکردہ اند ومعذلک جہل روافض بر عقول ایشان استیلا یافتہ و در رفض ایشانرا مقلد خود ساختہ در خاطر شان در آوردہ اند کہ حکایت این تزویج دروغ است بلکہ خود مولوی حیدر علی صاحب ازالۃ الغین ص ۹۵۹ مین فرماتے ہین نورالدین حسینی میگوید کہ عجب دارم از روافض خذلہم اللہ کہ روایات اہلبیت وافادات شان کہ عقل ونقل از امور یقینیات است و قرآن وحدیث تاسیس آن میکنند ہرگز گوش جانمید ہند ونقد دین وایمان خود را بر روایات چندے از ابالسہ و دجاجلہ کہ بعض این احادیث است حوالہ میکنند الخ ان عبارات کا جواب شافی بلکہ بدیہی ہونا انکا اس کلام کے اصل کتاب ذوالفقار حیدریہ مین بخوبی مذکور ہے [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ شیعون کو اس حکایت سے بالمرہ انکار ہے اہلبیت رسول بھی بالمرہ منکر ہین اور روایات اہلبیت طاہرین مین نقیض اون روایات اہلسنت کی یقینا موجود ہین خواہ مولویصاحب اون رواۃ کو ابلیس لعین فرماوین یا دجال بتاوین اسکا اونکو اختیار ہے مگر اصل مطلب ہمارا یعنی انکار اہلحق اس واقعہ سے بلکہ انکار اہلبیت رسول ور روایات اہلبیت رسول صلعم کا مناقض روایات اہلسنت وارد ہونا بخوبی ثابت ہوا باقی رہا امر دا فقتے کا دریافت کہ نکاح ہوا یا نہین پس انشاءاللہ تحقیقات اسکی مابعد اسکے کیجاویگی لیکن یہان سے لغوبیانی اون علمای اہلسنت کی بخوبی ظاہر ہوئی جو اسکے مدعی ہین کہ کل علماے شیعہ وقوع عقد کے مقر ہین پھر کیف بلالحاظ دیگر ادلہ قویہ کی جو مابعد مذکور ہونگے خود اہلبیت رسول ور اکابر اہلحق کا انکار کرنا اس واقعہ سے اور اوسکو دروغ جاننا بنفسہ دلیل بطلان واقعہ مذکورہ ہے چہ جائیکہ اور دلیلین بھی ہون کیونکہ شیعہ منکر ہین اور انکار کے لئے حاجت دلیل نہین اور اہلسنت مدعی والبینۃ علے المدعی پس بار ثبوت اونپر ہے اور شیعہ مانع ہین مانع کے بارمین خود اہلسنت کا قول ہے کہ مانع کو ضرورت دلیل نہین معہذالک شاہ صاحب تحفہ مین فرماتے ہین بر عاقل پوشیدہ نیست کہ اقوال و افعال شخص بعض زندان و برادران و اقارب و عشایر او قسمیکہ مکشوف میباشد بر دیگر یکہ گاہ گاہ بصحبت او رسد چرا خواہد بود پس اگر یہ نکاح ہوا ہوتا اور اصلیت اوسکی ہوتی تو اہلبیت طاہرین کیون انکار کرتے اور روایات اونکی نقیض روایات اہلسنت کیون وارد ہوتی جنکا خود اہلسنت بھی اقرار کرتے ہین پس بقول شاہ صاحب ان اہلبیت رسول پر جو اقارب و عشایر ہی تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور بدانست اہلسنت محب شیخین سے تھے یہ حال کیونکر مخفی ہوا اور کیونکر روایات
اونکی نقیض روایات اہلسنت واقع ہوئی پس انکار اہلبیت طاہرین دلیل صحیح قطعی
بطلان واقعہ مذکورہ ہے علاوہ اسکے جو جس مذہب کا ہوتا ہے باقرار فاضل
رشیدہ وہ شخص اپنے یہانکے واقعات کو خوب جانتا ہے جیسا کہ انتساب جواز متعہ
مین طرف امام مالک کے جو اقوال علماے اعلام حنفیہ سے بخوبی ثابت ہے
یہی عذر پیش کیا کہ اهل البیت ابصر بما فی البیت قول مالکیہ نقل مذہب امام مالک مین
بہ نسبت نقل حنفیہ زیادہ قابل قبول ہے بلکہ برخلاف اوسکے نسبت کرنا مانن
ستم برجان انصاف ست انتہی ملخصا اور خاتم علماے فرنگی محل مولوی عبد الحی
لکھنوی اپنی سعی مشکور مین کہتے ہین اور ظاہر ہے کہ اصحاب مذہب جسقدر اپنے
مذہب سے واقف ہوتے ہین دوسرے مذہب سے واقفیت نہین رکھتے پس مالکیہ
کا اور اونکے کتب کا انکار امر مذکور سے مقدم کیا جاویگا اور نسبت کرنا ابن تیمیہ
یا ابن عبد الہادی وغیرہ کا امام مالک کیطرف کب مسموع ہوگا انتہی اور خود مولوی
حیدر علی فرماتے ہین وقوع ظلم بر اہلبیت بقصد احراق خانہ الیشان بجناب
فاروق نسبت کردن حالانکہ اہل حق ازان انکار می نمایند چنانکہ دانستی عنقریب
خواہی دانست انشاء اللہ از غرائب فادات و دعوی قصد احراق از اکثر کتب
اہلسنت از عجائب ترہات جس سے معلوم ہوا کہ صاحب مذہب کا قول اپنے
مذہبی امور مین بہ نسبت دوسرون کے زیادہ معتمد ہے اور باوصف اوسکے
انکار کی نسبت کرنا ستم بر جان انصاف اور غرائب فادات سے ہے گو وہ امور
اعاظم علما کے اقوال اور روایات متکاثرہ سے ثابت ہون پس یہی تقریر شیعونکی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طرفسے دربارہ دروغ ہونے حکایت عقد کے بوجہ انکار کرنے علماے کبار شیعہ کے کیونکر نہ مقبول ہوگی جنکے ناقل بہی خود یہی حضرات ہین کہ بذریعہ روایات اہلبیت طاہرین شیعہ اور اہلبیت اس واقعہ کو دروغ جانتے ہین حالانکہ خود اسکے بہی معترف ہین کہ شیعہ مذہب علی سے زیادہ واقف ہین جیسا کہ علامہ تفتازانی وغیرہ نے تصریح کی اور شاہ عبدالعزیز نے بہی شیعون کی محب اہلبیت طاہرین ہونیکا اقرار کیا بلکہ مولوی عبدالحلیم پدر فاضل معاصر مولوی عبدالحی لکہنوی فرنگی محلی نے تو اس اقرار بمتابعت و ولاے شیعہ کے ساتھہ چارہ و ناچار حقیت مذہب شیعہ کا بہی اظہار کیا چنانچہ اپنی کتاب حل المعاقد فی شرح العقاید میں جہان ملا جلال الدین دوانی نے حقیت مذہب اشاعرہ اور بطلان سایر مذاہب کا دعوی کیا اور تمثیل مین کہا ہے مثل شیعہ کے کہ تمسک کرتے ہین اوس چیز سے جو مروی ہے اونکے ائمہ سے بسبب اعتقاد کرنے انہین شیعون کے عصمت کو انہین ائمہ میں فرماتے ہین هرضا اختلاج الخ یعنی اس کلام مین اختلاج ہے کیونکہ اگر مقصود دوانی یہ ہے کہ ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی متابعت شیعہ اسوجہ سے کرتے ہین کہ اون ائمہ ع کو مجددین (یعنی نیا دین بنانے والے جانتے ہین) اور اونکو ناقلین دین (یعنے ختم المرسلین صلعم کا ناقل نہین جانتے تو ایسا دعوی شیعون پر محض افترا و بہتان ہے اور اگر مقصود اوسکا یہ ہے کہ شیعہ اسوجہ سے ائمہ اہلبیت کی متابعت کرتے ہین کہ وہ حضرات جناب رسالتمآب ص سے احکام دین کے ناقل ہین اور عادل ترین امت ہین یہانتک کہ اونکو معصوم جانتے ہین تو اب شیعون پر طعن یا اس بنیاد پر ہے معاذ اللہ کہ ائمہ اہلبیت عادل نہین ہین اور راوی نکی

صـ ۲۰
حل المعاقد فی شرح العقاید
مطبوع مطبع علوی سنہ ۱۲۸۲

ف مذہب شیعہ کا اقرار
مولوی عبدالحلیم صاحب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عدالت اور عصمت کا دعوی غلط ہے پس ایسا دعوی کرنا موجب نزول ایمان ہے
یا اس بنیاد پر شیعہ مورد طعن ہین کہ ائمہ اہلبیت کی متابعت جایز نہین ہے گو وہ
لوگ عدول امت سے ہون پس ایسا دعوی محض ترجیح بلا مرجح ہے کیونکہ فرقہ
اشاعرہ جو متابعت اشعری و شافعی کرتے ہین تو اسیوجہ سی کہ اونکو عادل اور
ناقل دین جانتے ہین پس اب کوئی فرق نرہا درمیان شیعہ و اشاعرہ کے
انتہی کلامہ جزاہ اللہ خیرا پس اس تقریر سے علاوہ اعرفیت شیعہ و متابعت
ائمہ ہدی علیہم الصلوۃ والسلام کی کمال حقیت مذہب شیعہ ثابت ہوئی بہت کیفت
بتصریحات شاہ صاحب و فاضل رشید و مولوی حیدر علی و مولوی عبد الحی
اہلبیت طاہرین اور شیعونکا انکار کرنا وقوع عقد مذکور سے باقرار اہلسنت
مقدم کیا جاویگا اور ان اہلسنت کا افترا و بہتان کب مسموع ہوگا حالانکہ
شاہ ولی اللہ صاحب تو اون روایات کو جو بطور اہلسنت اہلبیت طاہرین ع
سے منقول ہین صرف اسوجہ سی کہ شیعہ اہلبیت اونکو نہین ملتے یا نہین پہچانتے
غلط بتاتے ہین جیسا کہ قرۃ العینین مین فرماتے ہین پس اگر از حضرت مرتضی ع
و ذریت او این معانی منقول میبود لا اقل امامیہ و زیدیہ میشناختند و بہ آن
قایل میبودند ولیس فلیس پس جب شیعہ و زیدیہ کی نہ مانتے اور نہ قایل ہوتے سے
شاہ صاحب بعض مسائل تصوف کو باطل کرتے ہین حالانکہ روایات اہلسنت
مین وہ معانی اہلبیت کیطرف منسوب ہین تو روایات عقد باوصف انکار اہلبیت
و شیعہ و ورود روایات مخالفہ روایات سنیہ کیونکر مردود و باطل نہوگی چہ
جائیکہ خود روایات اہلسنت سی بہی عدم وقوع اس عقد کا ثابت ہوا اور

ثبوت حقیت مذہب شیعہ

صفحہ ۲۰۴ قرۃ العینین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جملہ روایات عقد اونہین کے قواعد واصول کے مطابق موضوع وغلط قرار پاتین جیسا کہ عنقریب مذکور ہوتا ہے انشاء اللہ تعالے باقی رہی دوسری صورت کہ عقد ہوا کسیطرح ہو پس بنابر اصول اہلسنت اسقدر محالات اور مفاسد اور الزامات عاید ہوتے ہین کہ دفعیہ اونکا ممکن نہین بجز انکار از وقوع عقد کوئی چارہ نہین بخلاف شیعون کے کہ بنابر اونکے اصول کے درصورت تسلیم وقوع عقد بھی کوئی امر قابل الزام نہین کیونکہ بظاہر مفید اہلسنت و مضر شیعہ اس عقد مین یہی باتین ظاہر کیجاتی ہین کہ خلیفہ دوم اور جناب امیر مین اتحاد واتفاق اسدرجہ تھا کہ ایسی مواصلت ہوئی تو دعوی شیعہ دربارہ عداوت غلط ہوا دوسرے یہ کہ خلیفہ دوم کا ایمان اور فضیلت ثابت ہوئی کہ ایسے نہوتے تو یہ عقد کیونکر ہوتا پس دعوی شیعہ دربارہ کفر ونفاق انکے غلط ہوا اور ظاہرا انہین اغراض سے اہلسنت نے اس غلط قصہ کو مشتہر کیا ہے اب ان دونون امرونکو دیکھنا چاہیئے کہ کہانتک اسکی اصلیت ہے اور اصول شیعہ کے بنا بر یہ الزام عاید ہوتا ہے یا نہین (افسوس کہ اس بحث کو مین اصل کتاب جلد ہفتم ذوالفقار حیدری مین جہان صاحب آیات بینات کی تمامی تقریر کا جواب لکھا ہے بکمال بسط لکھ چکا ہون یہان اوسکا تذکرہ بخوف طوالت ممکن نہین مگر کچھ مختصر طور پر گذارش کرتا ہون) امر اول یعنی اسکا دلیل اتحاد وموافقت وعدم عداوت ہونا اوسیوقت راست ہو سکتا ہے کہ جب فرقہ شیعہ اسکا قایل ہو کہ کسیطرح نکاح بدون اتحاد کلی وموافقت ممکن نہین حالانکہ کسیکا یہ مقولہ نہین ہے نہ کسی عاقل ہی کا قول ہے کہ کسیطرح نکاح ہو جبرا یا قہرا صرف نکاح سے اتحاد واتفاق ثابت ہوجاتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بلکہ خود اہلسنت بہی عام طور پر یہ دعوی نہین کر سکتے کیونکہ جن لوگون سے جناب رسولخدا ص کی بیٹیان (حسب بیان اہلسنت) بیاہی گیئین نہ عموماً اونکے ایمان کے قایل ہین نہ اتحاد و نہ اتفاق کے مقر بلکہ صاف صاف طور پر اونکو کافر کہتے ہین مثل عتبہ و عتیبہ پسران ابولہب شوہر سابق حضرت رقیہ و ام کلثوم و ابوالعاص شوہر حضرت زینب جنکے بارہ مین تنقیص جناب سیدة النساء العالمین صلوات اللہ علیہا کے لئے حدیث خیر بناتی زینب یعنی بہترین دختران سے میری زینب ہے روایت کرتے ہین پس جب ایسی مناکحت و مواصلت مین جو بلاجبر و اکراہ تہا باانیہمہ قرابت قریبہ فریقین نہ قایل اتحاد و اتفاق ہین نہ مدعی ایمان و فضیلت (حالانکہ اثبات فضیلت خلیفہ ثالث کے لیے مثل کلیہ الصحابة کلہم عدول یہہ کلیہ بنایا کہ داماد نبی نہ شود مگر کسیکہ عاقبت او محمود شود کما فی ازالة الخفا باانیہمہ جن لوگون کو داماد نبی بیان کرتے ہین اونہین کافر بہی کہتے ہین) تو پہر اس صورت خاص مین کہ حسب روایات خود اہلسنت اگر ہوا تو جبراً ہوا کیونکر ان امور کا اثبات ہو سکتا ہے حضرت نوح اور حضرت لوط پیغمبر کے ازواج جنکا کفر قرآن سے ثابت ہے جیساکہ خود خدا نے سورہ تحریم مین بغرض تمثیل بی بی عایشہ و حفصہ کے فرمایا ضرب اللہ مثلاً للذین کفروا امرأة نوح و امرأة لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتاہما فلم یغنیا عنہما من اللہ شیئاً و قیل ادخلا النار مع الداخلین و ضرب اللہ مثلاً للذین آمنوا امرأة فرعون اذ قالت رب ابن لی عندک بیتاً فی الجنة و نجنی من فرعون و عملہ و نجنی من القوم الظالمین

۱۲ چون نازل شد سورهٔ تبت یدا ابی لهب ابولهب گفت بعتبه و عتیبه سر من بر سر شما حرام است اگر طلاق ندهید دختران محمد را پس طلاق دادند
صواعق محرقه
معارج النبوة ج ۲
مطبع [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی خدا نے مثال دی اونکی جو کافر ہوگئی زن نوح اور زن لوط کی کہ تھیے
دو نیک بندون کی بی بیان تھین اون دونون نے خیانت کی پس پیغمبر و
نزدیکی سے اونکو کچھہ نفع نہ ملا اور حکم دیا گیا کہ جاؤ جہنم مین جانیوالون کے ساتھ
اور ایمان لانیوالون کی مثال دی خدا نے زن فرعون سے جسنے یہ دعا کی کہ الٰہی
گھر بنا میرے لئے اپنے پاس بہشت مین اور نجات دے مجکو فرعون سے اور
اوسکے عمل سے اور نجات دے مجھے قوم ظالمین سے الایہ پس ان دونو
انبیاء کرام اور اونکی دونو بیبیوں مین کہان اتحاد و نفاق تھا اور کہان اس
مواصلت و مناکحت سے ایمان پایا گیا انہین حضرت لوط نے اون کفار سے
جو بطلب ملائکہ آئے تھے کہا ہؤلاء بناتی ہن اطہر لکم ان کنتم فاعلین کہ یہ میری
بیٹیان پاکیزہ ہین تمھارے لئے اگر ہو کرنیوالے یعنی انسے نکاح کر لو پس
کیا حضرت لوط مین اور اون کفار مین اتحاد و اتفاق تھا یا وہ مومن تھے
جو یہ فرمائش کیگئی حضرت آسیہ جو حسب روایات اہلسنت پھوپھی حضرت
موسی کلیم اللہ علی نبینا و علیہ السلام کے تھین زوجیت فرعون مین آئین
پس کہان اتحاد و اتفاق و ایمان پایا گیا کذالک بہت سی مثالین ہین جنکا
احصا نہین ہوسکتا پس جب ان مواصلت و مناکحت سے نہ اتحاد حاصل ہوا
نہ اتفاق جیسا کہ دونون صورتون کا فیصلہ خود احکم الحاکمین نے کر دیا تو
اس مسئلہ خاص مین کیونکر صرف نکاح ہو جانے سے اتحاد و اتفاق و ایمان کا
ثبوت ہوگا خصوصًا درصورتیکہ روایات اہلسنت سے ثابت و متحقق ہو کہ یہ نکاح
اگر ہوا ہے تو ایکطرف سے نہایت جبر و تشدد کے ساتھ اور دوسری طرف سے

۱۲ قد خطب عمر ام کلثوم ابن الخطاب [illegible] فامتنع علی [illegible] وقال انی [illegible] صغیرة [illegible] [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہایت مجبوری کے ساتھہ کہ کئی عذر کئے گئے تمامی خاندان نے ناراضی
ظاہر کی تہین باانیہمہ کون عاقل کہہ سکتا ہی کہ ایسا نکاح دلیل کمال اتحاد
و اتفاق سے ہے یہہ امر تو نہایت درجہ بدیہی ہے کہ جو لڑکی اوس خاندان
عالی سے ہو جسکے برابر کوئی خاندان شریف دنیا مین نہو اور اوسکی نسبت
حسب حکم رسول اپنے حقیقی چچا کی بیٹی سی بچپنے سے مقرر ہو جو ہمسن اور ہمعمر اور ہمسر ہو
اور اوس خاندان مین یہ رسم بہی نہایت مضبوطی کے ساتھہ بحکم رسول مقبول
جاری ہو کہ اپنے ہی کنبہ مین بیٹی بیاہی جائے اور تمامی خاندان از جد تا
پدر و از عم تا برادر یہی چاہتا ہو کہ یہ رشتہ اسیطرح قایم ہو اور نہایت صغر سن
بہی ہو کہ کسیطرح قابل شادی نہو کیونکہ ابہی بالکل تین چار برس کی بیان
کیجاتی ہے باانیہمہ وہ لڑکی ایسی کارہ و متنفر ہو کہ آنکہہ ناک توڑنے پر
مستعد ہو ایسی شریف لڑکی سے اگر وہ بادشاہ جابر عقد کرنا چاہی
جسنے اوس لڑکی کے تمامی خاندان پر انتہا کے ظلم اور ستم کئے ہون اور
اور ساٹھہ پیسٹھہ برس کا اوسکا سن ہو جو اوس لڑکی کے نانا کا ہمسن ہو
اور نہایت ذلیل اور ذلیل خاندان سے ہو اور ایسا بدخلق و بدخو ہو کہ اوسکی
جلیس و انیس لوگ اوس سے کارہ رہین وہ لڑکیان جو ہمسر کے بادشاہ
بیٹی ہو جنکے مان باپ بہن کی تعظیم و توقیر یہ بادشاہ سب سے زیادہ کرے
اور صلہ و انعام مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے اوس سے کارہ ہون
بلکہ وہ لڑکیان بہی اوس بادشاہ سے متنفر ہون جو اوس بادشاہ کی رعایا
سے ہون اور اوس بادشاہ کے احباب و وزرا و امرا ارکین دولت جتنے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حتی کہ رہا یا ہی معترض ہون پس با اینہمہ اگر بفرض محال خلاف عقل و نقل نکاح ہو جائے تو کسی عاقل کے نزدیک ایسی مواصلت و مناکحت کسیطرح دلیل اتحاد و اتفاق ہو سکتی ہے ہرگز نہین ہرگز نہین دران کل امرون کا ثبوت خود اہلسنت کی روایات مین موجود ہے جو اصل کتاب مین بشرح تمام مذکور ہے بہر کیف امر اول غلط ہوا اور دعوے اتحاد و اتفاق کا بخوبی بطلان ہوا حالانکہ یہ امر یعنی بغض و عداوت خلیفہ دوم جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ اون دلائل قطعیہ و براہین یقینیہ سے ثابت ہی کہ اگر اسکی خلاف کا کوئی دعوے کرے تو خود مذہب اوسکا اور ساری کتابین جنکی صحت قرآن سے برابر یا زیادہ سمجھی گئی ہی باطل ہوتے ہین حتے کہ خود خلیفہ دوم نے جیسا اپنے منافق اور کافر ہونیکا اقرار کیا بلکہ اپنے نفاق پر قسم کھائی ویساہی جناب امیر کے اولے و احق ہونیکا بمخالفت اور اپنے ظلم و ستم کا اقرار کیا جیسا کہ کتاب مستطاب استقصاء الافحام مین محاضرات امام راغب اصفہانی و موفقیات زبیر بن بکار و نظم درر السمطین محمد بن یوسف زرندی سے منقول ہی ہان اگر اہلسنت کوئی ایسی روایت وضع کرتے کہ اولاد جناب امیر علیہ السلام اور اولاد خلیفہ دوم مین باہم باہم وصل و پیوند ہوا اور بخوشی جناب امیر علیہ السلام نے ایسی مواصلت جاری کی تو ابولعب کیطرح اتحاد و اتفاق کا دعوے کرنا ممکن ہوتا اس صورت ناممکن کو کہ چار پانچ برس کی لڑکی ساٹھہ پینسٹھہ برس کے بڈھے سے باین اصرار و اجبار بیاہی جائے کوئی عاقل دلیل اتحاد و اتفاق

ملاحظہ ہو ازالۃ الغین ص ۲۹۰

ص ۱۵۲ ورق قلمی جلد اول میزان الاعتدال علامہ ذہبی ذکر زید بن وہب

استقصاء الافحام جلد اول صفحہ ۶۱۹ لغایت ص ۶۲۶

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ص ۲۴۷ ازالۃ الخفا مقصد ۲

امر دوم ثبوت ایمان

نہین کہہ سکتا ازینجاست کہ شاہ ولی اللہ نے دعوی اتحاد و اتفاق سے
صاف صاف فاش غلطی دیدی کہ ازالۃ الخفا مین فرماتے ہین گویہ صحابہ بجز قرابتین
وہمسران خلیفہ سے تھے ببرکت صحبت نبوی برخلاف عادت مستمرہ بنی آدم
ایذا و فک خلافت مین مرتکب کسی امر محرم کی نہوئی معہذا از انقباض خاطر
خالی نبودند در بسیاری از احادیث خواہی گذشت برانچہ دلالت میکند
بر انقباض خواطر و عدم اہتمام نصرت انتہی مختصراً یس با وصفیکہ اس انقباض خاطر کے
مقر ہین معہذا لک اس نکاح جبری سے اثبات اتفاق و اتحاد سراسر حیرت خیز
بلکہ سفاہت امیز باقی رہا **امر دوم** یعنی ثبوت ایمان و فضیلت صرف
اس مناکحت سے پس یہ امر بھی امر اول مین ثابت ہوچکا کہ صرف مناکحت
یا فرزندیت سے ایمان کا اثبات نہین ہوسکتا اگر ایسا ہو تو پھر کسی کافر کو کافر
نہین کہہ سکتے کیونکہ سب حضرت آدم صفی اللہ کی اولاد سے ہین انکے سوا
نہ معلوم کتنی پشتین انبیا اور اوصیا کی گذری ہین اور جب خاتم المرسلین اپنی پیاری
دختر نیک اختر جناب سیدۃ نساء العالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہا سے فرماتین
کہ تم اسکا بھروسا نہ کرنا کہ میری بیٹی ہو عمل نیک کرو تب رستگاری ہوگی پھر
کس شخص سے کوئی ایسا غلط دعوی کرسکتا ہے بوجہ کمال شہرت ان امور کے
ہمنے اس مختصر تقریر پر قناعت کی ورنہ ہزارون دلیلین کتب کلامیہ مین موجود ہین
بہرکیف اصول شیعہ پر بھی دو اعتراض وارد کیئے جاتے ہین جنکی رد نہایت
آسانی سے ہوتی ہے کوئی محنت مشقت ہی نہین کرنی پڑتی ہے یا ہوا
کہ بعض علماے شیعہ نے بعد انکار یا بلا انکار اس نکاح کو مانکر جواب دیا اور

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور بطور فرض محال تسلیم کر کے اون نتائج کو باطل کر دیا کہ اب علماے
اہلسنت وہ ہین اقوال و روایات کو جو بطور فرض و تسلیم تھے نہ بر بناء تحقیق
و واقعیت ہمارے سامنے پیش کر کے وقوع عقد کا اثبات چاہتے ہین
حالانکہ یہ نہین سمجھتے کہ تمامی عقلا اس طریقہ کے پابند ہین کہ تقریر مخالف کو
قبول کر کے پھر نتیجہ غلط ٹھہراتے ہین اور کوئی اس امر تسلیمی کو امر تحقیقی نہین جانتا
خود خداوند عالم اپنے کلام مجید مین فرماتا ہے کہ اگر آسمان و زمین مین متعدد
خدا ہون تو دونون فاسد ہو جاوینگے پس تعدد الہ کو قبول کر کے نتیجہ برعکس
مخالف نکالا کیونکہ مخالفین متعدد خدا کے ضرورت نظام عالم کے لیے
بیان کرتے تھے اسیطرح علماء اعلام شیعہ نے بعد تسلیم جواب دیا کہ اگر
یہ نکاح ہوا تو اور بھی عداوت و نفاق خلیفہ دوم ثابت ہوا نہ اتحاد و
ایمان پس اگر مشرکین آیہ قرآنی سے دو خدا کا وجود ثابت کر سکین تو اہلسنت
بھی ان اقوال سے وقوع نکاح ثابت کر سکتے ہین ودونہ خرط القتاد
دیکھیے شاہ عبد العزیز صاحب اس قول کے بارے مین کہ جب رسول خدا نے
قریب وفات لشکر اسامہ کے جانیکا حکم دیا اور خلفاے ثلثہ وغیرہ کو
نامزد کیا نہ جانے والون کی بہ نسبت لعن اللہ من تخلف عنہا فرمایا
تحفہ مین فرماتے ہین اینجملہ ہرگز در کتب اہلسنت والجماعت نیست جناب
علامہ مفتی محمد قلیخان صاحب مرحوم نے جواب اسکے تشیید المطاعن مین فرمایا کہ یہ جملہ
ملل و نحل علامہ شہرستانی اور شرح مواقف مین بنقل آمدی موجود ہے اور ابوبکر
جوہری نے اسکی روایت کی اور ملا یعقوب لاہوری شارح بخاری نے بھی

وجہ جواب تسلیمی

جواب تسلیمی کی غرض ... امر تحقیقی ہین

ص ٦٩ تشیید المطاعن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بحث از جواب تسلیمی

رسالہ عقائد مین تصریح کی ہے بورود لعن بر تخلف از جیش اسامہ مولوی
ص ۳۲۷ ازالۃ الغین
حیدر علی نے ازالۃ الغین مین اولا نقل کلام علامہ مین یہ تحریف کی کہ
اصل کلام (وملا یعقوب لاہوری شارح بخاری نیز در رسالہ عقاید تصریح
بورود لعن بر تخلف از جیش اسامہ نمودہ کو یون لکھا و در رسالہ عقاید
ص ۳۲۸ ازالۃ الغین مطبوعہ ثمر ہندی
ملا یعقوب بنابانی بر سبیل تسلیم الخ بعد اسکے کہتے ہین دوم آنکہ چون باعتراف
کنتوری کلام ملا یعقوب بر سبیل تسلیم است پس صحت واقعی جملہ معلوم کہ کلام
در آنست کجا لازم آید یا در کلام صاحب تحفہ جواب تسلیمی مذکور نیست جس سے
معلوم ہوا کہ جواب تسلیمی سے صحت کسی واقعہ کی یا اس جواب کا تحقیقی ہونا
نہین لازم آتا پس علماے اہل حق شیعہ کے جواب تسلیمی سے کیونکر وقوع عقد حقیقۃ
ثابت ہو سکتا ہے اور از انجا کہ مولویصاحب نے اس معرکہ مین جہان
اس امر کو ثابت کرنا چاہا کہ صاحب ملل ونحل نے تصریح کی کہ یہ جملہ لعن
موضوع ہے حالانکہ نسخہ قلمی و چھاپہ مین انکا وجود نہین ہے خواجہ
نصر اللہ کابلی و نصیر الدین و فرزند خواجہ کابلی و شاہ عبد العزیز کو ذکر کیا جو
متاخرین سے ہین لہذا ہم بھی یہان اونہین متاخرین کا نام لیتے ہین جنھون نے
بعد انکار بطور فرض و تسلیم جواب دیا پس منجملہ اونکے ہین علامہ دہلوی صاحب
نزہہ کہ فرماتے ہین وجہ اول آنکہ بر تقدیر تسلیم صحت روایت و محفوظ بودن ان
آنچہ الخ جس سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے صحت روایت کا انکار کیا بعد اسکے
ص ۸۳ تشیید المبانی
بطور تسلیم جواب دیا صاحب تشیید المبانی فرماتے ہین بوانتساب تزوج حضرت
ام کلثوم بہ ابن الخطاب بہ ثبوت نرسیدہ بہر کیف بر تقدیر تسلیم رانید بر تزویج حضرت

اقوال علمای متاخرین

رسالت پناہ با کفار نیست الخ یہ اقوال علماے متاخرین ہین جنہون نے بعد انکار واقعی بر سبیل فرض و تسلیم جواب دیا اور سابقا انکار علماے امامیہ اصل واقعے سے خود باقرار ابن حجر و نور الدین و حیدر علی ثابت کر چکا ہون اور تقریر جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ جو متقدمین اہل حق سے ہین بعد اسکے مذکور ہو گی پس معلوم ہوا کہ اولا علماے امامیہ بنا بر تحقیق منکر اصلیت واقعہ ہین ثانیا بعد تسلیم اہلسنت کے اعتراضونکا جواب دیتے ہین خواہ اوسکے ساتھ تصریح بالانکار والتسلیم کرین یا نہ کرین پس اس جواب تسلیمی سے صحت واقعے اوسکی ہنین لازم آتی جیسا کہ مولویصاحب نے بھی تصریح کی منتہی الکلام مین

صفحہ ۸۱ منتہی الکلام

روایت احراق خانہ جناب سیدہ ؑ کے بارے مین لکھتے ہین انیمہ کہ شنیدی مبنی بر آن بود کہ روایت احراق سالم عن المعارض باشد وہو فی حیز المنع وازمجرد توجیہ و ذکر آن صحت و اعتبار آن لازم نمی آید پس جب یہ روایات احراق جو کیسی قطعی و یقینی ہین کہ حالت ونکی تشئید المطاعن مین قابل ملاحظہ ہے مولویصاحب کی نزدیک باوصف ذکر توجیہ مستلزم صحت و اعتبار نہون تو علمای شیعہ کے فرض و تسلیم کرنے سے اور اوسکی توجیہات بیان کرنیسے صحت و اعتبار واقعی قضیہ عقد کیونکر سمجھا سکتا ہے سبحان اللہ فاضل رشید بجواب اس عبارت کے کہ صاحب بارقہ ضیغمیہ نے علامہ قوشجی و علامہ تفتازانی کے کلام سے نقل کیا کہ عمر نے بالاے منبر جا کر کہا ایہا الناس تین امر عہد رسول مین تھے جس سے ہم منع کرتے ہین اور ہم اونکو حرام کرتے ہین اور مرتکب اونکا ہوگا عقاب کرینگے ایک متعۃ النساء دوسرے متعۃ الحج

Presented by: Rana Jabir Abbas

صفحہ ۳۵ شوکت عمریہ قلمی

تیسرے حی علے خیر العمل شوکت عمریہ صفحہ مین فرماتے ہین آرے در شرح تجرید علامہ قوشجی موجود ست باین طریق کہ محقق طوسی جائیکہ در مطاعن حضرت عمر گفتہ ومنہا انہ منع المتعتین علامہ مذکور در شرح آن فرمود فانہ صعد المنبر وقال الخ و ازین کلام علامہ قوشجی لازم نمی آید کہ این روایت بجمیع الفاظہا در کتب اہلسنت بطریقی مرویست کہ احتجاج بآن بر اہلسنت بوقوع نسخ متعہ از طرف حضرت عمر نہ از جانب خدا و رسول صحیح باشد کما لا یخفے جس سے معلوم ہوا کہ باوصفیکہ علامہ قوشجی نے بطور حتم و جزم بیان کیا کہ عمر نے بالائے منبر جا کر متعہ کو حرام کیا اور اوس سے لوگونکو منع کیا مگر فاضل رشید اوسکو قابل احتجاج نہین جانتے اور اوسکے بجمیع الفاظہا کے منقول ہونے کو کتب اہلسنت مین منع کرتے ہین پس علمائے اہلحق کا قول جو بطور فرض تسلیم قول مخاطب ہے کہ اگر نکاح ہوا تو اوس سے خلیفہ کو کیا نفع ہوا یا اگر نکاح کیا تو بمجبوری کیا وغیرہ وغیرہ جو اقوال علما مین مذکور ہے کیونکر معرض استدلال و احتجاج مین لایا جا سکتا ہے اس سے بھی زیادہ اعجب یہ ہے کہ صاحب بارقہ تفسیر کبیر فخر الدین رازی و مسند احمد بن حنبل و علامہ زمخشری و قاضی بیضاوی و صاحب مدارک و امام زاہدی و علامہ سیوطی و ثعلبی و حاکم وغیرہ سے ناقل ہین کہ آیہ فما استمتعتم بہ منہن

صفحہ ۱۶ ورق قلمی شوکت عمریہ

دربارہ متعہ نازل ہوا فاضل رشید صاحب بجواب اسکے فرماتے ہین کہ این اقوال مرجوح و شاذ و قول اقل بمقابلہ اکثر اند و اقوالیکہ چنین باشند باعتراف علمائے فریقین صلاحیت استدلال مخالف ولیاقت انتجاہ اعتراض

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بآن بر صاحب مذہب نادر نہ جس سے معلوم ہوا کہ فاضل رشید نے
ان اقوال کو جو مستند بروایات صحابہ و تابعین ہین اور اضعاف مضاعف
انکی مویدات سے موجود ہین چنانچہ حضرت حیدریہ مین مختصراً منقول ہوے بالہیمہ
بمقابلہ اپنے مذہب حرمت متعہ کی اسکو قول شاذ و مرجوح قرار دیکر
صلاحیت استدلال و احتجاج سے ساقط کرتے ہین پس اقوال علماے شیعہ
جو محض بطور فرض و تسلیم قول مخالف ہے زیادہ تر صلاحیت استدلال
سے خارج ہونگے اور اوس سے بھی زیادہ عجیب یہ ہے کہ جہان صاحب
تشئید الکیانی نے معارج النبوۃ سیر ملا معین سے یہ روایت نقل کی کہ
جناب سیدہ کو جناب امیر سے چند اولاد خدا نے کرامت فرمائی حسنؑ
حسینؑ زینبؑ و ام کلثومؑ رقیہؑ محسن جنکا اسقاط ہوا اور ایسی مرض سے
اوس معصومہ نے چھ مہینے بعد وفات رسول انتقال کیا اور قبر اونکی فی الحقیقت
معلوم نہین مولوی حیدر علی بجواب اسکے ازالۃ الغین مین لکھتے ہین
کہ کتاب ملا معین ہرگاہ خلاف تصریحات جہابذہ محدثین افتد و مضائ
تحقیقات ثقات و معتمدین کرد دیگونہ مورد اعتبار تواند بود پس اسیطرح
بالفرض اگر کسی نے علماے امامیہ سے وقوع نکاح کو تسلیم کیا تو باوصف
مخالفت اکابر اعاظم کے وہ قول کیونکر لائق اعتبار ہو سکتا ہے **تنبیہ**
واضح ہو کہ واضعین روایات عقد نے بڑی عیاری و شیطنت و تزویر سے
کام لیا ہے جو بطور میراث مادری مصداق ان کیدکن عظیم و قائلین
ان کی شیطانا وزرہت مقالۃ ابیھنے سے انکو حاصل ہے کیونکہ ان لوگون نے یقین کو

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فریب دینا چاہا اسلئے کہ جب اہلسنّت ان روایات کو دیکھینگے جس سے بزعم خود انکی فضیلت
خلیفہ دوم ثابت ہوتی ہے تو بسر و چشم قبول کر لینگے اور کسیطرح کا عذر
نہ کرینگے کیونکہ ہمہ تن ہمت ان لوگون کی اسمین مصروف ہو کہ کسیطرح
فضیلت خلفاے ثلثہ زیادہ تر فضیلت خلیفہ دوم اور محبت و ولا انکا
اہلبیت طاہرین کے ساتھہ ثابت کرین یہانتک کہ اسیکے واسطے کتاب
الموافقہ تصنیف ہوئی اور کیا کیا افترا نہ کیئے گئے پس ایسے امر کو بلا غور
و تامل قبول کر لینگے اور ذرا بھی چون و چرا نہ کرینگے چنانچہ یہ فریب انپر
بخوبی کارگر ہوگیا کسیطرح ان روایات کے فسادات بلکہ لزوم محالات
و مخالفت واقعات و غلطی رواۃ وضعیت روایات مین متنبہ بھی نہین ہوتے
حالانکہ اس سے ادنے خرابی و فساد کی بدولت اپنی روایات صحیحہ
قطعیہ یقینیہ متواترہ کو باطل کر دیتے ہین مگر اس بار مین کسیطرح عقل زرین
سے کام ہی نہین لیتے ناحق کی ہوا خواہی خلیفہ پر جان دیتے ہین
حالانکہ خود خداوند عالم نے ایسی قرابتون کو بشرط وقوع غیر موثر قرار دیا
رسول مقبول نے متعدد احادیث مین پکار پکار کر سنا دیا کہ محض قرابت سے
کچہہ شدنی نہین جبتک ایمان و صلاح رسداو نہو خود خلیفہ دوم نے اسی
عالم البشارت من قال لا الہ الا اللہ وجبت لہ الجنۃ کے بدولت ابوہریرہ کو مار کر گرا دیا
جو بیچارہ حسب الحکم نبوی یہ حکم سنایا چاہتا تہا اور آنحضرت صلعم کی نعلین مبارک اپنی تصدیق کے لیے
رکہتا تہا پس کیا خلیفہ دوم کو اتنی عقل نہ تہی کہ اگر ارشاد آنحضرت صلعم کہ ہر سبب و نسب و داماد و
بروز قیامت منقطع ہو گی الا میری دامادی و سبب و نسب بطور عام ہو تو اس سے نجات

Presented by: Rana Jabir Abbas

ودخول جنت کفار ومشرکین لازم آتی ہے کیونکہ نسب آنحضرت مین ہزارون
کفار شریک تھے سبب مین بھی مثل شیخین کے اور بہت سے سسر ہوتے تھے
جو یقینی کافر ہے اسیطرح دامادی رسولؐ خود اہلسنّت کی روایات کے
مطابق عتبہ عتیبہ و ابوالعاص کافرونکو حاصل تھی پس اگر وہ بشارت
نبوی عام ہے تو انکا جنّتی وناجی ہونا لازم آتا ہے اور اگر خاص ہے
کسی شرط کے ساتھہ تو وہ امور حاصل کرنا چاہئیے بہرکیف اہلسنت کو
تو اس پردہ مین ثبوت موافقت وحصول ایمان کے فریب دیا جو ایسی
روایات وضعیہ کو انہونے بسروچشم قبول کرلیا اور فسادات وتشناعات
پر اوسکے مطلقا غور نہ کیا باقی رہے شیعہ پس انکے لیے سب سے زیادہ اسباب
مکر وتزویر کو ان روایات مین مہیا کیا کیونکہ وہ بخوبی جانتے تھے کہ اولا شیعہ
عداوت وبغض وحسد وظلم وتشدد خلیفہ دوم کو بخوبی ثابت کرتے ہین
اور جو روایتین اہلسنت کی اسمادہ مین ملتی ہین اونکے سامنے پیش کرتے ہین
لہذا اون واضعین کاذبین نے روایات عقد مین بھی او نہین مضامین
ظلم وتشدد خلیفہ دوم کو درج کیا تاکہ شیعہ فریب مین آکر اسکو قبول کرلین
اور ردبرا اہلسنت پیش کرین کہ دیکھو خود انہین روایات عقد سے ظلم و
تشدد خلیفہ دوم بخوبی ثابت ہوتا ہے ثانیاً چونکہ شیعہ مطلق قرابت و رشتہ داری کو
مفید نہین سمجھتے ہین جبتک شرائط ایمان و اعمال صالحہ نہون لہذا اوسی قرابت
ورشتہ داری کے مفید ہونیکو اس روایت مین بھی درج کیا کہ خلیفہ نے اسی بنیاد پر
عقد کا قصد کیا تاکہ شیعہ اوسکے تردید مین مشغول ہون اصل روایت کیطرف

Presented by: Rana Jabir Abbas

التفات نکرین وہ مسلم ہوجائے اور عوام الناس کے اغوا اور تضلیل کا آلہ ہاتھہ لگے کہ دیکھو صاحبو وقوع عقد کو مانتے ہین اوسپر بہی خلیفہ کو مومن نہین جانتے اور اونکے کفر و نفاق کے قایل ہین بہلا اگر خلیفہ دوم مومن عارف کامل الایمان نہوتے تو جناب امیرؑ ام کلثوم کا نکاح انکے ساتھہ کسی حالت مین نہوتے دیتے جیسا کہ تقریر صاحب آیات بینات سے ظاہر ہے بہرکیف اس شطرنجی چال سے مکر و تزویر کا جال بچھایا اور اس قصہ کو وضع کیا کہ خواہی نخواہی لوگ انکے فریب مین آجائین ادہر ظلم و تشدد خلیفہ دوم انہین روایتون سے ثابت کرنے لگین ادہر قرابت کے غیر مفید ہونے مین انہین اصل روایت مین چون و چرا نہو مسلم ہوجائے ازینجاست کہ زیادہ چہیڑ چہاڑ اسکی نہ کی موقع پر چہیڑ کر خاموش ہوگئے کہ جب پورے طور سے علماے شیعہ اسکو تسلیم کرلین تب اسکی چہیڑ نکالیجائے کیونکہ بخوبی جانتے تھے شیعہ جسقدر بسط اعن خلفا مین گفتگو کرتے ہین اہلسنت ہی کی مستند کتابون سے اوسی بنیاد پر اسماد وہین بہی اہلسنت کے کتابون سے بحث کرینگے اور عداوت خلیفہ دوم اور قرابت کے غیر موثر ہونیکو انہین کتب سے ثابت کرینگے پس روایت مسلم ہوجائیگی چنانچہ یہ ودایع مستودعہ و وصایاے محفوظہ زبیر بن بکار ناصبی دغا سے شروع ہوئی اور مولوی حیدر علی پر ختم ہوئی دیگر حضرات اب انہین موضوعات پر زاد نغمۃ علے الطنبور کے مطابق بمضمون اے ہرکہ آمد عمارتے نو ساخت مضامین جدیدہ اسپر اضافہ کرنے لگے مگر الحمد للہ کہ بمضمون آیہ لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا یہ تدبیر پر تزویر اونکے اہل حق پر کچھہ موثر نہوئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

انہونے اونسے عاقلانہ طریقہ انکار و تسلیم سے کام لیا گاہے انکار کلی کیا
اور موضوعیت روایات ثابت کی جسکی تصدیق خود علماے اہلسنت
کی زبانی ہمنے ثابت کی اور مابعد اسکے بہی بعض اقوال مذکور ہونگے
گاہے بطور تسلیم و فرض محال ان مقاصد کو باطل کیا ہے جنکی لیئے
یہ موضوعات بنائے گئے تہی کہ تحقیق کامل اسکی حصہ مین اس قاصر کی پڑے
وکم ترک الاوائل للاواخر حتے کہ بعض اکابر نے اس قاصر کے حق مین شعر پڑہا
اذا انکنت الاخیر زمانہ لآت بمالم تستطعہ الاوائل سلیکہ مشتی از خروار اند کے
از بسیار یہی عجالہ میری تصدیق کرتا ہی چونکہ نواب مہدیعلیخان بہادر نے آیات
بینات مین تمامتر ایسے ہی اقوال و روایات شیعہ کو جو بطور فرض و تسلیم
ہمین بثبوت واقع ہین پیش کیا ہے اور عوام الناس کے کانون مین
پہونک دیا کہ علماے شیعہ کو تو اس کلام سے اقرار ہے لہذا کچہہ فہمائش انکی
اونہین کے مذاق مین ضرور ہے (افسوس کہ اصل کتاب ذوالفقار حیدر جلد معتنم
جہان ہیں بحث کی آیات بینات کی تردید کی ہے بکمال شرح و بسط
ان مطالب کو لکہا ہے اور بخوبی اسکے ہر ہر ثبوت کی تردید کی ہے
دیکہئے پروردگار عالم کب وہ اسکے چہپنے کا سامان کرتا ہے اللہم عجل
بحق محمد و آلہ الامجاد بس یہی تہا مطلب میرا زیادہ تر انہین کیطرف ہو کر اور مرید لوگ
انکی سماعت اسکی کرین تو خیر ورنہ انکے لیئے قول مولوی حیدر علی
کافی ہے جو سابقا مذکور ہوا باقی رہے نواب صاحب پس انکی لیے
کلام جناب سید احمد خان بہادر بالقابہ کافی ہے جو اپنی تفسیر مین بیان کی ہے

ص ۱۴۵ تفسیر سید احمد خان مطبوعہ علیگڈہ

ان سب سی زیادہ ایک اور امر ہے جسپر شارح مواقف اور صاحب مواقف بلکہ اور کسی نے بھی غور نہین کیا اور وہ کلام غیر مقصود ہے مثلا ایک شخص یہ بات کہے کہ جب آفتاب مغرب سے نکلے یا اونٹ سوئی کے نلکے مین سے نکلجاوے تب یہ امر واقع ہوگا اور مخاطب اوسکو یہ جواب دے کہ آفتاب کے مغرب سی نکلنے اور اونٹ کے سوئی کے ناکے مین سے نکلجانے پر بھی یہ امر واقع نہ ہوگا اس کلام مین آفتاب کا مغرب سے نکلنا اور اونٹ کا سوئی کے ناکے مین سے نکل جانا کلام مقصود نہین ہے بلکہ عدم وقوع اس امر کا جسکے وقوع کا قایل مدعی تھا مقصود ہے اور اس کلام سے تسلیم اوس بات کی کہ در حقیقت کبھی آفتاب مغرب سے نکلیگا یا اونٹ سوئی کے ناکے مین سے نکلجاویگا لازم نہین آتی پس دلیل نقلی مین اس بات کا علم کہ وہ کلام غیر مقصود نہین ہے اشد ضروریات مین سے ہے اور بغیر اسکے کوئی نقلی دلیل مفید یقین نہین ہوسکتی قرآن مجید مین اس قسم کا کلام غیر مقصود نہایت کثرت سی ہے مشرکین و اہل کتاب کے عندیہ مین بہت سی ایسی باتین سمائی ہوئی تھین جنکا دراصل کچھ وجود نہ تھا یا وجود تھا مگر اسکی جو حقیقت کہ وہ سمجھے ہوئے تھے دراصل وہ نہ تھی یا وہ بات ظاہر مین دکھائی دیتی تھی اور بطور غلط العام یا باعتبار مشاہدہ اوسکو واقعی سمجھتے تھے حالانکہ حقیقت اور اصلیت برخلاف اوسکی تھی اور قرآن مجید کو اوس سے بحث مقصود نہ تھی اسلئے اوسکو اوسیطرح بیان کیا۔

جسطرح مشرکین و اہل کتاب خیال کرتے تھے اور کبھی اسی سے بطور حجت الزامی کے کلام مقصود کی بنا قایم کی اور کبھی بلحاظ مشاہدہ ظاہری کے اوسکو بیان کیا اور کلام مقصود نہ سمجھا گیا پس کلام مقصود کے سوا جسقدر کلام ہے وہ سب

Presented by: Rana Jabir Abbas

کلام غیر مقصود ہے اور اوس سے کوئی ثبوت کسی امر کی واقعیت کا حاصل نہین ہوتا اور نہ وہ کسی امر کے لئے مفید یقین ہوتا ہے اور اس سے دلیل نقلی کے مفید بالیقین ہونیکو قطع نظر ان تمام باتون کے جو شارح مواقف اور صاحب مواقف نے بیان کی ہون ہم بات کا علم کہ وہ کلام غیر مقصود نہین ہے واجب و ضرور ہے ۔ یہ امر جو ہمنے بیان کیا اسکو کچھہ کلام اللہ ہی سے خصوصیت نہین ہے بلکہ علم کلام کا اور نحود ہمارے روزمرہ گفتگو کا بلکہ تمام دنیا اور تمام قومون کی باہمی گفتگو و کلام کا یہی طریقہ ہے کہ جو امر بحث سے اور مقصود سے خارج ہے اوسکے صحیح یا غیر صحیح ہونے سے قطع نظر کرکے کہین بطور حکایت اور کبہی بطور تسلیم فرضی اور کبہی بغیر کسی خیال کے اسکا ذکر اور بیان آجاتا ہے اور اوس سے بجز اسکے کہ اسکے بعد کا کلام مقصود بیان کیا جاویگا اور کچھہ مقصد نہین ہوتا یہی سبب ہے کہ بعض اشخاص غلطی سے سمجھتے ہین کہ قرآن مین بعض ایسی باتین بیان ہوئی ہین جو حقائق موجودہ کے برخلاف ہین اور بعض اس سے زیادہ غلطی یہ کرتے ہین کہ اسکو کلام مقصود سمجھکر اوس بات پر اصرار کرتے ہین کہ وہی دراصل حقایق موجودہ ہین اور دراصل دونو غلطی پر ہین انتہے بقدر الحاجۃ اقول انہین اشخاص سے جنکو ایسی غلطیون پر اصرار ہے صاحب آیات بینات اور اونکے پیشوا اور تابعین ہین کہ کلام مقصود و غیر مقصود مین تمیز نہین کرتے اور اپنے غلط خیال پر اڑے رہتے ہین کیونکہ کلام مقصود اہلسنت اثبات ایمان و حقیت و فضیلت خلیفہ دوم ہے جسکے منجملہ دلائل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دلایل سے اس نکاح موہوم کو بھی دلیل قرار دیتے ہین شیعونکا کلام
مقصود اثبات نفاق و عدم حقیت خلیفہ دوم وغیرہ سے نہ وقوع نکاح
پس جہان کل دلایل اہلسنت کو بذریعہ انکار وتسلیم باطل کرتے ہین و ہان
اس دلیل کو بھی اوسی طریقہ سے باطل کرتے ہین اور بعد فرض و تسلیم ثابت
کردیتے ہین کہ اگر یہ نکاح ہوا بھی تو خلیفہ دوم کا نہ ایمان ثابت ہوا نہ کوئی
فضیلت نکلی جب اہلسنت نے اس نکاح کو دلیل اتحاد و موافقت باخود ہا
قایم کیا شیعون نے خود اس نکاح کو دلیل عداوت و بغض و جور و تشدد
خلیفہ ثابت کردیا پس کلام مقصود ثبوت عدم اتحاد و موافقت ہوا نہ واقعیت
نکاح اور جب اہلسنت نے اس نکاح کو دلیل ایمان و فضیلت خلیفہ قرار دیا
شیعون نے اس نکاح کے دلیل ایمان ہونیکو باطل کر و فرعون عتبہ عتیبہ
ابوالعاص زوجہ حضرت نوح و حضرت لوط و عائشہ و حفصہ کو نظیر مین
پیش کیا اب ایسے کلام غیر مقصود کو جو بطور فرض و تسلیم یا حجت الزامی یا
بر بنا و غلط العام یا غلط واقعات مشہورہ پر ہے دلیل تحقیقی اور کلام مقصود
سمجھنا اور رد دلایل تحقیقی مفید علم و یقین مین پیش کرنا موجب تشحیر ہے نہ لایق
توجہ دانشمند اب مین صاحب آیات بینات سے بکمال ادب ملتجی
ہون کہ اپنے کل بحثون پر غور فرمائین کہ وہ کل روایات و اقوال و حکایات
ایسی ہے فرضی و تسلیمی و الزامی ہین یا نہین بعد او سکے اگر کچھ حوصلہ ہو
تو بسم اللہ ہمین چوگان ہمین میدان اور اگر حضرات اہلسنت اس سید بزرگ کا
قول نمانین تو اپنے مولوی حیدر علی صاحب کی تحریر دیکھین کہ اسی عبارت

ص ۵۹۹
ازالۃ الغین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذوالفقاری ہے کے مطلب کو ان الفاظ سے بیان کرتے ہین مع بساست کے علما بعضے از
حنیفیہ را بہرہ ہمہ فقہ وذا بالذات می آرند برسے مزید فواید جس سے معلوم ہوا کہ
کلام غیر مقصود سے استدلال درست نہین ہے بہرکیف چونکہ نہایت متانت واستحکام سے
اصل کتاب ذوالفقار حیدری مین انکی تقریرونکا جواب لکھ چکا ہون لہذا
یہان اسے کلام مختصر پر ایک امر اور متعلق اس جواب تسلیمی کے
باقی ہے اوسکو لکھکر اصل تحقیق پر رجوع کرتا ہون انشاءاللہ تعالے
ہان اب تقریر یہ کہ مومنات کا عقد کفار کے ساتھ اور کافرہ کا عقد مومن
کے ساتھ پہلے بھی ہوا ہے خدا کے رسولون نے بھی کیا ہے اہلسنت
یہ عذر کرتے ہین کہ انبیاے سابقین نے یا آنحضرت نے جو اپنی بیٹیان کفار
سے بیاہین تو اوسوقت نکاح با مشرکین جایز تھا آیہ لا تنکحوا المشرکین حتے یومنوا
یعنی مشرکین سے مت بیاہو جب تک ایمان نہ لائین اوسوقت تک
نازل نہین ہوا تھا پس فعل آنحضرت قبل از تحریم ہے اور فعل جناب امیر بعد از
تحریم لیس گو یہ تقریر خارج از بحث ہے کیونکہ منشاء بحث یہان اسیقدر ہے
کہ مطلق وقوع نکاح سے اتحاد واتفاق وایمان ثابت ہوتا ہے
یا نہین جسکو خود آیات قرآنی سے مینے ثابت کردیا کہ نہین ہوتا مگر بہرکیف
پہلے جواب اسکا یہی ہے کہ خلیفہ دوم کا مشرک ہونا تصریحات صریحہ
علماے شیعہ سے ثابت کرلو تب یہ تقریر پیش کرو کیونکہ قرآن مین ممانعت
نکاح از مشرکین مذکور ہے نہ ممانعت نکاح از منافقین جو حسب شرع
حکم مسلم مین داخل ہین دوسرے عموماً جواز نکاح مومنات با مشرکین

بحث نکاح بعد نزول آیۂ تحریم
متعلق جواب تسلیمی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گو شرایع سابقہ مین ہو بنا بر اصول خود اہلسنت غیر ثابت ہے اسلئے کہ حضرت
لوط کے اوس کلام مین جو کفار سے کہا یہ میری بیٹیان پاکیزہ ہین تمہارے
لیے اہلسنت بھی تاویل کرتے ہین کہ مقصود حضرت لوط یہ تھا
کہ بشرط قبول اسلام عقد کر لو جس سے معلوم ہوا کہ عموماً
کفار کے ساتھ نکاح نہین جایز تھا تسلیم

ہمنے مانلیا عموماً نکاح اوسوقت کفار کے ساتھ جایز تھا اور بنا بر اوسی
جواز کے نکاح حضرت زینب و رقیہ و ام کلثوم عتبہ و عتیبہ و ابو العاص
کے ساتھ ہوا مگر بعد تحریم بھی تو باوصف تفریق اسلام حضرت رسول دونون
کو جدا نہ کر سکے جیسا کہ تاریخ خمیس اور اسد الغابہ اور اصابہ فی معرفتہ
الصحابہ مین ابن حجر عسقلانی نے ام المومنین بی بی عایشہ سے ناقل ہین
کہ اسلام نے جدائی ڈالدی تھی درمیان زینب اور ابو العاص کے
مگر رسول خدا اوسپر قادر نہوے کہ دونون مین جدائی کر دین کیونکہ وہ حضرت
مکہ مین مغلوب تھے اور حلال و حرام نہ کر سکتے تھے پس جب رسول مقبول نے ہجرت کی اور وقت
کہ خود لشکر اسلام نے اسی ابو العاص کو گرفتار کیا اور حضرت زینب نے ہجرت
فرمایا مگر اس تفریق پر قادر نہوے (جیسا کہ خوف قوم بی بی عایشہ کے
جو حضرت کے وقت وفات تک قریب العہد بکفر و جاہلیت تھے
اسیطرح انحضرت تعمیر خانہ کعبہ پر قادر نہوے خواہ وہ تفریق و تعمیر
رسول پر واجب ہو یا مستحب تو جناب امیر نے اگر ایسی مجبوری بلکہ
اوس سے بمدارج زاید مجبوری کے عالم مین بفرض محال بھی نکاح کر دیا

جواز دس حکم لاتنکحوا المشرکین مین بھی داخل ہنین ہے اور جواز مین و
خصوصًا درحالیکہ جناب امیر علیہ السلام کیطرف اسکی نسبت ہو اور
کسیکو کوی عذر بھی ہنین ہے تو کیونکر محلّ طعن و تشنیع ہو سکتا ہے
خصوصًا جبکہ باتفاق فریقین ثابت ہے کہ بہت سے امور محرمات
عالم اضطرار و مجبوری مین حلال و مباح ہو جاتے ہین جیسا کہ
فعل رسول صلعم مین بھی مشاہدہ ہوا اور جناب امیر علیہ السلام کی مجبوری
و ناچاری کا حالت حصول خلافت و فرمانروائی مین بھی خود شاہ صاحب
کو اقرار ہے چہ جاے ایام حکمرانی افظ اغلظ حضرت خلیفہ دوم
جنکے تشددات خصوصًا بہ نسبت خانوادہ رسالت ظاہر از بام
ہین اور حضرت لوط کے بارہ مین تو خود قرآن سی ظاہر ہے کہ باوجودیکہ
حضرت لوط نے قوت و طاقت جبرئیل امین کو ملاحظہ کیا تھا و نیز
بھی تسلط و غلبہ کفار سے اس قلق و اضطراب مین تھے اوادی
انی کر شدید کہا اور اوسی عالم قلق مین کفار سے فرمایا کہ یہہ میری بیٹیان
پاکیزہ ہین اگر ہو کرینوالے جسکی بہ نسبت امام فخر رازی لکھتے ہین
اپنی بیٹیون کو فجار و اوباش پر عرض کرنا اہل مروت سے
نہایت بعید ہے چہ جائیکہ اکابر انبیا سے یہہ امر سرزد ہونا چنانچہ
امام صاحب نے اسی وجہ سے اون دختران حضرت لوط کو فرزندیت
حضرت لوط سے نکالکر امت کی بیٹیان قرار دین اور یہہ بھی نہ خیال
کیا کہ اپنے بر خود پسندی بہ دیگرے پسندے کے خلاف انبیاے کرام

تفسیر کبیر ج ۵ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱۴

کیونکر کر سکتی ہین جنکی بعثت بالخصوص تعلیم مکارم اخلاق کے لیئے
ہوئی اور اونکی بدولت ایذاے امت تمام سہنا شب و روز جفاے
کفار مین مبتلا رہنا اونکی شان ہے مگر علامہ ابی سعود نے اس عرض
دختران کو فجار و کفار پر کرم حضرت لوط مین شمار کیا ہے کہ مہمان کے
بچاو کے لیئے ازراہ غایت کرم یہہ فرمایا حالانکہ وہ سب بسبب کفر
و فسق و خباثت و عدم کفاءت کے باوصف استدعا نہ لائق عقد تہی
نہ حضرت لوط اونسے نکاح کرنا قبول فرماتے تھے بہرکیف یہہ جواب
اجمالی بطور فرض و تسلیم وقوع عقد ہے کہ شیعیان اہلبیت اس
حالت مین بھی چیرہ دست ہین اور اہلسنت کے الزامون سے پاک و
صاف ورنہ عنقریب معلوم ہوگا کہ عند التحقیق یہہ قصے تمامتر غلط و بے
بنیاد محض افترا و بہتان ہین اب یہہ دیکھنا چاہیئے کہ درصورت تسلیم
وقوع عقد بنا بر اصول اہلسنت کیا کیا خرابیان لازم آتی ہین اور اونکا
دفعیہ ہوسکتا ہے یا نہین خرابیان تو بہت ہین دفعیہ کی کوئی صورت
نہین کیونکہ اونپر دو طرح کی خرابیان لازم آتی ہین ایک وہ جو خاص
خلیفہ دوم اور صحابہ مقبولین اہلسنت پر وارد ہوتی ہین دوسری وہ جو بنا بر اصول
اہلسنت جناب امیر اور سایر بنی ہاشم پر عاید ہوتی ہین چنانچہ ہر ایک کو علحدہ علحدہ
بیان کرتا ہون قسم اول یعنی وہ خرابیان جو بنا بر اصول اہلسنت خلیفہ دوم و صحابہ
پر عاید ہوتی ہین سب کی سب کھلی یہ کہ اگر اس عقد کو مانین تو ضرور ہی اہلسنت اسکے
قایل ہوتے ہین کہ خلیفہ دوم نے دیدہ و دانستہ بالقصد ایذاو حق تلفی رسول کا ارتکاب کیا کیونکہ

فصل در بیان خرابیہای لازمہ درصورت تسلیم عقد بنا بر اصول اہلسنت

Presented by: Rana Jabir Abbas

...جب عمر نے ... ابن اثیر جزری ... کتاب کامل ... ہے

دختر ابو بکر سے عقد کرنا چاہا عایشہ کو پیغام دیا ام کلثوم بنت ابو بکر نے

انکار کیا کہا مجھکو ایسے شخص کی حاجت نہین جو خشن العیش ہے عورتون پر

شدت کرتا ہی مگر بی بی عایشہ بہت گھبرائین یہانتک متردد ہوئین کہ عمرو عاص حیلہ ور سے

ملتجی ہوئین کہ کوئی ایسی تدبیر نکالو جس سے یہ بلا ٹلے تو عمرو عاص نے کہا مین تمہاری کفایت کرونگا

بعد اسکے جاکر عمر سے کہا ہمنے تمہارے ایک ایسی خبر سنی کہ مین تمکو اوس سے خدا کی پناہ مین دیتا ہون

عمر نے متعجب ہوکر پوچھا وہ کیا ہے عمرو عاص نے کہا کہ مینے سنا ہے تم ابو بکر

کی بیٹی ام کلثوم سے عقد کرنا چاہتے ہو عمر نے برافروختہ ہوکر کہا پھر اسمین

مضائقہ کیا ہے مجھ مین عیب ہے یا اوسمین عمرو عاص نے کہا کہ عیب نہین مگر

ایک بات یہ ہے کہ ام کلثوم دختر ابو بکر بکمال رفق و لینت عایشہ کی صحبت مین پلی ہے

اور شدت و خشونت تمہاری سد رجہ ہے کہ ہم لوگ خوف کھاتے ہین اور تمہاری کسی خلق

کو بدل نہین سکتے پس اگر تمنے اوس سے نکاح کیا اور اوس سے کوئی قصور تمہارے

خدمت مین سرزد ہوا تمنے اوسکی کچھ تنبیہ و تادیب کی تو اوس سے حق تلفی اوسکے

حق پدر ابو بکر لازم آویگی عمر فوراً متنبہ ہوکر باز آئے بلکہ یہانتک پریشان ہوئے

کہ عمرو عاص سے کہا پھر عایشہ سے کیا کیا جائے کہ مین اون سے

کہہ چکا ہون عمرو عاص نے کہا کہ مین بند و بست کرلونگا انتہی پس اگر ام کلثوم بنت

جناب سیدہ علیہا السلام سے خلیفہ نے عقد کیا تو حق تلفی و حقارت رسول بہی و پیغمبر لازم

ہوئی بلکہ صورت اولی سے کہین زیادہ حق تلفی و ایذاے رسول مین مبتلا

ٹھہرے کیونکہ ایک تو تفاوت سنی کے سبب سے صحبت ناجنس کا سابقہ ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

جسکو صحبت ناجنس عذاب سیت الیم کہتے ہین دوسرے یہ عمر وہی ہین
کہ جنہونے والدہ ماجدہ جناب ام کلثوم سیدہ نساء العالمین پر کیا کیا ظلم
وستم کیئے جنکو حضرت ام کلثوم نے اپنے نانا رسولخدا صلعم کی وقت وفات
سے اوسوقت تک بچشم خود دیکھا مثل قسم عمر بخانہ سوزی اور اگ لکڑی
لیجانے گھر جلانے کے لئے لااقل یہ تو یقینی ہے کہ حضرت ام کلثوم یقینًا
جانتی تھین کہ جناب سیدہ شیخین سے ناراض تشریف لیگئین اور اسیوجہ سے
جنازہ پر ان معصومہ کے نہ آنے پائی تیسرے کمسنی ایسی جس سے
صدور بواعث منازعت ومخاصمت گویا لوازم سے ہے خصوصًا اوس
کمسن لڑکی سے جو کمال ناز ونعم پرورش پائی ہو جسکا نمونہ طمانچہ مارنیوالی
روایت سے ظاہر ہے چوتھے غیر کفو غیر قبیلہ کی ایک بڈھی بدخود
بدخلق سے سابقہ ہے کہ بہر طور اسباب رنج وکدورت موجود ہین جس سے
پیدا ہونا بواعث مذکورہ کا ضروری ہے لااقل جسطرح کی وہمی حق تلفی
عقد دختر ابوبکر مین ممکن الوقوع تھی اوس سے تو بدارج بڑھ کر یہان
یقینی الوقوع ہے وہان اگر حق تلفی ابوبکر صرف تھی تو یہان حق تلفی
وایذاے رسول وبضعۃ الرسول دونو ہی بلکہ جناب امیر اور حسنین علیہم السلام اور
سایر اہلبیت کی ایذا رسانی ہی تو اب حق تلفی ابوبکر کا لحاظ کرنا اور حق تلفی
رسول واہلبیت کا بالکل لحاظ نکرنا جس درجہ کی خرابی ہے اوسکو اہلسنت
ہی خوب جانتے ہیں اگر اقرار بوقوع عقد کیا جائے تو اوسکے ساتھ
اسکا بھی اقرار کرنا ضروری ہوگا کہ عمر نے دیدہ ودانستہ رسول کا خیال

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترک کیا اور اونکے حقوق کا اوتنا بھی لحاظ نہ کیا جتنا ابو بکر کے حقوق کا لحاظ کیا بلکہ وہان اگر حق تلفی ابو بکر لازم آتی تھی تو بلا قصد اور یہان حق رسول کا ارتکاب بالقصد دیدہ و دانستہ ہوتا ہے پس نہ معلوم ایسے شخص کو اہلسنت کیونکر مسلمان و مومن کہہ سکتے ہین حالانکہ خود صحیح بخاری مین ہے کہ فرمایا انحضرتؐ نے کبھی کوئی مومن نہین ہوسکتا جبتک ہماری محبت اوسکے دلمین باپ بیٹے تمام آدمیون سے زیادہ نہو اور اہلبیت طاہرین کے بارہمین جو کچھ وصیت فرماگئے محتاج شرح نہین ہے حتے کہ خود علماے اہلسنت نے تصریح کی اگر علوی را علویک گوید کافر گردد وایذا عام است سواء کان اورا کشد فرزند و بد گوید بجد یکہ اگر از مجلس برخیزد وجامہ بعیشاند چنانکہ خاک باہل مجلس رسد ایذا بود و نیز اگر فرزند و یا غلام و متعلق ورا ازار دازار بود و نیز روے ترش کردن آزار است و ایذاے اہلبیت ایذاے رسول است بتصریح نص فرسوالحدیث الاول فے الکتاف وشرف النبوۃ رواہ علی حرمت الجنۃ علی من ظلم اہلبیتی واذانی فی عترتی ثم قال و در ایذاء علویہ ایذاے رسول است صلی اللہ علیہ وسلم و درین بیان احادیث کثیر است لسبب اختصار مذکور نشد انتہی (مناقب السادات ملک العلماء دولت آبادی) پس ہم نہین سمجھتے کہ بغیر انکار وقوع عقد اہلسنت کیونکر اپنے خلیفہ دوم کو اس الزام سے بری کرسکتے ہین کہ ابو بکر کے حقوق کو برابر بھی حقوق رسول کا خیال نکیا جس سے اصل ایمان خلیفہ دوم وغیرہ مین خدشہ ہوتا ہے حالانکہ بالخصوص اس مادہ مین نص صریح صحیح بخاری مین

صـ ۵ صحیح بخاری

صـ ۳ ورق قلمی مناقب السادات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

موجود ہے کہ جناب رسالتمآب نے اسد علیہ اولاد ہشام پر دوبارہ عقد
جناب امیرؑ ناراضی ظاہر فرمائی اور سوت ہونیکو موجب ایذائے معصومہ
مظلومہ فرمایا جو موجب ایذائے خدا و رسول ہے دوسرے خرابی
یہ ہے کہ یہی کل الزام عمرو عاص پر بھی عاید ہوتے ہین جسنے عمر کو حق
تلفی ابوبکر کا خیال دلاکے ام کلثوم دختر ابوبکر سے عقد کرنے کو روکا اور
ام کلثوم بنت جناب امیرؑ سے عقد کرنے کی راے دی حالانکہ یہ عمرو
عاص وہ ہین کہ معاذ اللہ جناب رسالتمآب صؐ اللہم صلعلے عمرو بن العاص
سب فرمایا بلکہ خلفائے ثلثہ و کل صحابہ پر آنحضرت نے (معاذ اللہ) اسے
ص ۱۲۱ تفضیل دیا کہ فرمایا ہر شخص اسلام لایا عمرو عاص ایمان لایا (کما فی اسماء الرجال
للشیخ عبد الحق) ازینجاست کہ ہمہ شخص تبیرا مسجد دار اہلسنت والجماعت ہے
جیسا کہ تکمیل الایمان مین ہے تیسرے خرابی یہ ہے کہ یہی کل الزام بعینہ اور
اوسکے ساتھ مزید عداوت با جناب امیرؑ اکثر صحابہ پر عاید ہوتے ہین
کیونکہ جب جناب امیرؑ نے عذر صغر سنی کیا تھا تو عمر باز آنے پر
لوگون نے بہکایا کہ علی نے تمکو ذلیل جانا اسوجہ سے عقد کرنا تمہارے
۵۱ ازالۃ الغین صہ ۹۲۵ ساتھ منظور نہ کیا کہ پھر خلیفہ کا اصرار بڑھا حالانکہ اہلسنت کو
رفع عداوت صحابہ و خلفا مین با جناب امیر علیہ السلام جو کد و کاوش
ہے معلوم ہے چوتھے خرابی یہ ہے کہ اگر عمر نے ایسا قصد کیا اور
عقد ہوا تو لازم آتا ہے کہ انہون نے احکام خدا و رسول کو باطل کردیا کیونکہ
صہ ۱۴۰ صواعق محرقہ خود ہی انکے یہان ثابت ہے کہ بنی ہاشم کا کفو ہمسر غیر بنی ہاشم نہین ہوسکتا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس انہوں نے ابطال احکام خدا و رسول کیا بلکہ خود اپنے مذہب کے بھی خلاف کیا کیونکہ صاحبان حسب و نسب مین کفو کا خیال انکے نزدیک ضروری تھا تو نے کہ مہاجرہ سے غیر مہاجر کے عقد کو منع کیا بلکہ عربیہ سے غلام آزاد کردہ کے نکاح کرنے کی بھی ممانعت کی چنانچہ یہین خیالات سے اہلسنت قایل ہوئے کہ نکاح معتزلہ اور شافعیہ کے ساتھ حرام ہے جیسا کہ جامع الرموز شمس الدین قہستانی مین ہے **پانچوین** خرابی یہ ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام نے عذر تقرری نسبت بفرزند جعفر پیش کیا اوسپر بھی خلیفہ نے اصرار کیا تو مخالفت اوس حکم نبوی کی لازم آئی جو حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی برادر مسلمان کسی سے خواستگاری کرے تو پھر دوسرا خواستگاری نہ کرے الخ چہ جائیکہ اسپر اصرار کیا جائے اور تشدد عمل مین لایا جاوے **چھٹین** خرابی یہہ ہے کہ جناب امیر ع نے چند عذر کیے ایک کمسنی دوسرے تقرری نسبت بفرزند جعفر تیسرے مشورہ لینا چوتھے اذن لینا امرا سے مگر خلیفہ نے قبول نہ کیا بلکہ اسدرجہ جبر و اصرار کیا کہ جناب امیر ع نے گا ہے عقیل سے گا ہے حسنین علیہم السلام سے مشورہ کیا سب مانع ہوئے پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ کسیطرح جناب امیر ع اسکو گوارا نہ فرماتے تھے خلیفہ دوم کے تشدد و جبر نے ایسا مجبور کیا کہ خورد و بزرگ سے مشورہ لیا **ساتوین** خرابی یہہ ہے کہ خلیفہ دوم نے جب نہایت اصرار بمبالغہ کیا اور حضرت نے اپنے اعزا و اقارب سے مشورہ لیا اور کسی کی رائے نہ ہوئی تو خلیفہ

ص ۱۱ ازالۃ الخفا

حرمت نکاح معتزلہ و شافعیہ با اہلسنت

صحیح بخاری جلد ۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

دوم نے جبر مین تشدد شروع کیا یہانتک تشدد کیا کہ حضرت عباس علیہ السلام نے جناب امیر علیہ السلام سے کہا کہ اب نکاح کر دینا مناسب ہے کہ مجھے عمر سے ایک کلام پہونچا ہے یعنی کلام متضمن تخویف و تہدید اسپر بھی حضرت راضی نہ ہوے تو حضرت عباس علیہ السلام نے سمجھا بوجھا کر خود نکاح کر دیا پس اس سے سراسر ظلم و تشدد خلیفہ دوم ثابت ہوا بلکہ خروج اونکا اسلام و ایمان سے کیونکہ یہ کہنا حضرت عباس عم اشرف الناس کا فقد بلغنی عنہ کلام صاف دلالت کرتا ہے اسپر کہ خلیفہ کیطرف سے کوئی سخت دہمکی دیگئی اور نہایت درجہ کی تخویف و تہدید عمل مین آئے حالانکہ عموم ناس کے لیئے بھی ایسی دہمکی جائز نہین چہ جائیکہ بہ نسبت اہلبیت طاہرین ہو چنانچہ سابقا کلام ملک العلماء دولت آبادی مذکور ہوا اور انہین کے مناقب السادات کے باب دہم مین ہے و نیز روے ترش کردن آزارست زیرا کہ چون عباس رض بر انصار آمد ایشان روے ترش کردند مصطفی را غضب شد و گفت نباشد ایمان کسے را کہ عم مرا آزار دتا بجدیکہ ہر کہ پیالہ خورد و در مجلس وے آید کہ مردمان از بوے وے آزردہ شوند آزار باشد بلکہ خود صحیح بخاری مین ہے اسلام وہ ہے جس سے لوگ سلامتی پائین اور اکثر احادیث مین تخویف و تحذیر عامہ مسلمان سے ممانعت صریح وارد ہے پس جب اس وقوع عقد سے کفر و ظلم خلیفہ دوم ثابت ہوا نہ اتحاد و اتفاق جسکے اثبات کے لئے ...

فقال العباس ... قد بلغنی عنہ کلام ... سبط ابن جوزی

ص ۳۸ ورق قلمی مناقب السادات باب دہم

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنائی گئی تو اب کیا ضرور ہے کہ ایسے موضوعات سے خدا و رسول کے ایذا دہی کیجائے اور کوئی کام بھی نہ نکلے بلکہ بعوض نفع نقصان حاصل ہو آٹھویں خرابی یہہ ہے کہ خلیفہ دوم نے معاذ اللہ جناب امیر کی تکذیب کی اور حضرت کے عذروں کو لغو تصور کیا یہانتک مجبور کیا کہ ہمارے پاس بھیجدو دیکھیں کم سن ہیں یا نہیں اور جب بھیجدی گئیں تو عمر نے کہلا بھیجا کہ ہرگز یہہ کم سن نہیں ہیں جیسا کہ تم بیان کرتے تھے کما فی ازالۃ الغین حالانکہ تکذیب جناب امیر علیہ السلام وہ خرابی ہے کہ بدولت اسکے صحیح مسلم کے روایت بنص فاضل رشید و قاضی عیاض و ماذری غلط و باطل کردی گئی کما سیجیئ انشاء اللہ مگر اعجب امور سے یہہ ہے کہ اہلسنت کے یہاں باپ کا قول و فعل اپنی اولاد کے بارہ میں اور اوسکے مصالح میں زیادہ معتبر ہے حتے کہ معاویہ غاویہ کو الزام ولیعہدی یزید پلید سے (جس سے وہ افعال سرزد ہوئے کہ مستحق لعنت ابدی قرار پایا) اسی تقریر سے بچاتے ہیں مگر ان اہلسنت کے امام خلیفہ دوم جناب امیر کے بارہ میں اس کلیہ کو بھی مسلم نہیں رہنے دیتے جو اس جبر شدید کے مرتکب ہوئے ہر امر عجب ہے نویں خرابی یہ ہے اللھم اغفر لنا ذنوبنا و ثبت اقدامنا علی الحق وانصرنا علی القوم الظالمین ہم نہایت مجبوری سے اس دفعہ کو بیان کرتے ہیں جس سے قلب و جگر میں رعشہ ہے کہ جب جناب امیر نے حسب الحکم خلیفہ حضرت ام کلثوم کو بھیجا تو عمر نے بازو تھاما چادر کھینچی بوسہ لیا سینے سے چپٹایا ساق پا کھولا اسپر حضرت ام کلثوم نے بہت غصہ آیا [illegible] تو میں تیری ناک توڑ دیتی اور آنکھیں پھوڑ دیتی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجھکو میرے گھر بھیجدے اور سپہ عمر نے حضرت کو بھیجدیا بردا سیتہ داود قطعہ
گھر چلی گئیں (یہہ مضمون بہت سی روایتوں میں اہلسنت کے مذکور ہے
چنانچہ استیعاب و اصابہ سے خود مولوی حیدر علی ازالۃ الغین میں
ناقل ہیں جسکو بڑے بسط سے ہمنے جلد ہفتم ذوالفقار حیدریہ میں لکھا ہے)
ان روایات سے جو جو خرابیان خلیفہ دوم پر لازم آتی ہیں اگر شیعہ
بیان کریں تو اہلسنت پر نہایت ہی گران گذریگا لہذا ہم اونہیں کے
ایک بڑے عالم محقق کا قول بیان کرتے ہیں یعنی علامہ سبط ابن جوزی
کہ وہ ان روایات واہیہ کو اپنے تذکرہ خواص الامۃ میں اپنے جد امجد
کی کتاب منتظم سے بالاجمال نقل کرکے بقسم شرعی فرماتے ہیں قلت
وهذا قبیح والله لو كانت امة الخ واللہ یہ امر نہایت ہی قبیح ہے کیونکہ لونڈیوں کی نسبت
بھی خلیفہ دوم ایسا نہ کرتے چہ جائیکہ خانوادہ رسالت کے ساتھ
اسلیئے کہ عورت اجنبیہ کا بدن چھونا باجماع تمامی مسلمانان حرام ہے
پس کیونکر اسے امر کی نسبت کیجا سکتی ہے طرف خلیفہ دوم کے
انتہی علامہ مذکور ان روایات مس و کشف ساق یا وغیرہ کو بلا جرح و
قدح رواۃ صرف اسی خیال سے کہ ایسا امر عظیم کیونکر ہوگا غلط بتاتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ صحیح اسیقدر ہے کہ جب ام کلثوم عمر کے پاس تشریف
لائیں تو عمر نے بھر نظر گھورا دسپہ حضرت ام کلثوم کو نہایت غصہ آیا
اور باپ سے جا کر شکایت کی کہ لقد ارسلتنی الی شیخ سوء یعنی تمنے
مجھکو ایک بڈے خبیث کے پاس بھیجا انتہی قابل غور ہے کہ جسکو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہایت درجہ کا سیان سمجھا ہے اوسکی کیا کیفیت سب اپاکسی بھلے آدمی
سے یہ افعال ہوسکتے ہین کیونکہ صاحبو نظر بر انجام کسکے نزدیک یہ بات
مولوی حیدر علی بھی باوصفیکہ مجادلہ و مکابرہ پر جیسے کمر ہمت چست
باندھے رہتے ہین ظاہر ہے روایت کشف ساق یعنی پنڈلی کھولنے مین
کچھ ایسے دست پاچہ ہوے کہ باوصف تاویلات بیشمار آخر اسکے
قباحت و فسادات پر متنبہ ہوکر اسکے قایل ہوے کہ یہ عبارت الحاقی ہے
یعنی لوگون نے بڑھا دیا بلکہ معاذ اللہ شیعون پر اسکا الزام لگایا کہ
کشف را ضمیمہ روایت فرمودند تا بزعم خود محمدت را بمنقصت ازالۃ الغین صفحہ ۹۴
بدل کنند خیر اسکا بدلہ تو انکو خدا دیگا جو شیعون پر تہمت کی بابت
خود بدولت اصابہ سے اس روایت کے ناقل ہین جسکی تعریف صفحہ ۹۲۶ ازالۃ الغین
مین یہ الفاظ فرماتے بلکہ آنچہ در آن استیعاب یعنی اصابہ فی معرفۃ الصحابہ
ابن حجر عسقلانی در بارہ مایہ النزاع مرقوم است بلا اختلاف نسخ
و بے کم و کاست بگوش اصغا باید شنید جس سے معلوم ہوا کہ عبارت
اصابہ جسمین روایت کشف ساق مرقوم ہے بلا اختلاف نسخ و بے
کم و کاست ہی ہے پھر شیعون پر یہ افترا کہ انہون نے اس لفظ کو اضافہ کردیا کیونکر
راست ہوگا بلکہ اوسی ورق کے پچھلے صفحہ مین مضمون کشف ساق
و تقبیل یعنی بوسہ لینے کو استیعاب سے بھی نقل کیا ہے مگر یہ بات اس سے
بخوبی ظاہر ہوتی کہ کشف ساق کا مضمون ایسی خرابیون سے مملو ہے
جسکی کچھ اصلاح نہین ہوسکتی نہ کوئی تاویل اوسمین چل سکتی ہے سوا اسکے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الحاق شیعہ کے قایل ہون جیسا کہ دربارہ قصہ فدک و قرطاس کہ بحسب افادہ شاہ صاحب و مولوی حیدر علی صاحب مبطل مذہب اہلسنت ہی یہی ترکیب نکالی بہرکیف بقول سبط ابن جوزی و مولوی حیدر علی یہ روایات غلط ٹھہری فرق یہ ہی کہ سبط ابن جوزی نے ان روایات کی قباحت پر متنبہ ہو کر اوسکو خود غلط کر دیا اور اپنے ہی راویون پر اسکی وضع و افترا کا بار رکھا اور مولوی صاحب نے بھی اس روایت کو غلط کیا مگر اوسکے ساتھ شیعون پر بھی ایک تہمت و بیہودی خیرا ین ہمہ بالائے علم دسوین خرابی یہ ہی کہ یہ کل افعال خلاف انسانیت خلیفہ صاحب سے سرزد ہوی اور صحابہ رسول بیٹھے دیکھا کیئے نہ اونہون نے اسکی حرمت بیان کی نہ رسول کی حق تلفی کا خیال دلایا ایک عالم اہلسنت کا بیان ہی کہ خلیفہ ثانی نے مہاجرین اولین سے فرمائش کی کہ (عیاذاً باللہ) جماع کرا دوا اوسکے بعد معذرت کرتا ہی کہ حرمت اس مسئلہ کی نہ خلیفہ دوم کو معلوم تھی نہ دیگر صحابہ کو جو اس فرمائش پر اعتراض کرتے (سیرۂ حلبیہ) ان روایات کی تحریر سے جو خون کو جوش ہوتا ہی منتقم حقیقی کی حوالہ کرتی ہین لیکن یہانسے معلوم ہوا کہ ان اہلسنت کے نزدیک خلفا و صحابہ بہایم و حیوانات سی تھے نہ از قسم انسان کیونکہ بجز نامردگان کے کوی فرد بشر ایسا نہو گا جسے اسکی حرمت نہ معلوم ہو بہرحال ہمنی نہایت اختصار کے ساتھ قسم اول کی بعض خرابیونکو اہلسنت کی روایات سی منتخب کر کے یہان لکھا تفصیل ان کل امور کی اصل کتاب ذوالفقار حیدر یہ پر محول ہی باقی رہین ہمارا بیان قسم دوم کی یعنی وہ الزام جو بنا بر اصول اہلسنت جناب امیرؑ اور اہلبیت طاہرین پر وارد ہوتی ہی پس پہلی خرابی یہ ہی کہ ہرگاہ خلیفہ دوم (عیاذاً باللہ) باآنہمہ فضیلت مظہر اہلسنت لایق تزویج و مناکحت تہی تو جناب امیرؑ نے انکار کیون فرمایا اسدرجہ عذر خواہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کیون پیش کئے اور باوجود عدالت خلیفہ دوم جناب امیرؑ کو بعد انکار ایسا تردد و
انتشار کیون پیدا ہوا کہ گلے حسنینؑ سے مشورہ لیا گاہی حضرت عباسؓ اور عقیل سے
جسپر سب نے اپنی ناراضی و نارضامندی ظاہر کی پھر بعد مشورہ کے خلاف رائے جمہور
عقد کیون کر دیا دوسری خرابی یہ ہی کہ جناب امام حسین علیہ السلام اور حضرت
عقیل جو انساب قریش و عرب سے نہایت درجہ واقف تھے کیون اس عقد سے مانع
ہوی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ اونکے نزدیک عمر لائق مناکحت نہ تھی تو جناب امیرؑ کے
نزدیک کیونکر لائق ہوی اور اگر اہلسنت کو اوس روایت کا خیال ہو کہ جیسا
جناب امام حسنؑ نے ابوبکر کو منبر رسول سے اوترنے کا حکم دیا اور امام حسین علیہ السلام
نے عمر کو منبر رسول سے اوترنیکا ارشاد کیا اور حسنینؑ نے شہادت بر عدالت
خلیفہ دوم مین سکوت کیا تھا تو اس زمانہ مین عذر صغر سنی کا بھی موقع نہین ہے
کیونکہ اب وہ حضرت جوان تھے بلکہ اس لایق کہ جناب امیرؑ اون سے
استشارہ فرماوین اور اونکو امیر قرار دین تیسرے خرابی یہ ہے کہ جو اختیارات
قانون عقل و شرع سے عورتونکو ملے ہین وہ اختیارات یہان جناب امیرؑ
نے حضرت ام کلثوم سے کیون سلب کئے یعنی اذن لینا کیونکہ کسی روایت سے
اہلسنت کے یہ نہین ثابت ہوتا کہ حضرت ام کلثوم سے اجازت لیگئی ہو
حالانکہ ام کلثوم بنت ابوبکر سے جو بوقت خطبہ چار سالہ تھے اجازت
لیگئی جسپر اوسنے انکار کیا اور کہا کہ اگر ایسا ہوا تو قبر رسول سے فریاد
کرونگی جسپر بی بی عائشہ عمرو عاص سے خواہان حیلہ ہوئین پس
جناب ام کلثوم علیہا السلام سے اذن نہ لینا جو یقیناً ام کلثوم بنت

۱۲ عن الحسین بن علی بن ابی طالب قال اتیت علی عمر بن الخطاب و هو علی المنبر فصعدت الیه فقلت له انزل عن منبر ابی و اذهب الی منبر ابیک فقال عمر لم یکن لابی منبر و اخذنی فاجلسنی معه فجعلت اقلب حصا بیدی فلما نزل انطلق بی الی منزله فقال من علمک فقلت والله ما علمنی احد
ازالۃ الخفا مقصد ۲ صفحہ ۸۰
ازالۃ الخفا مقصد ۲ صفحہ ۱۵۱
۱۳ ازالۃ الخفا مقصد ۲ سبب ...
۱۴ تاریخ خمیس ...
جناب امام حسن ... ام کلثوم ...
اعتبار ... ۱۲ منہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابوبکر سے بری تھین مثل ہر خلاف عقل ہے چہ جائیکہ برعکس اون
نارضامندی اونکی اون شکایات سے جو اپنے باپ سے نسبت
عمر بیان کین ظاہر ہوتی ہے بلکہ بروایات صاحب صواعق محرقہ کہ
جناب امیر نے حسنین ع سے فرمایا عمر سے انکا عقد کردو حسنین علیہما السلام
نے عرض کیا اور نے از زنان ہست از جہت خود ہر کس کہ خواہد اختیار
کند آنگاہ علی غضب فرمود از پیش حسین علیہ السلام
برخاست حسن علیہ السلام چون غضب پدر را ملاحظہ نمود دامنش
بگرفت و بگفت اے پدر ما را طاقت ہجران تو نیست آنچہ فرمائی بر آن
عمل نمایم آنگاہ عقد تزویج بوقوع آمد معلوم ہوا کہ جناب امیر نے حضرت
ام کلثوم سے اسدرجہ اختیارات مقررہ عقل و شرع کو سلب کر کے اجازت
لینا کیسا اونکے بھائی جناب امام حسین نے جو اپنی خواہر کا اختیار
کو ظاہر کئے او سپر جناب امیر ایسا غضبناک ہوے کہ اون فرزندان
رسول کے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا واہ ام کلثوم بنت ابوبکر تو باوجود
چارہ سالگی کے اس عقد عمر پر قبر رسول سے فریاد کر کے عائشہ کو ہمگی کرے
اور حضرت ام کلثوم ایسی مجبور ہوجائین کہ نہ اونسے اذن لیا جاوے
نہ اجازت طلب ہو نہ شکایت کی ساعت ہو نہ اونکی فریاد رسی کا
خیال ہو کہ نواسی جناب رسول خدا تھین اور یون جبرا عقد کردیا جاے
سبحان اللہ کہان تو خود جناب امیر کو اسدرجہ استکراہ تھا کہ بیان
انکار کلی کیا ہر چند عذر کئے بعد اوسکے لیتے بزرگون سے مشورہ

ترجمہ صواعق محرقہ ص ۱۵۹

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا بعد اسکے ضرور ون سے صلاح لی کہ بالاتفاق انہون نے بہ نارضامندی ظاہر کی اب کہان سے ایسی رضامندی ہوگئی کہ سب کے برخلاف بلا اذن بلکہ خلاف مرضی اوس سیدۂ پاک کے عقد کر دینے پر طیار ہوگئے وہ بھی اس جبر شدید کے ساتھ جو سراسر خلاف عقل و شرع ہے ایسی افتراؤن کا کیا جواب ہے ہمارے ان اہلسنت نے اس بضعۃ الرسول کی نسبت کچھ ایسی بے اختیاری ظاہر کی ہے کہ عقد ثانی و ثالث مین بھی (جو مثل اس غلط قصہ کے محض دروغ ہے) انکو وہی مجبوری رہی کہ جناب امیرؑ نے اس دفعہ بھی مجبور کیا اور ویسی جبر شدید سے کام لیا جو بہ نسبت جبر اول کے زیادہ تر خلاف عقل و شرع ہے چنانچہ ازالۃ الخفا مین ہے بعد از وفات فاروق امام حسنؑ و امام حسینؑ نزد ام کلثوم آمدند و گفتند کہ اگر اختیار خود را بدست حضرت امیرؑ خواہی داد بہ یکے از فرزندان جعفر طیار ترا تزویج خواہند نمود و اگر تو مال و دولت و آسودگی دنیا میخواہی آنہم بدست تست بعد ازین امیر المومنین داخل شد و حمد و ثنا گفت و فرمود اے دختر اختیار تو بدست تست من اسباب آن می بینم کہ از طرف خود مختار گشتی جواب داد کہ من مثل دیگر زنان رغبت بآسودگی دنیا دارم خوش گمان آن جہت حسنینؑ است کہ تو چنین ارادہ داری باز بغضب تمام برخاست و فرمود قسم بکبریائے الٰہی کہ ہرگز بایکے ازینہا کلام نخواہم کرد مگر آنکہ تو اختیار من دہی ایشان حسنینؑ امن ام کلثوم را گفتند و الحاح نمودند پس ام کلثوم باختیار مرتضیٰ راضی شد و حضرت

ص ۹۲۸ ازالۃ الخفا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

فرمود من ترا بعون فرزند جعفر تزویج کردم راوی گوید کہ عون نیز و دختر
درگذشت پس بار دیگر حضرت امیر آمد و درخواست کہ اختیار بدست
مبارکش سپارد بارے ام کلثوم بے قیل و قال حضرت را مختار کرد
پس بنکاح محمد برادر عون او را تفویض کردند چون بعد مدتے او داعی
اجل را لبیک گفت او را به برادرش عبداللہ نکاح کردند ام کلثوم
در خانہ او وفات یافت و عبداللہ بن عمر برو نماز گذارد و چار تکبیر گفت
و فرزندے از وے جز زید و رقیہ فرزندان فاروق بوجود نیامدند
انتہی **قول** منصف فراج لوگ برائے خدا ذرا غور کریں کہ یہ اہلسنت
جناب امیرؑ پر کیا کیا اتہام لگاتے ہیں معاذ اللہ ذریہ رسول بلکہ خود
اپنی اولاد سے جناب امیرؑ کو کیا کد پڑی تھی کہ ایک دفعہ با این جبر شدید
اپنے پارہ جگر کو شیخ سوء فانی خلیفہ ثانی سے بیاہا جس سے رعایا
اور برآیا کی لڑکیاں بھی عقد کرنا منظور نہیں کرتی تھیں وہ بھی بلا اذن بلکہ
باوصف انکار کیا حضرت کو اپنی بیٹی کی اتنی بھی محبت نہ تھی جتنی عائشہ
کو اپنی سوتیلی بہن ام کلثوم سے محبت تھی کیا کوئی صحابی رسول جناب امیرؑ
و اہلبیت طاہرین کا اتنا بھی طرفدار ہوا جتنا عمرو عاص نے عائشہ
اور ابوبکر کی طرفداری کی بھلا کوئی عاقل اسکو باور کر سکتا ہے کہ حضرت
اس غرض سے کہ خلیفہ دوم ایسے عالی نسب کو شرافت قرابت حاصل
جناب امیرؑ خود ایسا جبر سہیں اور تمامی کنبہ قبیلہ پر جبر کریں بضعۃ الرسول
کو مجبور کریں کہ خواہی نخواہی اس مصیبت کو گوارا کریں الحمد للہ ہرگز کوئی

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوشمند اسکو قبول نہ کرے گا خیر اگر یہان کوئی بات نبائے بھی جائے تو باز دوم کیون ایسا جبر دیا گیا کہ باوصف انکار اوس سیدہ پاک کو فقر و فاقہ کی مصیبت مین مبتلا کیا وہ بھی اس جبر شدید کے ساتھ اگر کوئی کہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے بلحاظ و پاس عزت کنبہ اور خیال کفائت یہ جبر کیا کیونکہ روایت مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ام کلثوم غیر کنبہ مین عقد کرنا اپنا چاہتی تھین اسوجہ سے حضرت نے یہہ جبر کیا تو کیا لیکو اتنی بھی عقل نہ تھے جو کہتا کہ یا حضرت جب آپنے بار اول اسکو جائز کہا اور گوارا فرمایا تو اب کیا مضائقہ ہے جو آپ یہ جبر کرتے ہین اور ہر دفعہ اپنی بیٹی کو تازہ مصیبت مین گرفتار فرماتے ہین بیٹی کو کنوین مین جھونکنا اسیکو کہتے ہین افسوس کہ حضرات اہلسنت ذرا غور نہین فرماتے اپنے موضوعات کے بیان مین ذرا نہین شرماتے چوتھے خرابی یہہ ہے کہ جناب امیر علیہ السلام اسد اللہ الغالب کل غالب مصداق لا فتے الا علی لا سیف الا ذو الفقار باوصف حمایت تمام بنی ہاشم جو ملنع تھے اس عقد سے کیونکر ایسے مجبور ہوے کہ باوصف عدم رضائے کنبہ و قبیلہ بلکہ اکراہ خود مخطوبہ عقد کرنے پر طیار ہو گئے کیا اونکو عایشہ کے برابر بھی اقتدار نہ تھا جو ام کلثوم بنت ابوبکر سے عقد عمر کو روکا کیا جناب امیر علیہ السلام ام ابان کے برابر بھی قوت نہ تھے جسنے عقد عمر سے صاف انکار کیا اونکی مذمت کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلیفہ سے کچھ ہو سکا یا پانچوین خرابی یہہ ہے کہ علاوہ ان امور کے
جو خلیفہ دوم کی عالی نسبی پر دال ہین (کہ اصل کتاب ذو الفقار حیدری
مین بخوبی مرقوم ہے) صرف اوصاف بدخلقی و بدخوئی مسلمہ مانع عقد
تھے پھر جناب امیر ع نے عقد کرنا کیونکر قبول کیا حالانکہ ام کلثوم بنت
ابو بکر اور ام ابان نے صرف اسی عیب کی بدولت نکاح عمر سے
انکار کیا تھا اور حدیث نبوی سے بھی ممانعت مناکحت ایسے شخص سے
معلوم ہوتی ہے جسکا اقل مرتبہ کراہت ہوگا جیسا کہ شرح مشکوۃ مین ہے
کہ فاطمہ بنت قیس نے جناب رسالتمآب سے کہا ابو جہم اور معاویہ
نے خطبہ کیا ہے کس سے عقد کرین حضرت نے ابو جہم کے عقد سے
بوجہ بدخوئی منع فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ بدخوئی مانع عقد ہے
اگرچہ بر سبیل کراہت ہو تو جناب امیر ع نے کیونکر ایسے بدخو سے
خلاف حکم نبوی (عقد کرنا پسند کیا) جسکے گھر مین آنے تک بیبیون کو بھی وادا
نہ تھی اور ازواج نبی صلعم نے اونکا نام ہی افظ اغلظ رکھ لیا تھا اور صحابہ
رسول بھی ہمیشہ انکی بدمزاجی و شدت و خشونت پر معترض رہے
تھے کہ صحابہ نے خلیفہ اول پر مرتے وقت اونکے خلیفہ مقرر کرنے کی
بدولت سخت اعتراض کیا اور خدا سے ڈرایا کہ تم خدا کو کیا جواب دو گے
جو ایسے بدمزاج کو خلیفہ مقرر کرتے ہو چھٹی خرابی یہ ہے کہ صحیح
بخاری مین جناب رسالتمآب نے فرمایا اور راوی ہشام بن مغیرہ
کے بیٹے مستدعی ہین کہ اگر آپ اذن دین تو اپنی لڑکی کا عقد جناب امیر سے کریں

ص۲ مقصد ۲ فارسل الی ابی بکر ان ائتنا ولا یاتنا معک احد کراہیۃ لمحضر عمر ازالۃ الخفاء عن الخلفاء

ص صحیح بخاری ج ۲

ص۹۷ ورق قلمی صواعق محرقہ

ص۱۵ صحیح بخاری ج ۶ بمبئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس ہرگز مین اذن ندونگا (یہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا) مگر یہ کہ علی بن ابیطالب
میری بیٹی کو طلاق دین تب اوس لڑکی سے عقد کرین کیونکہ وہ
جناب سیدہ پارہ جگر میری ہے جو امر او سکی خوشی و ایذا کا باعث
ہوتا ہے وہ امر میری خوشی و ایذا کا باعث ہے انتہی پس تعجب ہے
کہ جناب رسالتمآب صلعم نے صرف اس خیال سے کہ میرے پارہ جگر کو سوت
کے ساتھ ایذا ہوگی باوصف جواز تعدد نکاح ایسے امر ابغض مباحات
یعنی طلاق کو جس سے زیادہ کوئی چیز خدا کے نزدیک مبغوض نہین گوارا
فرمایا مگر یہ نہ گوارا کیا کہ جناب سیدہ کو سوت کا سامنا ہو تو جناب امیر نے
باوصف اوس تاسی رسول کے جسکے سامنے جان دینا گوارا کیا مگر
ترک تاسی نہ قبول کیا اس باب مین کیون تاسی کو ترک کیا اور عیاذاً باللہ
اپنے پارہ جگر کو جو ودایع رسول سے تھے اوسی سوت کے عذاب مین
دیدہ و دانستہ مبتلا کیا جس کو سوط عذاب کہنا بجا ہے وہ بھی
کون سی سوت ام کلثوم زوجہ سابقہ حضرت خلیفہ دوم جو ہمیشہ
خلیفہ سے تکرار کرتی تھی ہاے اس بضعہ رسول ذریہ بتول ہاسے
عیاذاً باللہ حسب روایات اہلسنت جناب امیر کو کیا ایسی عداوت تھی
کہ برخلاف سیرت رسول بلکہ خلاف وصیت رسول اوس اپنے پارہ جگر
کو آن چیز شدید انواع واقسام کے مصائب و شدائد مین گرفتار کیا
کہ ایکطرف خلیفہ کی تندمزاجی و بدخوئی دوسری طرف سوت کا عذاب
تیسری طرف اوس سوت کی بدمزاجی چوتھی طرف خلیفہ صاحب کی بیٹی

ص ازالۃ الخفا صفحہ ۱۹۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بی بی حفصہ کی بدمزاجی نسبت آفات مین جناب امیر ؑ دیدہ و دانستہ اپنے
پارہ جگر کو مبتلا کرین اور باپ بھائی چچا دادا کیسیکو رحم نہ آئے بلکہ
اگر بھائیکو کچھ ترس آتا بھی تو جناب امیر ؑ اوسپر آزردہ ہوتے لا واللہ
لا واللہ کوئی عاقل دیندار صاحب ولا اسکو قبول نہ کرے گا کہ جناب امیر ؑ
بخوشی خاطر اپنی بیٹی کو ایسے عذاب شدید مین مبتلا کرینگے اور عیاذاً باللہ
ایذائے خدا و رسول کا بھی خیال نہوگا **ساتوین** خرابی یہہ ہے
کہ جناب امیر ؑ اور سایر بنی ہاشم نے کیونکر گوارا کیا کہ اپنی بیٹی کو نامحرم کے
پاس بلا عقد و بلا نکاح بھیجدیا جس سے یہہ بے ادبیان واقع ہوئین کہ
چہار و پنجسالہ خرد سال غیر ممیز نے بھی ایسی گستاخی و بے ادبی کی تمیز کے
اور کہدیا کہ اگر تو امیر المومنین ہوتا تو وہ طمانچہ پھیر پڑتا کہ ناک ٹوٹ جاتی
آنکھہ پھوٹ جاتی اور اوسی غصہ مین وہ گھر چلی آئی اور باپ سے شکایت کی
کہ تمنے ہمکو ایک بڈھے خبیث کے پاس بھیجدیا مگر اسپر بھی باپ بھائی
چچا دادا کو جو بنی ہاشم تھے چین بر جبین بھی نہوا حالانکہ خاندان رسالت
مین جسقدر غیرت و حمیت تھی روئے زمین پر کسیکو کبھی نصیب بھی ہوئی
ص ۹۱ شرح مشکوٰۃ جلد ۳ — چنانچہ خود جناب رسالت مآب ص نے اس غیرت پر فخر کیا اور جناب امام حسین ؑ
علیہ السلام کا یہہ شعر اکثر زبانزد مشہورات سنی ہے **شعر** الموت اولی من رکوب العار
والعار اولی من دخول النار یعنے عار و ننگ گوارا کرنے سے موت بہتر ہے
اور جہنم مین جانے سے ننگ و عار قبول کرنا اولےٰ ہے حتی کہ خود فاضل
ص ۱۳۰ ورق قلمی — رشید نے ایضاح لطافۃ المقال مین اقرار کیا ہے کہ بنی ہاشم مین جیسی غیرت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وحمیت تھی دوسرے مین نہ تھی چنانچہ لکھتے ہین وہ بھی مین ور بعضی حمیت
وغیرت فراوان کا قال صاحب النواقض وفی الہاشمیة شجہ اشد الحمیة والغیرة یعنی بنی ہاشم
مین سبسی زیادہ حمیت وغیرت پائی جاتی ہے پس کسیکو غیرت نہو تو تعجب
نہین ہو از انجا کہ سبط ابن جوزی نے اون روایات کو جنمین یہہ مضامین
واہیہ درج ہین غلط وبے بنیاد قرار دیا اور مولوی حیدر علی نے بھی
اوسکے الحاق کا دعوی کیا جیسا کہ سابقا مذکور ہوا علی ہذا القیاس
سوا انکے اور بھی بہت سی خرابیان ہین جنکو ہمنے اصل کتاب مین ہر
روایت کی ذیل مین لکھا ہے بہرکیف بنا بر اصول اہلسنت یہہ کل
خرابیان عاید ہوتی ہین جنکا دفعیہ کسیطرح ممکن نہین ہے از انجا کہ
جناب امیر ع اور اہلبیت طاہرین ع کی محبت و ولا و حفظ و عصمت کا
دعوی اہلسنت کو بھی ہے اگر باقی ہی سہی تو وہ ان الزامات سے
بھی ملزم ہین جو بنا بر اونکی روایات کے جناب امیر ع اور اہلبیت طاہرین
پر عاید ہوتی ہین نہ صرف شیعہ بلکہ شیعہ کسیطرح ان الزامات سے ملزم
ہو ہی نہین سکتے کیونکہ یہہ لوگ سرے سے اصل وقوع نکاح ہی کے
منکر ہین چہ جائیکہ یہہ امور قبیحہ اونکی روایات سے ثابت ہوجاوین کہ مثل شریک
باری محال اور ممتنع ہے پس جب بنا بر اصول اہلسنت اسقدر شناعت
صحابہ و خلیفہ دوم و اہلبیت طاہرین پر عاید ہوتے ہین علاوہ ان فسادات
و لزوم محالات کے جو ما بعد مذکور ہونگے انشاء اللہ تو ضروری ہوا کہ اہلسنت
صرف انہین شناعتون کی بدولت اصل روایات کو باطل و بے بنیاد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرار دیکر تکذیب واقعہ کرین گو یہ روایتین ایسی صحیح ہون کہ اونکی صحت قرآن
کے برابر یا زیادہ اوس سے باجماع اہلسنت مانی گئی ہون مثل روایات
صحیح بخاری و صحیح مسلم کے کیونکہ ایسی حالتونمین عموماً اہلسنت کا یہی حکم ہے
اور اسی پر عمل درآمد بنظر مزید تسکین قلوب مخالفین دو چار احکام اور برتاؤ
امت انکے یہان بھی مذکور ہوتے ہین ناظرین با تمکین اندک تطویل سے ملول
نہون کہ اصل تحقیقات سے بھی انکو ازحد تعلق ہے گو یہ بحث نہایت بسط طلب
ہے کہ احصا اونکا چند مجلد مین بھی ممکن نہین لگر نہایت اختصار کے
ساتھ صرف تین طبقون کے انکارات اور حکمت عملیاں انکی مذکور ہوتی ہین

ص ۱۰۷ ذوالفقار حیدر جلد اول

حکم اول جلد اول و دویم ذوالفقار حیدر مین مفصل لکھہ آیا ہون کہ امام
فخرالدین رازی نے بیان کیا کہ ابن مسعود سورہ قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس کو داخل قرآن نہ جانتے تھے یہ امر اکثر روایات
اہلسنت مین منقول ہے درجہ تواتر کے قریب قریب ہے امام صاحب فرماتے ہین
کہ اس سے لازم آتا ہے یا قرآن صحابہ کے زمانے مین متواتر نہو یا ان
صحابیونکو کافر قرار دین کیونکہ منکر حرف واحد قرآن کا کافر ہے چونکہ دونون
صورتون مین بدیہی فساد لازم آتا ہے لہذا ضرور ہوا کہ اصل ان روایتونکو
غلط و باطل قرار دین جنمین ایسی نسبت ابن مسعود کیطرف ہے (انتہی کلام
رازی بنقل سیوطی) پس اس حکم سے معلوم ہوا کہ ایسی خرابی کی حالت مین
اصل روایت کو بلا جرح و قدح رواۃ باطل کرنا ضرور ہے **حکم ثانی**
فاضل رشید اپنی کتاب شوکت عمریہ مین دربارہ دس حدیث صحیح مسلم کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسمین حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا معاذ اللہ جناب امیر علیہ السلام
کو کاذب غادر خائن آثم کہنا اور جناب امیر علیہ السلام و عباس کا شیخین
کو کاذب غادر خائن آثم جاننا مذکور ہے فرماتے ہین چون ظاہر حدیث
صحیح مسلم مستلزم شناعت قطعیہ بطرف چہار یار عظیم المقدار اعنی شیخین و
حضرت امیر علیہ السلام و حضرت عباس رضی اللہ عنہم ست و آن نزد اہلسنت
مخالف ما استقر فی شریعۃ الاسلام است و خبریکہ باین صفت باشد
باتفاق شیعہ و سنی یا محکوم علیہ ببطلان ست یا تہمت وہم راوی
یا ماول ست و چون حکم ببطلان یا تاویل آن واجب گشت لہذا بعضے
علماے اہلسنت نسبت وہم بطرف رواۃ آن نمودہ رد این حدیث
کردہ اند چنانچہ امام نووی در شرح صحیح مسلم در شرح این حدیث
نقلا عن القاضی عیاض عن المازری میفرماید جسکا محصل یہہ ہے
کہ چونکہ تاویل کی راہین اس حدیث مین مسدود ہین ہم نے
کذب کی نسبت طرف رواۃ کے کی اور اسیوجہ سے بعض لوگون نے
ان الفاظ کاذب غادر خائن آثم کو اپنے نسخہ صحیح مسلم سے
از راہ کمال احتیاط نکال ڈالا تہے اقول یہان پر انحضرات اہلسنت
کے علماء کے امانت و دیانت کی خوب داد دینا چاہیے کہ
جب خود صحیح مسلم مین یہہ تحریفین کی گئین جسکے ہزارون نسخہ
مشتہر ہو چکے ہین تو اسپر حال دیگر کتب اور یہین سے اون کی امانات
کو بھی اہلسنت کے سمجھ لینا چاہیے جو شیعون پر دربارہ تحریف و الحاق مزعومے

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وارد کرتے ہین بہر کیف جب روایات متواترہ صحاح بالکہ صحیح مسلم جسکو
اصح الکتب عند اہل السنۃ شاہ صاحب فرماتے ہین بوجہ استلزام شناعت
صحابہ محکوم ببطلان ہوتے ہین تو یہ روایتین عقد کی کیون اس حکم
سے مستثنیٰ ہونگی جو نہ صحاح ستہ مین داخل ہے نہ کسی روایت
صحیح خالی از معائب جرح و قدح کا کہین وجود ہے جیسا کہ مابعد
مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ پس بفرض محال اگر فریقین کی روایتون سے
ایسے فسادات اور شناعات لازم آئین تو حسب قول رشیدی باتفاق
فریقین واجب الرد والابطال ہین چہ جائیکہ ایک ہی فریق کی روایت
ہو اور سہی بھی غیر صحیح کیونکہ تعظیم و توقیر اہلبیت طاہرینؑ اور بچانا اونکا تحقیر و
توہین سے فریقین پر لازم ہے بخلاف خلفاء غرض شیخین کے کہ فی الواقع
کسی پر لازم نہین بلکہ اظہار اونکے کفر و نفاق کا ہر مسلمان پر فرض عینی ہے
جیسا کہ ضربت حیدریہ و شوکت عمریہ مین مفصلاً مرقوم ہے پس جب اونکے
باب مین اہلسنت کا یہ برتاو ہے تو اہلبیت طاہرینؑ کے بارے مین کیونکر
اس حکم سے عدول کر سکتے ہین واضح رہے کہ یہ ترکیب یعنی الفاظ
نکال ڈالنا لیتکلے اسی روایت کے ساتھ خاص نہین ہے بلکہ صحیح بخاری
کی حدیث ال ابی طالب لیسوا لی باولیاء مین بھی بجنسہٖ کا ذبا غادر اخفا
اتہا والی ترکیب استعمال ہوی کہ صحیح بخاریؒ سے لفظ ابی طالب کو نکال ڈالا
اور ان آل ابی لیسوا لی باولیاء رہنے دیا چنانچہ فتح الباری مین ہے
کہ کشمیہنی ابی فلان لکھا کسینے لفظ ابی کی بعد جگہ خالی رہنے دی اوسکو

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسینی بیاض سے تعبیر کیا اور آل بی بیاض پڑہا کسینے آل بیاضہ پڑہا آخر مین ابن حجر نے تصریح کی کہ اصل عبارت ال ابیض الب ہے اسیطرح صحیح بخاری مین ہے بذیل تفسیر آیہ نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم عن ابن عمر فاتوا حرثکم انی شئتم قال یاتیہا فی اسکے بعد والی لفظ کو کہ الدبر ہی نکالڈالا کسینے کذا و کذا لکھا کسینے وہان سفیدی کاغذ چھوڑ دی کسیینے لفظ فرج لکھا بالاخر ابن عسقلانی نے تصریح کی کہ کذا کذا والی روایت کی یہہ عبارت ہے نزلت فی اتیان النساء فی ادبارھن اور اوسکے بعد والی روایت مین یاتیہا فی الدبر لکھا یعنے کہا ابن حجر نے کہ اصل روایت یہہ ہے کہ کہا عبد اللہ بن عمر نے یہ آیہ اس بارہ مین نازل ہوا کہ عورتون کے ساتھہ وطے فی الدبر جایز ہے چنانچہ تفصیل اسکی کلام ابن حجر عسقلانی سے ضربت حیدریہ جلد اول مین بخوبی مرقوم ہے مگر افسوس یہہ ہے کہ اہلسنت کی اس تحریف نے جو صحیح بخاری مین دربارہ وطی فے الدبر کیگئی کوی فائدہ نہ بخشا اور نجات اونکی اس عیب سے نہوئی کیونکہ انکے علما نے صاف صاف لکھدیا کہ یہہ امر تمامی اہل مدینہ کا فتوی ہو چنانچہ ازالۃ الخفا مین ہے جو شخص اہل مدینہ کے حکم کے مطابق تو استماع غنا اور اتیان نسا فے الدبر کا عامل ہو الخ بہتر

یہ دو مثالین تو متعلق بقول نووی تہین جسنے یہہ بیان کیا کہ بعضون نے نسخہ صحیح مسلم سے الفاظ کا ذبا غادرا خائنا اثما کو نکالڈالا اب اس سے بھی زیادہ تعجب خیز لطیفہ سنئے کہ جس امر پر فریقین ابتدا سے متفق ہین یعنی قصہ فدک کہ خلیفہ اول سے جناب سیدہ ع نے طلب کیا اور خلیفہ نے

ضربت حیدریہ جلد اول

ازالۃ الخفا مقصد اول

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بذریعہ حدیث موضوع لا نورث محروم کیا اور جناب سیدۃ العمر

غضبناک رہین اور جناب امیر علیہ السلام نے تا حیات جناب سیدہ کہ چھہ مہینہ ہے سے بیعت

ابو بکر نہ کی اسکی بھی وہی گت بنائی گئی کہ موضوع قرار پائی چنانچہ

مولوی حیدر علی باوصفیکہ منتہی الکلام مین مقر ہین کہ بلی از ظاہر روایت — ص ۹۳ منتہی الکلام

صحیحین در قصہ فدک بروایت ام المومنین صدیقہ میتوان دریافت کہ در

بیعت صدیق تا زندگی فاطمہ زہرا مکث نمود مگر بعد اوسکے درپے — ص ۱۵ منتہی الکلام

تضعیف روایت ہوے کہ بدالنست اپنی اوسکے راوی کو ابو سعید قرار دیا

اور بوجہ عدم اسناد زہری اوسکو ضعیف وغیر مقبول بنایا اور بیہقی

وغیرہ کی روایت کو موصول قرار دیا حالانکہ اس تضعیف روایت صحیحین

مین مرتکب کذب صریح و افتراے فضیح ہوے کیونکہ یہہ روایت تین

مقام پر صحیح بخاری مین اور ایک جگہ صحیح مسلم مین موجود ہے بسہو مین ابو سعید

کو ہی واسطہ نہین بلکہ ابن شہاب یعنی زہری عروہ سے اور عروہ بی بی

عایشہ سے ناقل ہین پھر دعوے عدم اتصال کیونکر درست ہوسکتا ہے

خیر یہانتک تو غنیمت تھا کہ ضعیف ہی کہا مگر ازالۃ الغین مین صاف صاف — ص ۵۸۲ ازالۃ الغین مطبوعہ دہلی

موضوع بنا دیا چنانچہ یہ کہتے ہین از کتب محدثین چنان بوضوح می انجامد

کہ بعد از تنقید و تحقیق در صحت بعضی از روایات صحیح بخاری کلام است

و ہمچنین در بعضی از روایات صحیح مسلم در ذیل زین گذشتہ کہ ان روایات

نزد اہل حدیث در صحت آن قیل و قال دارند ہر چند اقل قلیل است مگر چہ

[illegible] زیادہ تر از ان است چہ بعضی بقدر اکتفا [illegible] ان گروہ [illegible]

افادهٔ ابن اثیر رحمة الله علیه در صدر جامع الاصول جائیکه فرع ثالث در
طبقات مجروحین قرار داده هست دلالت بران دارد که بعض از وضاعین
خود اقرار کرده اند که حدیث فدک را ساخته بر مشایخ بغداد خواندیم همه
قبول کردند مگر ابن ابی شیبه علوی که او علت جعل را فرا سپی برد
و هرگز قبول نکرد و از کتب کلامیه و احادیث اهل حق امامیه بعد از تتبع بسیار
میتوان دانست که اهل تشیع در مطاعن خلفای راشدین خصوصاً
احادیثیکه تعلق بقصه فدک دارد چه افتراها کرده در لباس تسنن و اقوال ائمه بکرده
و قبل ازین هم گذشت که تمییز و اخراج ایشان از زمرهٔ اهلسنت خیلی مشکل و قابل
مگر بعضی از اهل کشف و عرفان را این امر عظیم که مشکل ترین جمله مشکلها
توان گفت بعنایت ایزدی آسان گشته بعد چند ورق که فریاد زهین
اهل انصاف اند که انصاف نمایند که غضب آن معصومه و هجران ما واهم
از ابوبکر صدیق امت محمدی که از وجوه اصحاب رسالت مآب بود چنانچه
عالم محافظ در مجلد امامت عماد الاسلام از اکابر خویش نقل میکنند و علی
در اسلام ندامت و انواع فضایل از روی صدور یافت چنانچه
از تفسیر مجمع البیان و منهج الصادقین و خلاصة المنهج معلوم توان کرد و
باوجود حقیت خلافتش نتواند شد با وصف انکه نماز جنازه خلیفه سلطان
و خلیفه بود چنانچه علمای شیعه اعتراف بورود روایات درین خصوص
دارند که بنظر من الکتاب مسمی [illegible] اعلام [illegible] ابوبکر
برایش نماز جنازه وقت شب دفن نمودن آنجناب و وجود علی

بحقیت صدیق از مثل نفس رسول مقبول ممکن ہست لا واللہ ثم لا واللہ
پس معلوم شد کہ ہر چند این روایت در صحیح بخاری باشد مگر چون مخالف
روایات و درایات است اعتماد بر آن نمیتوان کرد آیا عاقلی و بیندہ تجویز
تواند کرد کہ جناب امیر کل امیر مصداق علی مع الحق والحق مع علی تا عرصہ
شش ماہ بیعت امام بحق نہ نماید خود را معاذ اللہ داخل من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتة
جاہلیة علی ما ستعتقد انشاء اللہ سازد و بعد عرصہ شش ماہ وقت استنکار وجوہ ناس
التماس بیعت از امام بحق فرماید ہیہات ہیہات رمد تعصب و عناد لبصیرت
اہل تشیع را چنین گرفتہ کہ در ین مقامات بلکہ دیگر امور متنازع فیہ نیز دست
از انصاف بر داشتہ و بنیاد اعتراضات را بر معانی ناقص روایات
گذاشتہ اند کہ خلاف روایت و درایت ہست انتہی **قول** ہمارا خیال
جنگ و سر کار زار نیست کیونکہ تمامی کتب احادیث اہلسنت چہ صحاح
ستہ و دیگر صحاح و چہ سنن و مسانید و چہ سیر و تواریخ و چہ کتب فقہ و اصول فقہ
و علم کلام میں یہہ قصہ موجود ہے اہلسنت کو دلو نیز ہواس قضیہ سے گزند تا آگہ
وہی خوب جانتے ہیں جسے کہ مولوی عبد العلی بحر العلوم اہلسنت نے
از راہ کمال ناصبیت رفاک بدہا نش ہم اسی روایت کی بدولت جناب سیدہ ع
کو خاطی قرار دیا اور اجماع اہلبیت طاہرین کو درجہ حجیت سے ساقط کیا
کتب کلامیہ امامیہ میں بھی بخوبی بحث ہو چکی ہے ہمنے بھی ذو الفقار حیدری
جلد چہارم میں بخوبی انکی تفضیح کی مگر یہانپر بمقابلہ مولویصاحب بھی بطور
جواب کے کہتا ہوں نہ بطور مجادلہ کہ اہل انصاف ذرا انصاف فرمائیں کہ کوئی

کہ کوئی عاقل اسکو قبول کر سکتا ہی کہ جناب امیرؑ اپنی پارہ جگر حضرت ام کلثوم بنت سیدۃ نساء العالمین
کا عقد عمر بن خطاب سے گوارا کرینگے جو ارذل ناس و اذل بطون سے تھے جیسا کہ صاحب
معارف و مثالب و شاہ عبد الحق وغیرہ کی کتابوں سے ہویدا ہے اور انواع کفر و نفاق
اوس سے سرزد ہوے جیسا کہ صحاح ستہ وغیرہ سے پیدا ہے حتے کہ خود اپنے نفاق کا بحلف اقرار کیا او
اپنے کفر کا اظہار کیا جناب رسالت مآبؐ نے بوقت وفات اپنے دولتسرا سے نکالدیا اور جناب سیدہؑ
تا حیات رنجیدہ رہیں کہ ترک سلام کلام کیا اور اونکی جنازہ پر حاضر ہونیکی اجازت نہ ملی اور
جناب امیرؑ جب مضطر بیعت ابوبکر ہوے تو ابوبکر کو تنہا بلایا اور عمر آنے کی روادار ہوے نے
پس کیونکر ممکن ہی کہ ایسے شخص سے جناب امیرؑ اپنی دختر نیک اختر ام کلثومؑ کا عقد کریں با وصفیکہ
نسبت اونکی حسب وصیت رسول مقبولؐ محمد بن جعفر سے مقرر ہوا اور احادیث نبویہ میں
تصریح ہو کہ بنی ہاشم کا کفو و ہمسر غیر بنی ہاشم نہیں ہو سکتا عمر وغیرہ جو سابق مذکور ہوا
لا واللہ لا واللہ ممکن نہیں کہ ایسے شخص سے باوصف عدم رضامندی تمامی خاندان بنی ہاشم
بطیب خاطر ایسی نسبت واقع ہو پس معلوم ہوا کہ یہ قصہ محض غلط ہے اور نہ ایسا نسبت کہ صحیح بخاری
و دیگر صحاح ستہ میں یہ قصہ نہیں ہی اور کوئی روایت صحیح قطعی سے یہ امر ثابت نہیں ہو سکتا
حالانکہ اگر صحیح بخاری میں بھی تو باوصف مخالفت قطعیات عقلیہ و درایات جلیہ اسپر اعتماد
نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ اوس میں بھی نہیں آیا کوئی عاقل تجویز کر سکتا ہی کہ جس شخص بد خلق و بد
خود اوسکی رعایا کی لڑکیاں متنفر و کنارہ ہوں خلاف رائے تمامی خاندان جناب امیرؑ کل اسے
اپنی بیٹی کی شادی کر دیں ہرگز واللہ لا واللہ ہیہات ہیہات برد تعصب و عناد کہ بصارت
بصیرت اہلسنت کو ایسا ضایع برباد کیا کہ کسیطرح کسی امر حق کو قبول نہیں کرتے اور تعجب
یقیناً ہے تعجب ہوتا ہی کیونکر جناب سیدہؑ ابوبکر [illegible] باوصف [illegible]

بھیرے

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئیں اور جناب امیر نے با وصف حرمان حق خلافت کیونکر چھ مہینہ تک بیعت نہ کی اور ایسے
امر صریح البطلان پر مطلقاً تعجب نہیں ہوتا جسکی بنیاد اون روایات واہیہ موضوعہ پر قرار دیگئی ہیں
جو عقلاً و نقلاً روایۃً و درایۃً صحیح نہیں بلکہ سراسر غلط و تہمت و افترا و جعل و بہتان ہے جیسا عنقریب
مابعد اسکے معلوم ہوگا اب سننا چاہیے کہ اہلسنت نے فقط انہیں روایات مذکورہ کے انکار پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ
قصہ قرطاس کے بارہ میں جو سات مقام پر صحیح بخاری میں اور تین جگہ صحیح مسلم میں مخرج ہے مولوی
حیدر علی صاحب ازالۃ الغین میں فرماتے ہیں بدانکہ فقیر را بعد از تتبع کتب قدماء این فرقہ و تصفح مضمرات و مکنونات
ایشان کہ در تالیفات خویش بمقتضای حدیث نبوی ما اضمر احد شیئا الا و قد ظہر فی فلتات لسانہ
گاہ گاہ ازان خبر میدہند چنان مذعن شد کہ این حدیث مثل حدیث ردت جمیع اصحاب الا ثلاثہ از
لا یعبا بہ خصایص مذہب امامیہ بود و اکابر این مسلک با این اسرار و دقایق آگہی داشتند و این قصہ را
حلق نفیس کمانے بر بردند و بکتمانش ہمہ گروصایا میکردند بعد اہل سنت بدا مصلحت در آن
دیدند کہ در لباس لفظ این روایت را کہ منتہا ہے از روی دغا بقول مجلسی صاحب بحار و حیات القلوب
ست در عہد سہابیش معتقدین خویش از زمرہ اہل حق روایت نمودند تا آنکہ رفتہ رفتہ در کتب
محدثین حتی طریق صحت مندرج شد و پر ظاہر ست کہ اگر این حدیث در صدر اول طبقہ
تابعین ثابت و مشہور میبود کتمان و اختفا و آنہم بدین تاکیدات انتہا کی بارہ ازان بگذشت تا نیم
صورتے نمیداشت و ہر یکے از دیگری عہد و موثق چرا میگرفت و میگفت کہ این خبر را باید نوعی پنہان
نتوند کہ اہل خلاف بر محبت تخمین خود را فدا میکنند بر معنی مطلع شوند چنانچہ نسخہ سلیم بن قیس ہلالی
کہ اقدم و افضل جمیع کتب احادیث امامیہ تواں گفت کما اعترف المجلسی فی مجلد الفتن من البحار
الیہ مشہور قوم الصدیق دلالت میکند و انیم از اشارات و عبارتش ہویداست کہ بعضی از اکابر
صحابہ مثل عمر فاروق از شنیدن ہم صحیح نیکردند و کتب رجال و زنادقہ را بخطوط و تحریرات مکتوم

ازالۃ الغین ص ۴۹۶

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اول دلیل ست که مقصود ایشان از اختفا واستتار همین بود که آینده علمای
اهلسنت فریب خورند وسهام تدبیر بر نشانه نشینند وبرای مناظره خصوصا
متاخرین را بکار آید ودر صورت ظهور این کید پیش نخواهد رفت فی جمهور محدثین
سنیان خواهند گفت که این روایت از خصائص شیعه است وموید
امید ما که در اینجا یاد کردم آنست که بعضی از علمای ما باین مکاید پی بردند
وحقیقت امر را دانستند چنانچه تا صنیف هفوات متهدی از امدی
نقل میکنند ومیگویند که او در مسند خویش میفرماید که قصه ائتونی بقرطاس
بی ثبوت وبی اساس ست واز شیوخ محدثین نقل مینماید که بعد از تصفح
بنظر رمی انجامد که در صحیحین دو صد و ده حدیث ضعیف ست تفرد بخاری
بهشتاد وتفرد مسلم بیکصد حدیث ودر سی روایت هر دو بزرگ شریک شده اند
انتهی پس حال حدیث قرطاس نزد اتقی الناس همرنگ حدیث فدک
مینماید که شیخ مبارک جزری ابو السعادات در تصانیف خویش آورده
وگفته که بعضی از اهل اختلاق بعد از انکه اقرار بجعل وافترا کردند وگفتند که ما حدیث
فدک را موضوع ساخته بر محدثین بغداد عرض کردیم ونزد آنها معنعن بروایات
نمودیم پس تمامی جماعت مذکور قبول کردند وبدام فریب واقع شدند مگر
[illegible] شیخ جلوی که بوضع واختلاق پی برده دانست که حدیث از موضوعات
سنیت وانشاء الله تعالی عبارت جزری بعد ازین خواهد آمد بالجمله از
[illegible] کید [illegible] اهل جفا جانان بسلامت بردن سخت دشوار ست ع
[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کلام سراپا اتہام سے ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ اس قصۂ قرطاس سے اہلسنت کی ہوش و حواس کیسے مختل ہوتے ہین بہرکیف ہمکو انکی تقریر دلپذیر کے جواب سے یہان مطلب نہین ہے جو اسطرف متوجہ ہون لیکن یہان سے معروضات خفیہ کے بخوبی تصدیق ہوئے جو سابق مین گذارش ہوئے کہ وضاعین اہلسنت نے قصہ عقد حضرت ام کلثوم کو وضع کرکے بکمال حزم و احتیاط بعض فرقہ مین چلتو مشہور کیا بالآخر شیعو نے اوس سے استدلال کرنے لگے مگر ناقدین اہلحق نے ظاہر کر دیا کہ یہہ بالکل بے اصل ہے اور اگر کسیکو یہہ خیال ہو کہ یہہ کیونکر اہلسنت کی اپنے خلفاء و صحابہ کی حفاظت مین حرف بمقابلہ شیعہ ہین کہ اپنی صحیحین کو غلط کر دیتے ہین اور روایات صحیحہ قطعیہ یقینیہ متواترہ بین الفریقین کو باطل کر دیتے ہین کیونکہ بجواب شیعہ سوا اسکے کوئی چارہ نہین پس یہہ خیال صحیح نہین کیونکہ بسبب مقاصد نفسی اسی رد و انکار کے مرتکب ہوتے ہین یا حدیثین مخالف بیت ملی و تاویلین بناتے ہین جسپر خود قہقہے لگاتے ہین دیکھو صحیح بخاری کی اس روایت کو کہ نعیم بن حماد نے ہشیم سے او حصین سے وہ عمرو بن میمون سے ناقل ہے کہ میں نے زمانہ جاہلیت مین دیکھا کہ ایک بندریا پر چند بندر مجتمع ہوئے اور اوسکے ساتھ زنا کیا لوگون نے اوسپر رجم کیا یعنی سنگسار کیا میں نے بھی اون لوگون کے ساتھ اوسکو سنگسار کیا تھا علامہ ابن حجر عسقلانی شرح اسکی فتح الباری مین فرماتے ہین کہ ابن عبدالبر نے اس قصہ عمرو بن میمون پر سخت اعتراض کیا ہے کیونکہ اسمین ...

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

زنا سے طرف غیر مکلف کے (یعنی جانورونکی طرف) دوسری بیان ہی
کہ حد شرعی جاری ہوئی بہایم و حیوانات پر حالانکہ یہہ امور اہل علم کے نزدیک
نہایت ہی منکر و قبیح ہین اور کہا ابن عبدالبر نے کہ اگر طرق اس روایت کے
صحیح ہون تو شاید یہہ بندر اور بندریا از قسم جنات ہون جو مکلّفین سے ہین
ابن حجر کہتے ہین کہ قول ابن عبدالبر در بارہ عدم صحت روایت صرف بر
بنیاد طریق اسمعیلی ہے اور اعتراضونکا یہہ جواب ہے کہ اوس واقعہ کی بصورت زنا
وا قع ہونے اور رجم ہونے سے یہی نہین مراد ہے کہ حقیقتہً زنا اور رجم ہو
بلکہ ممکن ہے کہ چونکہ وہ واقعہ صورت زنا در جم مین تھا اسوجہ سے زنا در جم
کا اطلاق اسپر ہوا پس وہ اعتراض دفع ہوگیا کہ اس سے لازم آتا ہے
احکام شرعی حیوانات پر جاری ہون اور حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین
اس روایت کو نہایت غریب جانا ہے بلکہ گمان کیا کہ یہہ حدیث شاید بعض
نسخہاے بخاری مین وارد ہوئی ہے اور صرف ابو مسعود نے اسکو اطراف
مین ذکر کیا ہے اسی گمان پر حمیدی نے دعوے کیا کہ کسی نسخہ صحیح بخاری مین
یہہ روایت نہین ہے شاید کسی نے کتاب بخاری مین بڑھا دی ہو مگر یہہ قول
مردود ہے کیونکہ جن جن نسخون پر صحیح بخاری کے ہم مطلع ہوے سبھون مین
یہہ روایت موجود ہے اور کافی ہے اسکی صحت مین یہہ امر کہ ابی ذر حافظ
نے اپنے شیوخ ثلثہ سے جو ائمہ متقنین سے تھے یہہ روایت فربری سے
نقل کی ہے اسیطرح اسمعیلی اور ابی نعیم اور ابو مسعود کا اطراف مین نقل
کرنا اسکی صحت کی دلیل کافی ہے باقی روایت نفی ... حدیث

تاویل ابن حجر کہ بندر و بندریا شاید جنات سے ہون

انکار حمیدی از وجود روایت در نسخ بخاری و الحاق

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اسکے مابعد والی حدیث ساقط ہے مگر اس سے یہہ نہین لازم آتا
کہ روایت فربری مین یہہ روایت ثبت کیونکہ فربری کی روایت مین بہت سی
روایتین زاید ہین بہ نسبت روایت نسفی کی جسپر ہمنے تنبیہ کیا ہے اور
کرینگے انشاء اللہ باقی رہا یہہ امر جو اسمعیلی نے تجویز کیا ہے کہ صحیح بخاری مین
یہہ روایت زیادہ ہوگئی ہے پس یہہ قول اجماع علماء کے خلاف ہے
کیونکہ وہ لوگ بالاتفاق قایل ہین کہ جتنی روایتین صحیح بخاری مین ہین وہ سب
صحیح ہین اور نسبت انکی بخاری کیطرف قطعی و یقینی ہے پس قول
اسمعیلی تخیل فاسد ہے جس سے لازم آتا ہے کہ صحیح بخاری کی کسی روایت
پر وثوق و اعتماد نہ رہے کیونکہ جب ایک حدیث مین یہہ امر جائز ہوا
تو ہر ہر حدیث مین یہہ احتمال ہو سکتا ہے پس کسیکو وثوق نہ رہیگا حالانکہ
اتفاق علماء اسکی صحت پر ہے اور جس طریق سے بخاری سے ثبوت
نقل کی اسپر وہ اعتراض ابن عبد البر جو سند پر طریق اسمعیلی کے ہے نہین
ہو سکتا اور ہمنے اس مقام مین اسوجہ سے طول دیا کہ کوئی ضعیف
[illegible] حدیث کہا جاتا ہے اور اسپر اعتماد نہ کرے [illegible]
[illegible]

اجماع علماء [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

عموماً فروج حلال ہے کیونکہ ملا علی قاری رسالہ رد امامیہ الحرمین مین قیس ما مزین
کہ جزری و ابن عبد السلام اور سبکے ناقل ہین کہ محی الدین عربی
قائل ہین کہ عالم قدیم ہے اور فروج بنی آدم حلال ہے جس سے تحلیل
فروج انکے مریدین کے غیر مریدین کے لیے بجاے متعہ نمایان ہوے
پس شاید وہ قرود قردہ یا جنات اہلسنت کے اس وسیلہ اللہ کے
مقتدا یا امام تھے ہون بھر کیف جب اعاظم علماے اہلسنت صرف اس خیال
کہ صحیح بخاری کی روایت غلط ہوجاے اس بندرا ور بندریا کی تعیین
یہ تاویل نکالتے ہین کہ شاید وہ جنات سے ہون اسوجہ سے اونپر احکام
شرعی جاری ہو سکتے ہین تو اگر ہم لوگ شیعہ بھی اس سے اعظم مطالب
کے لیے کسی واقعہ مین بشرط صحت سند بطور فرض و تسلیم ذکر جنات کا کرین
اور جنیہ کہین تو اہلسنت کو کیونکر استبعاد ہوسکتا ہے خصوصاً درصورتیکہ
نسبت اس امر کی وسط طرف ہو جو اہلسنت کے نزدیک بھی عالم جن و
انس [illegible] مبعوث ہے اور خلق ہوچکی [illegible] ہے [illegible] نہ کیا ہو [illegible]
اہلسنت کو اون امور پر تعجب ہوتا ہے نہ شرم آتی ہے کہ بمقابلہ الحق [illegible]
[illegible] سے اور شیطان [illegible] کی شیطان کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ـــــــــ

۱؎ کی نقل بحوالہ استقصاء الافحام ص ۲۳۲
۲؎ تفصیل اس قصہ کی استقصاء الافحام جلد اول مین ص ۸۰ کتاب الاکتفاء در رباض النضرہ محب طبری سے منقول
۳؎ صحیح بخاری. تفسیر آیۃ الکرسی ۱۲ منہ
۴؎ تفصیل اس قصہ کی جلد اول استقصاء الافحام و تفسیر فتوحات مکیہ شعرانی اور [illegible]

قوم ہلاکو و کاملانا ذریہ و نواز [illegible]

اپنی ماں کے شکم میں بحالت حمل تھی اوسکی ماں کو چھینک آئی اور الحمد للہ کہا
تو درون شکم سے کہا یرحمک اللہ کہ حاضرین جلسہ نے سنا اور اسپر تعجب ہوتا ہے
کہ جنات کیونکر کسی آدمی کے محکوم ہوے یا کسی صورت پر متمثل ہوے
سبحانک خلا شئی کو عجیب زیادہ تر قابل افسوس یہ ہے کہ انحضرات اہلسنت
کو خلفاے ثلثہ کے کسی قضیہ پر تعجب نہیں ہوتا مگر اہلبیت کیطرف اگر کسی اعجاز
و کرامت کی نسبت ہوتی ہے تو شیعوں کے دماغ کہانے پر تلجاتے ہیں
دیکھئے انکے امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں بذیل اوس قصہ کے
کہ خدا نے اپنی روح کو حضرت مریم پر نازل کی اور وہ بصورت مرد متمثل ہوا

[illegible] تفسیر کبیر

ویسی ہی چند اشکال اپنے مہلک لکھے ہیں بلکہ کچھ جواب بھی دیا ہے
کہ مدار ان جوابوں کا محض قدرت باری تعالے پر ہے یا ادلہ سمعیہ یعنے
آیات و روایات پر کہ عقلا ان اشکالات کو قبول کر لیا ہیں نہ معلوم شیعہ
ایسے جواب سے بمقابلہ اہلسنت کیون محروم کئے جاینگے اور اہلسنت
ویسا ہی جواب بمقابلہ کفار و منکرین وجود ملئکہ و جنات بلکہ جنت و نار کیونکر
مقبول ہوگا کیا غضب ہے کہ علماے اہلسنت محی الدین عربی کو کافر و منکر
بھی کہیں اور اکابر اولیا سے بھی قرار دیں وقت [illegible] یہ عذر کریں
کہ تکفیق باعتبار ظاہر شریعت ہے اور ولایت انکے باعتبار باطن بلکہ
کاملین [illegible] کی حرمت کو خیر کی [illegible] باعتبار باطن [illegible]
[illegible]
[illegible]

نیا انصاف ہے حالانکہ جو امر محال ہے بہر طور محال ہے اور جو ممکن ہے
بہر طور ممکن ہے پس جب ملائکہ و جن کا متمثل ہونا بشکل انسانی ممکن ہوا اور
مخالطت انسانی مین شامل ہوا تو پھر کیونکر ایک مقام مین ممکن اور دوسری
جگہ وہی امر محال ہوگا اور جسطرح ان امور مین فرق ظاہر و باطن نکالا جاتا ہے
دوسری جگہ بھی اگر بطور فرض و تسلیم کوئی بیان کرے تو کیونکر تعجب ہوسکتا ہے
العجب کل العجب بین الجمادی والرجب یہ ہے کہ مولوی عبد الحی صاحب
فرنگی محلی جو خاتم العلما لکھے ہین وہ صرف اس غرض سے کہ اپنے شیخ نجم الدین سے
ترک زیارت رسول کے عیب کو مٹائین رسالہ سعی مشکور مین فرماتے ہین صفحہ ۶۲ سعی مشکور
مقتم آپکا استشہاد حضرت شیخ نجم الدین کے ترک زیارت کے ساتھ جب
درست ہو کہ فی الحقیقت اونکی طرف یہ نسبت درست ہو حالانکہ زیارت
کیواسطے اونکا تشریف لیجانا ثابت ہے نہ بطریق سفر ظاہری بلکہ بطریق طے
مسافت و سفر ہوائی اور بعد ثبوت اسکے منکر اسکا کوئی نہین ہوسکتا مگر
جو کہ کرامات اولیاء اللہ کا منکر ہوگا اور چونکہ اس قسم کے امور کے علم سے
علمائے ظاہر بر اصل دور ہین ان لوگون کو کیفیت اونکی زیارت کی معلوم
نہوے اسیوجہ سے ترک زیارت اونکی طرف منسوب کر کے اونپر ملامت
کر گئے یافعی مرآة الجنان مین شیخ مذکور کے حال مین لکھتے ہین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

نی نفسہ فی کونہ لا یقصد المدینۃ الشریفۃ ویزور قال ثم رفعت راسی فاذا بہ فی الرھو ما وا الی
جہۃ المدینۃ ونادانی یا محمد اکذا وکذا وذکر کلاما لستیہ انتہی اور تقی فاسی عقد
ثمین میں بعد حکایت اس حکایت کے کہتے ہیں وبہذہ الحکایۃ یجاب عن الشیخ نجم الدین فی عدم اظہار
القصد الی زیارۃ النبی لان الشیخ علیا الواسطی انتقا علیہ ذلک کما ذکر الذہبی والصفدی
انتہی عبارۃ السعی المشکور بہر کیف چونکہ یہ بحث بہی اصل کتاب میں بر بسط سی لکہ چکا ہوں
لہذا طول دینا مناسب نہیں خیر یہ انکارات اہلسنت طبقہ اولے کے تہے جسکی کوئی انتہا نہیں حد ضرورت تہے
کیونکہ بمقابلہ حفظ شیخین صحیحین کا ضایع جانا آسان ہی گو صحیحین کا مرض متعدی ہی جسکی ہیچ ولت
دین و ایمان ختم کہ شیخین کی بقا کی بہی صورت نہیں رہی باقی مگر اب طبقہ ثانیہ کی انکارات کو
ملاحظہ فرمائی کہ معاویہ کی بار میں بہی جسکی طرفداری و حمایت سی جان بلب ہیچ کر مستعفی ہو رہی و کہدیا
کہ اوسکی طرفداری چندان ضروری نہیں ہے کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے
صاف صاف باغی کہدیا معہذالک دقت دار و گیر حقوق ایسے متواترات
و بدیہیات سے انکار کرتے ہیں چنانچہ معاویہ کا سب کرنا امیر المومنین
علیہ السلام کو اور لوگونکو اس امر کا حکم دینا یقیناً ثابت ہو چکے ہے کہ [illegible]
[illegible] و صحیح مسلم و جامع الاصول و شرح مشارق الانوار و مستدرک و [illegible]
[illegible] و کتاب [illegible] فی اخبار البشر و شرح مشکوۃ ملا علی قاری [illegible]
[illegible] اسد الغابہ ابن جوزی و ریاض النضرہ محب طبری و منہاج السنہ
[illegible]
[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو بھی انکار کرتے ہین حالانکہ استیعاب و تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی و تہذیب الکمال مزی و تہذیب التہذیب ذہبی و مرآۃ العجائب در ربیع الابرار زمخشری و تاریخ ابو الحسن مدائنی و مختصر فی اخبار البشر و حسن السریرہ عبد القادر بن محمد طبری وغیرہ مین بالاتفاق مذکور ہے کہ معاویہ کے حکم سے جناب امام حسن مجتبی فرزند رسولخدا کو زہر دیا گیا۔

فاضل رشید اپنی غزوہ الراشدین مین اور مولوی حیدر علی ازالۃ الغین مین اس واقعہ سے انکار کرتے ہین بلکہ درباب یزید پلید ایسے ہی بدیہیات کے منکر ہین امام غزالی احیاء العلوم مین لکھتے ہین کہ یہ امر ثابت نہین ہے کہ یزید نے جناب امام حسین ع کو قتل کیا ہو یا حکم بقتل دیا ہو پس جبتک ثابت ہو اوسکو قاتل نہین کہہ سکتے چہ جائیکہ اوسپر لعنت کرین انتہے اور صواعق محرقہ مین ہے کہ ابن صلاح سے کسی نے لعن یزید کو پوچھا کہ بوجہ قتل کرنے امام حسین ع کے مستحق لعن ہے تو جواب دیا حکم دینا یزید کا بقتل امام حسین ع ثابت نہین اور اگر ثابت بھی ہو تو قاتل مسلمان پر لعن نہین جائز اور شاہ عبد الحق صاحب تکمیل الایمان کی بحث لعن مین فرماتے ہین تا انکہ بعضے در یزید نیز توقف کنند و بعضے براہ غلو و افراط در شان وے و موالات وے روند و گویند سے بعید از انکہ باتفاق مسلمانان امیر شد اطاعت وے بر امام حسین [illegible]

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چہ عداوت آن بے سعادت با اہلبیت نبوی سلام اللہ علیہم اجمعین استثنا
وے بقتل ایشان و اذلال و اہانت او مر ایشان را بدرجہ تواتر معنوی
رسیدہ ست و انکار آن تکلف و مکابرہ ست انتہے مختصراً طبقہ ثالثہ
انکارات اہلسنت نہ یہانتک کے انکار کی انکو شدید ضرورت تھی کیونکہ
اس ملعون کو بھی اکابر ائمہ اہلسنت حدیث اثنا عشر خلیفہ و اثنا عشر ائمہ
مین داخل کرتے ہین اور امام برحق و خلیفہ راشد جانتے ہین چنانچہ کلام
شاہ عبد الحق صاحب سے بھی اسکی تصدیق ہوتی ہے پھر اسکی اصلاح
مین کیون نہ کوشان ہون لیکن تعجب خیز یہ امر ہے کہ خلفاے بنی عباسیہ
کے بارہ مین بھی ایسی ہی بدیہیات و متواترات کے منکر ہوتے ہین حالانکہ
انکو ائمہ خلفاے اثنا عشر والی حدیث مین بھی داخل نہین لیتے کیونکہ
وہ شرف تو بنی امیہ ہی کا خاص حصہ تھا معاذ اللہ فضائح و قبائح
ان خلفاے بنی عباس کے ایسے بڑے جوش و خروش سے اور
متواترہ یقینیہ کا انکار کرتے ہین اور اجماع ناقل کو غلط ٹھہراتے ہین چنانچہ
علامہ عبد الرحمن بن محمد بن خلدون فرماتے ہین منجملہ ان حکایتون کے
جنکو [illegible] مورخین نے بیان کیا ہے اور تمامی مورخین نے [illegible]
اتفاق کیا ہے [illegible] وجہ بربادی خاندان برامکہ مین بیان کرتے ہین
کہ خلیفہ ہارون رشید [illegible] شرب شراب اور [illegible]
[illegible] یحیی بن خالد [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جم سکتا تھا آخر اپنی بہن عباسہ کا اپنے وزیر جعفر برمکی سے عقد کر دیا باین شرط کہ صرف شریک جلسہ شراب رہا کرین دونون مین تخلیہ ہونے پائے جعفر برمکی تو حسب الشرط بخوف عتاب خلیفہ اپنے کو بچاتا رہا اور باوصف عشق صحبت سے اوسکے مجتنب رہا لیکن عباسہ خواہر ہارون رشید کی فریفتگی اپنے شوہر جعفر وزیر پر بڑھتی گئی تا اینکہ براہ حیلہ و مکر اپنے شوہر کے وصل سے کامیاب ہوے مورخین کا گمان ہے کہ عباسہ نے جعفر کو شراب پلا کر جب خوب مخمور کیا اوس حالت نشہ مین عباسہ کی تمنا بر آئی کہ حاملہ بھی ہوئی جب یہ خبر ہارون رشید کو پہونچی تو نہایت ہی غضبناک ہوا یہانتک کہ تمامی خاندان برامکہ کو اسی غصہ سے ہلاک کیا ابن خلدون اس حکایت کے بعد کہتے ہین ہیہات ہیہات بہت ہی بعید ہے یہ امر منصب عباسہ سے اور اوسکی [illegible] و جلالت سے وہ بیٹی ہے عبد اللہ بن عباس کے چار پشتون کا صرف [illegible]

[illegible] مہدی بن عبد اللہ ابو جعفر منصور بن محمد [illegible] بن علی ابو الخلفا ابن عبد اللہ ترجمان قرآن بن عباس عم رسول اللہ [illegible] [illegible] خلیفہ کی بہن ہی [illegible] [illegible] کے ساتھ صحابی رسول بلکہ عم رسول کی [illegible]

[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

دین کے دور رہین معائب و قبائح و فواحش سے اگر اس گھرانے مین
عفت و عصمت نہ پائی جائے گی تو پھر طہارت و پاکیزگی کا کہان ٹھکانا ہوگا
پس کیونکر ممکن ہے کہ ایسے جلیلۃ القدر و عظیمۃ المرتبۃ کا عقد جعفر بن یحیے
برمکی سے ہو اور ایسے معظم خاندان عرب کی وصلت ایک مرد عجمی سے ہو
جسکے باپ دادا غلام رہے ہون اس خاندان کے کہ منتہائے شرف انکا
یہی ہے کہ وزیر تھا اس دولت کا اسی خاندان کی بدولت مدارج عالیہ
پر فایز ہوا اور کیونکر جایز ہے کہ ہارون رشید ایسا بادشاہ بلند ہمت
عالی مرتبت والا دودمان اپنی بہن کی شادی اپنے خاندان کی آزاد کردہ سے
کرے کہ اہل عجم سے ہو پس اگر کوئی شخص منصف مزاج اس حکایت مین
غور کرے اور نظر تامل سے کام لے اور عباسہ کی جلالت و شان کو
خیال کرے کہ کیسے شاہنشاہ زمانہ کی بیٹی تھی تو ضرور انکار کرے گا
[illegible] کہ ایسے شاہزادی کی شادی اس مرد عجم سے ہو پس بلا عذر
فی تامل اس واقعہ کی تکذیب مین مبالغہ کرے گا کہان قدر عباسہ ہارون رشید
کہان دوسرے لوگ وجہ غضب ہارون رشید برامکہ پر نہین ہے مگر تسلط
[illegible] بی مال کے لئے محتاج ہوتا تھا [illegible]
[illegible] ہو ابن خلدون [illegible] بانکین [illegible]
[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اوس سے تحمل رکھا یا اون سبکو ابن خلدون مذکور علماء دین و اشراف ملت خلیفہ و ابن خلیفہ مہبط ملائکہ و مظہر انوار وحی جانتے ہین کہ اگر وہان عفت نہ پائی جائے گی تو پھر کہان حاصل ہوگی پس اس سے کمال عظمت و جلالت ان خلفا کی اہلسنت کے نزدیک ثابت ہوئی نہایت کہ علامہ سیوطی بعوض مودت ذوالقربے جو آیۂ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فے القربے سے ثابت ہے مودت بنی عباس کو واجب جانتے ہین شہادت توحید و رسالت کے ساتھ اسکے شہادت بھی ادا کرتے ہین چنانچہ رسالہ اساس فے مناقب بنی عباس ہین جسمین چالیس حدیثین فضائل بنی عباس نقل کی ہین فرماتے ہین واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ محکمۃ الاساس اصلہا محبۃ النبی و فرعہا مودۃ بنی العباس دوسرے یہ کہ جو امر باجماع مورخین اہلسنت ثابت ہے اوسکو علامہ ابن خلدون اپنے عال [illegible] کہ [illegible] خیرخواہی سے ان خلفا کی باطل کرتے ہین حالانکہ کوئی رد و قدح رواۃ وغیرہ بھی پیش نہین کرتے اب مین منصفین حق نما اور مدعیان اسلام و ایمان سے بکمال ادب عرض کرتا ہون کہ بہ خدا فرمائے کیا جناب ام کلثوم دختر جناب سیدہ نساء العالمین بضعۃ خیر المرسلین کی قدر و منزلت عزت و جلالت عباسہ کے برابر بھی نہ تھی اور خلیفہ دوم کی حالی نسبی بمقابلہ اہلبیت نبی کیا جعفر برمکی سے بھی [illegible]

کما نقل فی عبقات الانوار صفحہ ۴۴۰

لا اس امر مختلف بین الفریقین کی تحقیق پر ایک اجمالی نظر ڈالی ورنہ اشتباہ روا
و اغلاط ناقلین کے چھان بین کرتے ہمارے کیسی محبت دینا ان اہلسنت پر
غالب ہوگئی کہ جو خلیفہ ہوا اوسکی ہوا خواہی مین مبتلا ہوے خلفاے
ثلثہ کے بعد معاویہ و یزید و ہارون و ماموں کے لئے بھی ویسی ہی فدائی
بنی جو امر ان لوگون کے موجب طعن و عیب معلوم ہوے اونکی تاویل
کرنے لگے نہ بن پڑا تو انکار کر دیا یہی ابن خلدون ہین جنہوں نے صرف اسی
ایک واقعہ کے انکار پر کفایت نہ کی دیگر وقائع مین بھی ان خلفاے
بنی عباسیہ کے جو ہین منکر ہوے مثلا اسکے کہ ہارون ماموں کی شراب خواری
اور قاضی یحییٰ بن اکثم کی ندیمی سے انکار کیا حالانکہ اسکو بھی اجماعی کافہ
مورخین سے جانتے ہین مگر مکرتے ہین اور یا مامون رشید کے عاشق ہونے
بوران بنت حسن بن سہل سے بھی انکار کیا چنانچہ بعد نقل اس قصہ کے
[illegible] کہ مامون نے رات کی گشت مین ایکجگہ زنبیل دیوار سے لٹکی ہوئی
دیکھی اوسپر بیٹھ گیا وہ زنبیل اوپر کھینچنے لگی وہان پہونچا ایک مکان آراستہ
[illegible] دیکھا اور نہایت حسین و جمیل لڑکے نظر پڑے تمام شب [illegible]
[illegible] کو جب اپنے دربار مین آیا تو انہی کے عشق [illegible]
[illegible] کہ اوس [illegible] مین اوس لڑکی سے کہ باپ [illegible] کر کے
[illegible]

ص ۳۱۶ جلد اول تاریخ ابن خلدون

Presented by: Rana Jabir Abbas

بحث و مذاکرہ علمی مین مشغول رہتا تھا اور احکام خدا کا مطیع تھا اوس سے ان امور کو کیا مناسبت جو فساق و فجار کے افعال سے ہین و اوباش و عشاق کے اطوار سے اور ان امور کو بوران دختر حسن بن سہل سے کیا واسطہ جو اوس خاندان شریف سے تھے کہ جہان بجز عفت و عصمت کسی امر کا چرچہ بھی نہ تھا اسیطرح بہت سی حکایتین ہین جنسے مورخین کی کتابین مملو ہین چونکہ یہ لوگ خود ایسے لذات محرمہ اور فسق و فجور مین مبتلا رہتے ہین لہذا ایسے ایسے حکایات و روایات بنا کر ایسے لوگون کیطرف منسوب کردیتے ہین تاکہ وقت دار و گیر انہین قصونکو پیش کرین اور طعن و لعن سے اپنی جان کو بچائین انتہے خلاصہ کلام ابن خلدون پس جای حیرت بلکہ محل حسرت ہے کہ ہارون و مامون کے یون پلہ کشی کیجاے اور اہلبیت رسول ذریت بتول مخدرات سرادق عظمت و جلالت صاحبان آیہ تطہیر کے بارہ مین برعکس اسکے وہ خارج از عقل و قیاس باتین نسبت کیجائین جنکو کوئی عاقل و دیندار قبول نکریگا لیکن اہل سنت [illegible] عموما حسب احکام اکابر اہلسنت مثل قاضی عیاض و مازری و نووی و شاہ عبد الحق و فاضل رشید و مولوی حیدر علی و ابن خلدون [illegible] [illegible] بخیال شرافت و سیادت و عظمت و جلالت [illegible]

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

مہت بعید ہے شان و عظمت و جلالت جناب امیر نفس رسول بشیر و نذیر
سے کہ اپنے پارہ جگر دختر نیک اختر حضرت اُم کلثوم بنت سیدہ نساء العالمین
کا عقد باین تیقا وت سنی خلیفہ دوم سے کرین جنکے ایمان کو حسب روایات
فریقین کفار سے ہمسری ہو اور بقول ابو حنیفہ ایمان ابلیس کو اونپر برتری
اور حضرت عباس و عمرو عاص و خالد بن ولید و مہاجر بن خالد و خولہ بنت
حکیم وغیرہ وغیرہ صحابہ و صحابیہ مقبولین اہلسنت بلکہ ابو سفیان وغیرہ اونکی نسب
و حسب پر طاعن ہین حتم اشرف الناس نے باین بزرگی و عظمت و جلالت صاف صاف
وہ گالیان سنائین کہ رذیل سے رذیل بھی وہ گالی نہ سنے بھلا ممکن ہے
کہ جنکو رسالت مآب اپنی دختر نیک اختر کے لائق نہ جانین اور انکار کرین
اوس دختر کی دختر کے قابل کیونکر ہو سکتا ہے اور کیا جناب امیر کو عائشہ
بلکہ ام ابان کے برابر بھی قدرت نہ تھی جو ایسے قصد سے خلیفہ کو باز رکھتے
[illegible] جناب امیر سا نام الاشجعین نفس فخر المرسلین آن جلو ہمت اس
افحش طریقہ سے بلا عقد و نکاح اپنے پارہ جگر بضعہ خیر البشر کو اس شیخ سوء
[illegible] مسجد بین جبن سے کشف ساق و تقبیل و ضم صدر وغیرہ اونکا
[illegible] ہاشم کو غیرت و حمیت کا [illegible] جو شخص [illegible]
[illegible] جو شخص صاحب عقل و انصاف ان وقایع کا
[illegible] خدا و رسول ہو گا [illegible]
[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی اشد ضرورت ہی بھلا کب مان سکتے ہین کہ خلیفہ دوم بخیال حق تلفی ابوبکر
اونکی بیٹی ام کلثوم کے عقد سے باز آیئن اور بغرض حق تلفی رسول و ایذای
اہلبیت طاہرین وابطال احکام سید المرسلین اس جبر شدید کے ساتھہ
عقد کرین اور موذی خدا و رسول بنین حاشا وکلا ہرگز عقلا و منصفین اہلسنت
اسکو نہین مان سکتے اور بدون ابطال و تردید ان روایات موضوعہ کے
اونکو چارہ نہین چنانچہ انشاء اللہ غلطی اور موضوعیت ان روایات کے
بنا بر اصول اہلسنت ثابت کیجائیگی پس گو کہ محض یہی امور عقلیہ بدیہیہ اسکے ردّ و
ابطال کے لئے کافی تھے اور ہین لیکن چونکہ اہلحق مثل اہلسنت محض تقلید پرستان
بنی امیہ و بنی عباس ہٹ دہرم و نا انصاف نہین ہین بلکہ مدار اونکی تقریر و
تحریر کا احقاق حق و تحقیق امر واقع پر رہتا ہے لہذا مین ابھی اون احکام
سنکرین و قائع صحیحہ کو تکذیب و انکار مین اس واقعہ موضوعہ و غلط کی جاری
نہین کرتا بلکہ خاص حکم فاضل رشید کو بھی جو دربارۂ تکذیب و ابطال حدیث
صحیح مسلم مستلزم شناعت قطعیہ چاریار کہا لکھ چونکہ یہ حدیث صحیح مستلزم
شناعت قطعیہ چاریار ہے لہذا باتفاق فریقین رد و ابطال یا تاویل اوسکا
واجب ہے میں جاری نہین کرتا بلکہ صرف یہی کہتا ہون کہ عقل و نقل کو ملاکر
امانت و دیانت کے ساتھہ تاریخی واقعات سے جانچ کر اس [illegible]
عدم وقوع یا وقوع کا یقین کرو اگر اسکے ساتھہ امن و فساد [illegible]
[illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ اونکی روایتین دیکھو بلکہ صرف اپنے ہی علماے اہلسنت کے (جو صحابہ بلکہ خلیفہ دوم کے فدائے خاص اور جان نثار ہین اور اہلبیت طاہرین کے دشمن یا غیر طرفدار) اقوال سے تطبیق دے لو اور جمع و توفیق کر لو انشاءاللہ بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ یہہ نکاح واقع ہوا نہ اس قصہ کی اصلیت ہے راویون نے یا بوجہ اشتراک نام اشتباہ مین اگر دو تین ہمنامون کے قصے دوسریطرف جوڑ دئے یا بے ایمان جھوٹے راویون نے جان بوجھکر اس غلط قصہ کو گڑھا اور جھوٹی تہمت لگا کر اپنے موضوعات کو مشہور کر دیا اور اونکے بعد والی علما نے بلا غور و تامل بلا تحقیق و تفحص اوسکے نقل کی یا وہ بھی اوسی وضع و افترا اور جعل و تہمت مین اونکے شریک غالب ہوے

لہذا اسکی تحقیقات واقعی بر بنیاد دو اصول دو مقالون مین کیجاتی ہی

مقالہ اولے بر بنیاد اصول اشتباہ رواۃ ہر صاحب عقل سلیم و فہم مستقیم اگر وہ غور و تامل سے کام لے اور دامان انصاف ہاتھ سے نہ دے تو بالیقین معلوم کریگا کہ اگر رواۃ اس قصہ کے بفرض تسلیم بالعمد مرتکب کذب صریح و افترائے فضیح نہین ہوے تو نقل واقعہ مین مبتلاے او ہام [illegible] ہوے اور کسی وجہ سے خصوصاً بجہت اشتراک نام اشتباہ [illegible] نے مختلف اشخاص کے واقعات کو شخص واحد کیطرف منسوب کر دیا [illegible] تحقیقات [illegible] اصل کیفیت واقعہ لکھتا ہون پھر اوسکی [illegible]

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کہ جہانتک کتب سیر و تواریخ و احادیث اہلسنت پر اسماوہ مین نظر ڈالیجاے اور تحقیقات واقعی کیجاے وہانتک یہہ امر یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ کسیطرح نہ یہہ عقد واقع ہوا نہ کوہی تذکرہ اسکا آیا بلکہ اصلیت اسکی اسقدر معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ خلیفہ دوم نے ام کلثوم دختر ابوبکر سے جو بعد ابوبکر پیدا ہوئے تھے اپنے ایام خلافت مین عقد کرنا چاہا اور عایشہ کو اسکا پیغام دیا ام کلثوم مذکورہ نے انکار کلی کیا اور خلیفہ دوم کی شدت و خشونت و غلاظت و فظاظت کے سبب سے بالکل ناپسند کیا تو بی بی عایشہ نے مضطر ہو کر عمرو عاص حیلہ ورکو بیچ مین ڈالا اوسنے اس عقد کے ہونے سے لزوم حق تلفی ابوبکر کا خیال دلا کر عمر کو روکا بس یہہ ایک مادہ اصرار و انکار کا ادہر یونکو ہاتھ لگا جسکو کل روایات عقد مین بیان کرتے ہین اور انکار ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ بھی اصل انکار و اصرار کا موید ہوا دوسرا امر باعث تیقین بوقوع عقد یہ ہوا کہ چونکہ خلیفہ دوم کی ایک زوجہ جو ایام جاہلیت سے انکی زوجیت مین تھی جس سے زید بن عمر متولد ہوا اور ما و در دونے بوقت واحد ایام معویہ مین وفات پائی اوس زوجہ کا نام ام کلثوم تھا اور صلح حدیبیہ کے بعد دوسرے ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے عقد کیا کہ دو ام کلثوم زوجہ خلیفہ دوم ہوئین بس یہہ دو نام انکے تیقن بوقوع عقد بعد انکار کہ ہوا ایک ام کلثوم کا انکار کرنا بعدہ ام کلثوم کا زوجہ عمر ہونا جاہلیت و رسلام مین سبب ہوا [illegible]

[illegible]

انکار کیا ادہر سے اصرار ہوا آخر عقد واقع ہوا اور اونسے زید پیدا ہوئے اور مان بیٹے نے ساتھہ بوقت واحد بعہد معاویہ وفات کیا اور جناب امام حسین ع نے نماز جنازہ پڑہے پس دو ام کلثوم بلکہ تین ام کلثوم کے مختلف روایات کو نام کے اشتراک کے سبب سے جناب ام کلثوم علیہا السلام کیطرف خواہ بالعمد خواہ بالاشتباہ منسوب کیا اور انحضرت کو سرمایہ افتخار ہاتھہ آیا کہ عمر بن الخطاب کا عقد دختر جناب امیر ع سے ہوا یہ اصل واقعہ ہے کہ عتر بود کا قصہ نقل کا اصل بنا **امر دوم** یعنی دلایل ان دعوونکی پس دعوے اول یہہ ہے کہ ایک ام کلثوم دختر ابوبکر تھی اثبات اسکا اصل کتاب ذوالفقار حیدر جلد ہفتم مین اصابہ سے فی معرفۃ الصحابۃ اور اسماء الرجال مشکوۃ شیخ عبد الحق دہلوی اور تاریخ الخلفاء سیوطی اور صحیح مسلم اور موطای امام مالک اور کنز العمال اور کتاب کامل علامہ ابن اثیر جزری وغیرہ سے کیا گیا ہے بیان حرف عبارت شیخ عبد الحق دہلوی سے کے ترجمہ پر اکتفا ہوتا ہے کہ ابوبکر کے دخترون کے ذکر مین فرماتے ہین لیکن بیٹیان انکی پس عایشہ خواہر عبد الرحمن اسماء بنت ابوبکر خواہر عبد اللہ بن ابی بکر جو سب سے بڑی تھی اور ام کلثوم سب سے چھوٹی تھی اور مان اوسکی ... تھی ... ام کلثوم دختر ابوبکر کا عقد ... ثابت ہوا باقی رہا دعوی دوم یعنی قصہ ام کلثوم دختر ابوبکر ... ثبوت اسکا اصل کتاب ... سے کیا گیا ہے بیان ...

امر دوم یعنی دلایل ان دعووں کے
تاریخ الخلفا
اسماء الرجال

Presented by: Rana Jabir Abbas

عقد کرنے کا قصد کیا اور عایشہ کو پیغام دیا ام کلثوم نے انکار کیا اور کہا یہ
مرد شدید خشن العیش ہے کہ دروازہ خیر اپنے ازواج پر بند کرتا ہی تیوری
چڑہائے گھر مین آتا ہے اور ناک بہون چڑہائے باہر جاتا ہے مین ایسے
شخص سے نکاح کرنا نہین چاہتی تا آخر روایت جو سابقا مذکور ہوئی
اور رجال مشکوۃ شیخ عبد الحق دہلوی مین ہے کہ ابو بکر نے عایشہ سے وصیت کی
کہ مجھے القا ہوا ہے کہ میری زوجہ حبیبہ بنت خارجہ سے لڑکی پیدا ہوگی اوسکے
بارے مین نیک وصیت کرتا ہون پس بعد موت ابو بکر لڑکی پیدا ہوئی عایشہ نے
اوسکا ام کلثوم نام رکہا عمر نے اوسکا خطبہ کیا تو ام کلثوم نے انکار کیا
اور عایشہ سے کہا کہ تم مجھے عمر سے بیاہتی ہو حالانکہ اوسکی غلظت وخشونت
عیش سے بخوبی واقف ہو واللہ اگر میرا نکاح اوس سے کیا تو مین قبر
رسول پر جاونگی اور اسکی فریاد کرونگی ہم ایسے شخص سے عقد کرینگے
جسکی بدولت دنیا سے متمتع ہون پس عایشہ نے عمرو عاص کو بلایا
اور یہ قصہ سنایا عمرو عاص نے کہا ہم تمہاری کفایت کرینگے پس عمرو عاص نے
بمکر وحیلہ عمر کو اس عقد سے روکا انتہے پس ام کلثوم دختر ابو بکر سے عمر کا
قصد عقد کرنا اور اوسکا انکار بلکہ قبر رسول مختار سے فریاد کرنے کا عزم بنا بر
توقع عقد اور عایشہ کا اضطرار بخوبی ثابت ہو لیکن دعوی عمر کا ثبوت
کہ خلیفہ دوم کی زوجہ کا نام ام کلثوم تھا پس ثبوت اسکا [illegible]
[illegible]

مندرج ہے یہان اصابہ اور کامل سے اثبات کیا جاتا ہے اصابہ
مین سے ہے ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجہ عمر بن الخطاب والدہ عبید اللہ
بن عمر ذکر اوسکا بشمار مین بھی آیا ہی بلا ذکر نام اور کتاب کامل مین ہے عبید اللہ بن عمر اور زید
اصغر کی مان ام کلثوم بنت جرول خزاعیہ ہی کہ اسلام نے دونون مین جدائی ڈالدی انتہی اسی
عبارت سے دعوی چہارم یعنے زید بن عمر کا شکم ام کلثوم مذکور سے ہونا بھی
ثابت ہوا ہان یہان شبہہ ہوسکتا ہے کہ ام کلثوم زوجہ خلیفہ دوم بسبب اسلام تو
خلیفہ سے علیحدہ ہو گئین پھر وہ یقین کہان جو محل اشتباہ روات مین پیش کر سکین اور
اسکے قایل ہوتے کہ خطبہ و انکار ام کلثوم دختر ابوبکر و زوجیت ام کلثوم
سابقہ نے رواۃ کو شتبہہ کیا مگر یہ شبہہ محض واہی ہے کیونکہ جب اشتباہ
ہی سے تو پھر رہنے کی کیا ضرورت ہی اشتباہ تو بلا وجود بھی ہوجاتا ہے
چہ جائیکہ یہان تو وجوہ بھی قائم سے ہے گو بفرض التسلیم اوسکو زمانہ ممتد گذرا ہو
[illegible] زوجیت ام کلثوم کی خود اسلام کی حالت مین ثابت کیا ہو
کیونکہ اس ام کلثوم کے پسر زید کو زید اصغر کہتے ہین اور حضرت ام کلثوم کے
فرضی پسر کو زید اکبر بیس ضرور ہے کہ زید اصغر چھوٹے ہون زید اکبر فرضی
[illegible] ام کلثوم بنت جرول [illegible] زوجیت خلیفہ دوم [illegible]
ولادت زید اکبر فرضی کے بعد تک [illegible] متصل [illegible] وفات خلیفہ دوم [illegible]
[illegible] ام کلثوم [illegible] مذکور [illegible]
[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

شمار افراد صحابہ مین ضرور ہوتا حالانکہ کوئی اونکو صحابی مین سے نہین کہتا
بلکہ تابعی کہتے ہین چنانچہ شاہ عبد الحق نے صرف عبد اللہ بن عمر کو صحابہ
مین شمار کیا ہے اور عبد الرحمن اکبر برادر حقیقی عبد اللہ بن عمر کو لکھا کہ عہد
رسول مین پیدا ہوا مگر کوئی حدیث یاد کرنیکی نوبت نہ آئی پس بخوبی
ثابت ہوا کہ ایام ہدنہ یعنے زمانہ صلح حدیبیہ مین خلیفہ دوم سے اور اونکی زوجہ
ام کلثوم سے مفارقت نہین ہوئی پس یہ بیانات انکے غلط ٹھہرے سوا
اسکے اس بنیاد پر کہ ایام ہدنہ مین مفارقت ہوئی ہو وہ فضائل خلیفہ دوم
کہ بدولت انکی اسلام ہے کہ اسلام کو قوت ہوئی عبادت خدا علانیہ ہونے لگی
ہوا ہوتے ہین کیونکہ جب انکی اسلام خشونت الایام نے اتنی بھی تاثیر کی
کہ اپنی بی بی کو مسلمان بناتے تو دوسرے مین کیا تاثیر ہوگی یہ صفت خلیفہ
اول ہی کے لئے مبارک رہنے دین کہ تابع فتح مکہ نہ اونکے باپ مسلمان ہوئے
نہ بی بی نے اسلام قبول کیا نہ بیٹے نے بلکہ عبد الرحمن بن ابو بکر تو بروز فتح
مکہ لڑنے آئی تھے جب اونکے پدر شفیق شیخ عتیق ابو بکر صدیق کو ہوش آیا
انکی یعنے خلیفہ اول کی زوجہ کو البتہ ایام ہدنہ مین طلاق ہوا کیونکہ وہ کافرہ
ایسی جابرہ تھی کہ کسیطرح اسلام قبول نہ کیا آخر جدائی ہوگئی خلیفہ دوم کی
تہمایان انتہا یہ تھی کہ اپنی بی بی کو کافرہ رہنے دین بہن بہنوئی کے مسلمان
ہونیکے پر تو غصہ آیا گھر مین گھسکر خوب زد و کوب کی جب [illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کہ وہ بیان انکار محض غلطی ہی علاوہ بران خود ازالۃ الخفا مین بہت سی امور ایام خلافت کی ام کلثوم زوجہ سابقہ خلیفہ دوم کیطرف منسوب ہین چند روایتون مین اسکا تذکرہ ہی جس سے معلوم ہوا کہ ام کلثوم زوجہ سابقہ زوجیت مین ہی ہین پس قول ان علما کا بمفارقت ام کلثوم سابقہ غلط ٹھہرا اب یہان قدرت خدا دیکھنا چاہیئے کہ اگرچہ یہہ وجوہ دفع شبہ کے لیے کافی ووافی تہی مگر چونکہ ان علمای اعلام کے اقوال مین مذکور تہا کہ جب آیہ لا تمسکوا بعصم الکوافر نازل ہوا تو خلیفہ نے ام کلثوم مذکورہ کو طلاق دیا جیسا کہ اصابہ ابن حجر عسقلانی مین ہے تو اسکی تحقیقات کے لیئے تفاسیر اہلسنت پر نظر ڈالی خصوصاً تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی پر توجہ ہوی مگر کہین سے اس قول کی تصدیق نہ ہوی کسی نے یہہ نہ لکہا کہ اس آیہ کے نزول کے وقت خلیفہ دوم نے اپنی زوجہ سابقہ ام کلثوم کو یا دیگر ازواج کو طلاق دیا ہو بلکہ برعکس اسکے یہہ فائدہ جدیدہ حاصل ہوا کہ بعد نزول اس آیہ کے خلیفہ دوم نے دوسری ام کلثوم سے بمقام حدیبیہ جہان انکو ثبوت جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ مین شک ہوا تہا عقد کیا پس اب دو ام کلثوم جاہلیت و اسلام کی ملا کر انکی زوجیت مین در آئین ایک ام کلثوم بنت جرول خزاعی مادر زید جو ایام جاہلیت سے عقد مین تہی دوسری ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط جن سے بعد نزول آیہ مذکورہ عقد کیا چنانچہ تفسیر کبیر مین ہے بذیل [illegible] ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی [illegible]

بھی بھاگ کر آئے پس کفار قریش سے اغوا اور اقربا ام کلثوم کے آنحضرت[۲]
پاس آئے اور کہا کہ حسب شرائط صلحنامہ ان لوگون کو واپس کیجئے آنحضرت
نے عمارہ اور ولید برادران ام کلثوم کو حوالہ کر دیا جب ام کلثوم کی استرداد
کا دعوے کیا تو فرمایا وہ شرطین دربارہ مردون کے تھین نہ دربارہ عورتون کے
اور بروایت ضحاک آنحضرت ص نے فرمایا کہ شرط یہہ تھی کہ اگر کوئی عورت بحالت کفر
آئے تب واپس کرین اور اگر مسلمان ہو کر آئے اور شوہر دار ہو تو جو کچہ اوسکے
شوہر کا خرچ ہوا ہو پہیر دین پس بنا بر اسی قاعدہ کے آنحضرت نے
ام کلثوم سے بحلف پوچہا جو اوسنے بیان کیا حضرت نے دے دیا اوسکے بعد
عمر نے اوس ام کلثوم سے عقد کر لیا انتہے پس اس روایت سے بعوض وقوع
طلاق ام کلثوم زوجہ ایام جاہلیت وقوع عقد خلیفہ دوم ام کلثوم بنت عقبہ
بن ابی معیط کے ساتھہ ثابت ہوا اور مین سمجھتا ہون کہ شاید روات کو اشتباہ
یہان بھی اشتباہ ہوا کہ قرار ام کلثوم کو زوجیت عمرو عاص سے خلیفہ دوم کی
تقارب اسم بطور طلاق منسوب کر دیا اور روایت کرنے لگے کہ خلیفہ دوم نے
ام کلثوم کو طلاق دی یا بغرض مساوات خلیفہ اول بعد ایسی نسبت کے
مرتکب ہوئے ہون کیونکہ بوقت ہدنہ زوجہ ابو بکر و ابو بکر سے مفارقت ...
ہوئی ہے یہ کیف مراد ... سے بخوبی ثابت ہوا کہ ام کلثوم خلیفہ ... [illegible]
[illegible] سے انکی زوجیت میں تھی [illegible]
[illegible]

ام کلثوم کہتی ہین و ہذہ عبارتہ و عاصم امہ ام کلثوم جمیلہ بنت عاصم بن ثابت ا
حمی الدین یعنی عاصم بن عمر کی مان ام کلثوم جمیلہ بنت عاصم بن ثابت ہے
پس یک نشد دو شد بلکہ سہ شد بخوبی تصدیق ہوئی باقی رہا دعوے پنجم یعنے
اسی ام کلثوم اور زید مان بیٹے نے وقت واحد مین بعہد معاویہ وفات
کیا پس ثبوت اسکا خود اسے سی ظاہر ہے کہ جناب ام کلثوم دختر جناب امیر ع
اپنے بھائی جناب سید الشہدا روحی لہ الفداء کے ساتھ معرکہ کربلا مین شریک
رہین اور سارے ظلم و جور و ستم و مصائب الام مین اپنے بھائی امام حسین ع
کے غمخوار رہین اور بعد شہادت سید الشہدا ایک مدت تک اسیری مین آلام
سہا کین پس اگر حضرت ام کلثوم نے عہد معاویہ مین وفات پائی ہوتی جیسا
کہ رواۃ اہلسنت کا بیان ہے تو معرکہ کربلا مین جو اسکی مدت بعد ہوا کیونکر
شریک ہوتین اور کاہیکو یہ مصائب و آلام جھیلنے پڑتے پس معلوم ہوا
کہ وفات کرنے والی اپنے بیٹے زید کے ساتھ بعہد معاویہ دوسری ام کلثوم
ہے یعنے زوجہ سابقہ خلیفہ دوم اور شریک معرکہ کربلا دوسرے ام کلثوم
ہین یعنے دختر جناب امیر ع خواہر جناب امام حسین ع دونون مین کوئی واسطہ
نہین مگر نام کے اشتراک نے رواۃ کو شتباہ مین ڈالا اور بوجہ شہرت [illegible]
کے دو اور جو نسبتون کے مختلف قصے اوپر منسوب ہو اور درصورتیکہ
[illegible] ہین یک کا قصہ اور دوسری کا علاحدہ بیان ہوا سے [illegible]
[illegible]

ف اسباب اشتباہ

یہ امر روزمرہ کے مشاہدہ اور ہر روز کے تجربہ سے ہر شخص پر مثل بدیہیات
کے ظاہر ہے کہ جو امور ہماری نگاہونکے سامنے ہوتے ہین اور ذہن نشین
بلکہ سو ہزار او سکے دیکھنے والے ہوتے ہین دیکھی ہوی بات مین دوسرے وقت
کیا دہوکے واقع ہوتے ہین حتی کہ اون مشاہدات مین جسکی زیارت و حفاظت
اثار مین لوگ کوشان رہتے ہین ایسے دہوکے پڑتے ہین کہ اصل امر کا
دریافت محال ہوجاتا ہے چنانچہ مولوی حیدر علی دربارہ عدم تعین قبر مطہر
جناب سیدہ نساء العالمین بضعتہ خیر المرسلین سے کہتے ہین اگر مراد شان نیست کہ از
عبارت کتاب مسطور دریافت میشود کہ مقام قبر او معین نیست پس مسلم است
بسیارے از قبور بزرگان در صدر اول معلوم بود و بعد از ان بجہت بعد زمان
و تقادم عہد اختلاف روایات بنابر رنجش پیدا شد و تحقیق آن کما ینبغی بہلوے
استحالہ رد کمافی ازالۃ الغین پس جب ایسی قبر مبارک جو زیارت گاہ عام ص ۸۹۱
مسلمین تھی با وصف سعی ضابطین آثار و حافظین اسرار و اخبار یون محو ہوے
کہ تحقیق او سکی ہم پہلوے محال قرار پائی تو واسے ہر حال اغبار سماعیہ کہ
مدار او سکا نقل و حکایت پر او ہمین مشاہدات کی سے ہے جو یون محو و سہو کی بھا ہین
بہر کیف جب اون مشاہدات کی نقل ہونے لگی تو خود دیکھنے والے اوس
ایک واقعہ کو کئی طرح سے بیان کرتے ہین اور سننے والے لوگ اون
اخبار سماعیہ کو کتنے مختلف طور سے سنتے ہین اور اسطرح جب نقل او سکی
[illegible]
[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقعہ تو غایب ہو جاتا ہے اور سیکڑون ہزارون اضافہ اوسپر ہو جاتے ہین
پس جیسے آنکھونکی دیکھی بھالی بات تو نہین یہ شگوفے پیدا ہوتے ہین اور تنکا پہاڑ
بن جاتا ہے تو جن خبرون کو تیرہ سو برس گذر گئے اوسکی کیا حالت ہو گئی
جنکا لکھنا پڑھنا ہوا بھی تو دو سے برس کے بعد کہ اونہین سنی سنائی باتونکو
لوگون نے لکھا اور سنا بھی ونکی زبانی جو ایکطرف کے پکے طرفدار
دوسری طرف کے پورے دشمن تھے اور جسطرف کے طرفدار تھے وہ سب
امرا اور سلاطین تھے آل رسول کے جانی دشمن جو صرف اس غرض سے
کہ اہلبیت رسول کے توہین درسان امرکے اور اونکے بزرگون کی مدح و ثنا
مین احادیث وضعی بنائی جاتین ہزارہون کرورون روپیہ انعام مین صرف
کرتے تھے اور بنانے والے بھی ایسے تھے کہ خوشامد مین کبوتر بازی قمار بازی
وغیرہ کے لئے خود رسول پر تہمت لگا دیتے تھے پس ان سب حالات مین روایات
کا موضوع ہو جانا اور غلط خبرونکا مشتہر ہونا امر عیان ہے اور [illegible]
اور جب بدون ان امور کے بلکہ بلا اسباب اشتباہ روایات مشتبہ و غلط خبرین [illegible]
اہلسنت مین مملو ہین تو یہان باوجود اسباب اشتباہ بلکہ قراین موضوع و جعلی
[illegible] تحقیق یا اشتباہ و جعل ہو پس ایک سبب قوی [illegible]
[illegible] نام و وجہ [illegible] خصوصاً [illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بلکہ تفریق کرنا اور علحدہ کرنا خود نہایت مشکل کام ہے تعجب بخاری سا عالم
امام فن حدیث ایسے اشتباہ مین مبتلا ہوا کہ مکہ کے قصہ کو مدینہ کے قصہ
مین ملا کر اپنی صحیح مین داخل کر دیا اور تفریق نہ کر سکا تو دوسرونکا کیا ذکر ہے
اور جب خود امام اعظم ابو حنیفہ کے بارہ مین بہت سی علماے اہلسنت کو
ایسی حادثہ پیش آیا تو عورتون کے بارہ مین اشتباہ ہونا کیونکر تعجب انگیز ہوسکتا ہے
جنکی شان سے مستوریت ہو اور تحقیق کی کوئی ایسی ضرورت نہین دوسرا سبب
اشتباہ یہ ہے کہ چونکہ حضرت ام کلثوم و زینب خواہران جناب میر نواسیان
حضرت رسول خدا ص کے بسبب عظمت و جلالت و منتہاے شرافت و کرامت
نہایت درجہ مشہور تہین کہ قریب قریب ہر شخص انسے واقف تھا اور
بخوبی انکو جانتا تھا تو اب ممکن ہے کہ جو واقعہ بہ نسبت نام ام کلثوم کے
سنا گیا وہ بلا تحقیق و تفحص ان حضرت ام کلثوم کیطرف منسوب ہوگیا کیونکہ
قاعدہ ہے واقعات و حالات انہین لوگون کے زیادہ تر مذکور ہوتے ہین
جو کسیطرح کی شہرت رکھتے ہون ورنہ گمنامون کو کوئی اتنا پوچھتا بھی نہین
نہ اونسے واقف ہوتا ہے چنانچہ عنقریب معلوم ہوگا کہ ابن حجر
عسقلانی نے روایت شارح بخاری ابوبکر مین اسی شہرت کو پیش کیا ہے
تیسرا سبب اشتباہ کا ام کلثوم دختر ابوبکر ہے جو عقد عمر سے ہے کیونکہ وہ ولادت
[illegible] سے پہلی [illegible] کا انتقال فوری طرف حضرت ام کلثوم
[illegible]

دوسرا سبب

تیسرا سبب

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابتک نہین معلوم ہے اور بالخصوص ابوبکر کی دختر ام کلثوم سے تو اور بھی
ناواقف تہی کیونکہ مشہور بیٹیان اونکی اول درجہ تو بی بی عایشہ ہتین بعد ازان
اسما حالانکہ اسما انمین سب سے بڑی ہتین مگر جسقدر لوگ بی بی عایشہ سے
واقف ہین اسما سے ہرگز اوتنا کوئی آشنا نہین پہر ام کلثوم دختر ابوبکر سے
واقفیت کیونکر ہوتی اور خود اسکی پیدایش ہے تو بعد وفات ابوبکر ہے
پس محض گمنامی ہی کی حالت مین رہے تو اب جسنے خطبہ ام کلثوم کو
سنا تہا اور فوری طرف حضرت ام کلثوم ع کے ہوا تا نیا جب اوسنے سات
ام کلثوم کے انکار کو سنا تو اب یقین کلی ہوگیا کہ یہ وہی ام کلثوم دختر جناب
امیر المومنین ہین وہ نہ دختر ابوبکر سے اور انکار عقد عمر سے کیا مناسبت پس
بلا تحقیق و تفحص او نہین پاک سیدہ کیطرف سارا واقعہ منسوب ہوا جو نواسی
رسول تہتین کہ بوجہ عظمت و جلالت اونسے سب واقف تھے اور تفصیل اوسکا
ام کلثوم کو طرف جناب امیر کے منسوب کیا اگرچہ بعض لوگ تفرقہ کے
لیے جنہیں ذکر کرتے ہین مگر نہ سبکا یہ قاعدہ کلیہ ہے اور نہ ہر جگہ ہو سکتا
اونکو خاص کر اسکا خیال رہتا ہے جہ جائیکہ بالعمد و بالقصد
ایسی ترکیب کیجاتے کہ لوگ مشتبہ ہوجائین جیسا کہ بہتر ہی مین
جنہیں یہی تہی کہ علاوہ کذب افترا کے بالعمد مرتکب تدلیس و تلبیس
ہوا اور کسی کو زور سے کیطرف منسوب
[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

خلیفہ دوم سے بہ نسبت جناب امیر اور اہلبیت طاہرین بخوبی واقف تھے
خواہ زبانی اقرار کریں یا نہ اور انکی شرافت نسبی سے بھی بخوبی آگاہ تھے
جیسے اکثر صحابہ منہ آتے تھے پس جب سنا کہ عمر نے ام کلثوم کی خواستگاری کی
اور اوہر سے انکار ہوا تو بوجہ شہرت سکو اسیطرف تبادر ہوا کہ ام کلثوم بنت
جناب سیدہ سے خواستگاری کی ہوگی اور جب وہ روایتیں سنیں جنمیں
تخاطب خلیفہ دوم سے اپنی زوجہ سابقہ ام کلثوم سے کہ اکثر تمام پر لاڈکر
بنتیت وغیرہ نام ام کلثوم لیکر پکارا اور حکم کیا یا بلایا وغیرہ وغیرہ جو اکثر روایات
ایام خلافت میں مندرج ہے تو گمان غالب قریب بہ یقین حاصل ہوا کہ
عیاذاً باللہ انہیں حضرت ام کلثوم سے انکا عقد ہوا اور یہہ حالات انہیں کے ہیں
اور جب یہہ سنا کہ ام کلثوم زوجہ عمر اور زید بن عمر ماں بیٹی نے بوقت واحد 92
وفات کیا اور جناب امام حسین نے نماز جنازہ پڑھی تو یقین کلی ہوگیا کہ
یہہ وہی جناب ام کلثوم دختر جناب امیر ہیں پس بلا تحقیق و تفحص یہ سکے کہ
مخطوبہ عمر کونسی ام کلثوم ہے اور زوجہ خلیفہ دوم جس سے اکثر روایتوں میں
خطاب کرنا اور حکم کرنا اور تکرار رہنا منقول ہے کونسی ام کلثوم اور اپنے
بیٹے زید کے ساتھ مرنے والی کونسی ام کلثوم ہے قبول کرلیا کہ بربنائے تخویف
ظلم و ستم سے عقد واقع ہوا اور یہہ امور متذکرہ بالا انہیں حضرت ام کلثوم سے
متعلق ہیں اور یہی خیال سبکے کرنے والا خواہی نخواہی اشتعال [illegible]
[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

درج روایت کیا۔ پانچواں سبب تشتباد اضطراب عائشہ ہے کہ
عمرو عاص حیلہ جو سے ملتبس تھے جس سے بالبدیہہ معلوم ہوا کہ انکو ایسا
انتشار و تردد تھا کہ آخری درجہ عمرو عاص کی کید و مکر سے کام لیا گیا
پس ضرور ہے کہ قبل اس تزویج کے ان لوگوں سے صلاح و مشورہ کر
لیا ہو کیونکہ مکر و فریب سے کام بدرجہ مجبوری ہوتا ہے اور اوس
عہد کے واقعات سے ظاہر ہے کہ ہر شخص وقت مصیبت جب مراہم
ہوتا تھا تو جناب امیرؑ کی طرف رجوع کرتا تھا حتٰے کہ خلفا کا کام بھی بغیر امداد
علوی نہیں چلتا تھا پس اوسی بنیاد پر ممکن ہے کہ حضرت نے عائشہ کے
اسبابوں امداد کی ہو اور حسب خواہش اونکے خلیفہ کی فہمائش فرمائی ہو کہ ام
یعنی صغر سنی ام کلثوم دختر ابوبکر کو ظاہر کیا ہو چونکہ خلیفہ اپنے افعال سے بھی
سے بخوبی واقف تھے اور صحابہ بھی گاہی گاہی اخراج وغیرہ میں ہوشیار
آجایا کرتے تھے وہی خیال خلیفہ کو اس عذر پیدا ہوا ہو کیونکہ یہی
سب سے پہلے ننے ... کا خیال گذرتا ہے کہ شاید اس مصلحت کے
[illegible] نہیں جانتے اور بالخصوص جناب امیرؑ کی دخل اندازی نے
ان خیالات کو خوب ابھارا ہو چنانچہ اوس عبارت کامل سے بھی ... کو
... فہمائش عمرو عاص ہویدا ہے کہ جب عمرو عاص نے کہا ہم
... سے ہیں کہ معاذ اللہ تم ام کلثوم بنت ابوبکر سے عقد کرنا ...
[illegible]

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اوسپر خلیفہ نے حضرت سے کہا ہوا چھا بہیجد و دیکھین کم سن ہو (جیسا تم بیان کرتے ہو

یا نہ حضرت نے عایشہ کو سمجھا بوجھا کر بہجوا دیا ہونا واقفون نے یہ سمجھا کہ خود

حضرت نے عیاذاً باللہ اپنی دختر نیک اختر کو عمر کے پاس بہیجا اور سارا واقعہ

ادہر ہی منسوب کر دیا اور سامعین کو بہی یقین ہو گیا ہو چنانچہ مولوی حیدر علی

در بارہ اسکے کہ خلیفہ اول کو آنحضرت ص نے لشکر اسامہ کے ساتہ لڑائی پر

جانیکا حکم دیا تہا فرماتے ہین بسیارے از متکلمین و محدثین از ماموریون

صدیق انکار کردہ اند و شمانیینی باوجود صرف تمامی ہمت در رد مغنی جسنہ

روایتی سبب صرف دیا در ین باب نیاوردہ واہل حدیث نا نیمقولہ بزبان شیعہ اند

کہ صدیق بجیش اسامہ مامور نبود و اگر کسے گفتہ محتمل ست کہ از لباس ملبسین فریب

خوردہ و بخبث نیت شان پے نبردہ شاید کہ چون ابوبکر برائے اہتمام تجہیز لشکر

یا برائے ترخیص اسامہ ہمراہ او رفتہ باشد کہ عین جہاد فی سبیل اللہ و دلجوئی

و غمخواری بود مردم گمان بردہ روایت نمودہ باشند کہ او ہم زیر پا میر ست واللہ اعلم

بحقیقۃ الحال انتہے پس جب رواۃ اہلسنت ایسے نافہم تہے کہ اسمین تمیز

نہ کر سکے کون شخص حقیقۃً زوانگی لشکر کے ساتہ محکوم ہے اور کون شخص

صرف بغرض ترخیص آیا ہے جس سے رواۃ و علماے اہلسنت نے فریب کہایا

انہین ایسی رواۃ سے اس بارہ مین کیونکر تعجب ہو سکتا ہے کہ اس قصہ کو گہڑ لیا

ہو جنہون نے عایشہ بی بی کو سمجھا بوجھا کر ام کلثوم بنت ابوبکر کو عمر کے پاس

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب انتشار عایشہ دیکھا ہو تو عمر کو سمجھایا بوجھا یا ام کلثوم دختر ابو بکر کو انکے
پاس بھجوایا ہو اس سے یہی ہوتی ہے کہ ابو بکر کی زوجہ اسماء بنت عمیس بعد وفات
خلیفہ اول جناب امیر کی زوجیت مین آئین اور محمد بن ابی بکر حضرت کی ربیب
بنی اور حضرت ہی کے حفظ و حمایت مین پرورش پاتی تہی پس نہایت ہی
درجہ قرین قیاس ہے کہ محمد بن ابی بکر نے اپنی خواہر عایشہ کی اس انتشار
و تردد کو در بارہ استدعاے عمر و انکار ام کلثوم بنت ابو بکر دیکھکر خدمت
جناب امیر مین عرض کیا ہو یا خود عایشہ نے زبانی انکے کہلوایا ہو یا اپنے
سوتیلی مان اسما سے کہا ہو اونہوں نے جناب امیر سے باستدعاے عایشہ
عرض کیا ہو یا بلا استدعاے عایشہ بطور خود مستدعی ہوے ہوں کیونکہ
انہیں اسما سے اور عمر سے در بارہ حقیت ایشاں رسالت و فضیلت ہجرت
حبشہ نزاع بہی ہوی تہے جسپر آسمانی خلیفہ دوم کو کذب یا عمر کہا
اور بعد اسکے خود حضرت رسالت مآب سے اسمانی شکایت عمر کی فقال
رسول اللہ لیس باحق بی منکم ولہ ولاصحابہ ہجرۃ واحدۃ ولکم انتم اہل السفینۃ ہجرتان
کا ہے یعنی آنحضرت نے بجواب شکایت اسما فرمایا ہرگز عمر کو تم لوگوں سے
زیادہ مجپر حق نہین اور نہ تمسے زیادہ اوسے استحقاق ہے عمر اور اصحاب عمر
کو ایک ہجرت ہے اور تم لوگ اہل سفینہ کی دو ہجرتین ہین جیسا کہ صحیح مسلم مین ہے
اور ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری فرمایا لکنہ من یقول ذلک بعد
[illegible] ایسا دعوے کہ یہ لوگ ان سے زیادہ مستحق
[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنت ابو بکر کے باستدعا اسماء عون بن جعفر سے مقرر ہو تو ضرور ہے
کہ آسمانی اسکی کوشش کی ہوا اور حضرت امیرؑ نے ان وجوہات سے
خلیفہ دوم کی زیادہ تر قہمائش وغیرہ کی ہو اور سکونا واقفوں نے اولٹا سمجھا
اور سارا واقعہ انہیں دونوں حضرات کیطرف منسوب کر دیا جہاں سبب
اشتباہ یہہ بیان ہوا کہ ام کلثوم زوجہ سابقہ زید پسر پر جناب امام حسینؑ
نے نماز جنازہ پڑہی جیسا کہ شاہ صاحب نے اسکو متواتر کہا ہے حالانکہ عموماً نماز جنازہ
پڑہنے کا وظیفہ متعلق بسلطان و حکام ہے حتی کہ اہلسنت بیان کرتے ہیں کہ جناب امام حسنؑ
کے جنازہ کی نماز سعید بن عاص حاکم مدینہ نے پڑہی باینہمہ ممکن ہے کہ چونکہ یہاں چند
مسائل شرعی کی تعلیم تہی مثل سقوط میراث و تقدیم رجال بر نساء اسلئے ضرورت ہوئی
کہ جناب امام حسینؑ نماز جنازہ پڑہیں کیونکہ حضرت سے بڑہ کر اوس عہد میں کوئی عالم احکام و شرایع نہتا
اور بغیر امام کے یہہ عقدہ حل نہین ہو سکتا تہا اسی وجہ سے اسکی شہرت بہی زیادہ ہوئی اور فقہا
مجتہدین نے اپنی سندوں میں اسکو ذکر کرنا شروع کیا او بعد اسکے انہین قرائن لگا کر سمجھ لیا کہ
ام کلثوم وہی خواہر جناب امام حسینؑ اور زید وہی ام کلثوم کی بیٹی اصل امر بخوبی مطلع
نہوئی کہ یہہ ام کلثوم وہ نہیں ہیں بلکہ ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجہ سابقہ خلیفہ
دوم مادر زید بن عمر ہیں اور حضرت نے بلحاظ قرابت نماز نہیں پڑہی بلکہ دوسری ضرورت سے
جسکا بیان سابقا عرقوم ہوا اور فقہا و مجتہدین اہلسنت ناقلین اس قصہ
کے جو لوگ ہیں ویسے نا جیسے ابن جوزی اسنے تلبیس ابلیس میں فرمایا ہے
کہ قدیم فقہا صاحب علم قرآن و حدیث ہوتے تھے اور متاخرین کی
[illegible] لوگون سے علم [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

احوال فقہاء اہلسنت

کے آخر درجہ یہ نوبت آئی کہ استدلال و نکا اون آیات قرآنی سے ہوتا ہے
جسکے معنی بھی نہین جانتے اور اون حدیثون سے سند لاتے ہین جسکی
صحت اور موضوعیت بھی اونکو نہین معلوم اور شاہ ولی اللہ اپنے
رسالہ انصاف مین فرماتے ہین دوسرا طبقہ جو اہل فقہ و نظر کا ہے پس
اکثر اوسکے حدیث نہین جانتے مگر بہت ہی کم کہ اوسکی صحیح کو سقیم سے اور
جید کو ردی سے پہچان کر تمیز نہین کر سکتے بعد اوسکے فرماتے ہین اور وہی
اونکے زمانہ مین فقیہ مشہور اور اونکے شہر و ملک مین بڑا رئیس ہوا کرتا زیادہ ازین
حالت مین تھے کہ چپکے سے شیطان نے اونہین اپنی ایک حکمت عملی [illegible]
اور اوسنے ایک بڑا داؤ کھیلا اسطرح سے ابلیس نے اپنے خیالات کو اونپر
ٹھیک بٹھا دیا اور بہت لوگون نے اوسکی اطاعت و پیروی کی تا آخرہ ترجمہ
مولوی عبد اللہ اور مولوی بشیر سہسوانی فرماتے ہین اگر منقول سے ہے تو
نہین فقہا سے جو طبقہ سابعہ مین داخل ہین کہ غث و سمین مین تمیز نہین
کر سکتے جیسا کہ رسالہ سعی مشکور مولوی عبد الحی مین ہے اور مولوی بشیر
نے اس قول کا کوئی جواب نہین دیا پس جب فقہاء مجتہدین اہلسنت کے
[illegible] علم حدیث سے بے خبر صحیح و سقیم جید و ردی [illegible]
[illegible] مین تمیز نہین کر سکتے بلکہ شیطان کی اطاعت [illegible]
[illegible] سکتی ہے کہ اصل فقہاء حنفیہ مین تمیز کرتے
[illegible]

ص ٥٤ انصاف مترجمہ مولوی عبد اللہ چھپر دی مطبوعہ دبدبہ احمدی ص ٥٦

ص ٢٧ سعی مشکور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

تحقیقات کی ضرورت بھی نہ تھی کیونکہ غرض اونکی اصل مسئلہ سے تھی کہ جب
مرد و عورت کا جنازہ ساتھ آئی تو نماز کیونکر پڑھی جاوے اور میراث کیونکر تقسیم
ہوگی جب قول امام معصوم سے صورت مسئلہ معلوم ہو گئی تو اونکو اس تفتیش
کی ضرورت کیا تھی کہ کونسی ام کلثوم تھی کونسی بلکہ مخفی ہی رہنے کی زیادہ
ضرورت تھی تاکہ اپنے مقلدین کو بہکانے کا پورا موقع ملے کہ دیکھو جناب امام حسینؑ
کی خواہر حضرت ام کلثومؑ کا عقد خلیفہ دوم سے ہوا اونسے زید پیدا ہوئے
جب اونکا انتقال ہوا تو خود حضرت نے نماز جنازہ پڑھی پس اب مقلدین عوام الناس
کے بہکنے اور ان قرائن کے ساتھ اعتقاد کرنے اور ان فقہا کے بہکانے میں کیا
تامل رہا کہ بقول شاہ وسے ابلیس شیطان نے اپنی حکمت عملی و ذہین کمسٹری اور
بڑا داؤں کھیلا اور اپنی خیالات ٹھیک بٹھادی بہر کیف علاوہ اسکے اور بہت
سے اسباب اشتباہ ہیں جنکو ہمنے اصل کتاب میں لکھا ہے کہ جن لوگوں نے
بلا کسی عداوت و بغض و حسد اور بلا تہمت و وضع و افترا کے ان واقعات کو
نقل کیا اور روایتیں اسکی بیان کیں ان وجوہ اشتباہ کے سبب سے مشتبہ ہو کر
ان دونوں ام کلثوم کے مختلف واقعات کو تیسری ام کلثوم ہمنام کیطرف
منسوب کیا اور ان سب قصوں کو انہیں کا قصہ قرار دیا اور وضع و افترا کے
لئے تو اگرچہ اسکی ضرورت نہیں ہے کہ کچھ اصلیت بھی ہو مگر یہاں کچھ اصلیت
بھی ہوتی ہے جیسا ان پورا موقع ہاتھ آتا ہے اور تدلیس روات پوری کارگر ہوتی
[illegible] سے ہی وضعیات کی تمیز نہایت مشکل معلوم ہوتی ہے [illegible]
[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس یہ طبقہ اہل حدیث واثر کا انکی اکثر کوشش وہمت روایات وطرق کی جمع کرنے اور ان غریب شاذ حدیثون کے طلب کرنے مین صرف ہوتی ہین جنمین اکثر موضوع یا مقلوب ہین اسیطرح چنانچہ عنقریب معلوم ہوگا کہ کل روایات عقد ایسے ہی موضوعات اور مقلوبات سے ہین پس جب عموماً انکی یہ حالت تو جہان خصوصاً انکو ایسے موضوعات اور مکذوبات کی ضرورت ہے توانکی مکر و فریب سے نجات پانا اور اصلی و وضعی مین فرق کرنا کیسا اہم ہوگا الا علی من عطاہ اللہ القلب السلیم والفہم المستقیم ولنعم ما قیل ع ہان مگر لطف خدا پیش نہد گامی چند

امر چہارم دلایل اشتباہ واغلاط رواۃ یعنی وہ دلیلین جس سے معلوم ہوجاے کہ در صورتیکہ باوجود علامات وامارات وتعید وضع واقرار سے رواۃ موضوعیت ومجہولیت روایات کے قایل نہون او اقرار باشتباہ رواۃ بوجہ اشتراک نام ضرور ہے گو وہ دلایل احتمال وضع مین بھی بخوبی جاری ہوُن مگر یہان بربنا واشتباہ ہے یہہ دلایل پیش کرتا ہوُن **دلیل اول** صغر سنی ام کلثوم منکوحہ عمر ہے جبیر روایات اہلسنت کا اتفاق درخود اف لکھے علماے اسکے تسلیم اظہر مین الشمس ہے حتے کہ اسی صغر سنی سے یہ بات نکالی کہ بواسطہ صغر سن بحد شہوت نرسیدہ بود کہ حرام باشد اگر صغیر نبود دیدہ [illegible] تھی وستاولیس ابتک دیکھنا چاہیے کہ عند التحقیق از روے تواریخ صغر جناب ام کلثوم بنت [illegible] حسنین علیہ السلام وقت خطبہ عمر ثابت ہوتی [illegible] اسمین شک [illegible] اس امر کی خبر [illegible] خطبہ عمر کو [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

من مردپیر معمر مراز شصت سال بالا مشدہ ام جس سے معلوم ہوا کہ یہہ قصہ بعد
شصت سالگی عمر ہے اور از روے حساب سن شصت سالگی عمر سنہ ۱۰
ہجری مین ہوتی ہے اور بعض نے یہہ بھی بیان کیا ہے کہ سنہ ۱۷ ہجری مین
عقد ہوا جسکی تکذیب خود اوسیکے آخری جملہ سے ہوتی ہے کیونکہ وہ ہمبستری
کا بھی اوسی سنہ ۱۷ کے ماہ ذیقعدہ مین قایل ہے جسکا وقوع ایسے صغر سنی
کے ساتھہ محال ہے بہرکیف ان مختلف بیانون سے جو لازمہ دروغ گوی ہے عقد ہونا
دایر ہے درمیان سنہ ۱۷ اور سنہ ۲۰ ہجری کے اور ان دونون وقتونمین جناب ام کلثوم
بنت امیر المومنین علیہ السلام کا چار سالہ پنج سالہ ہونا باطل محض ہے کیونکہ اگر
سنہ ۱۷ ہجری والا قول مانا جاے تو اوسوقت حضرت ام کلثوم کا سن کم سے کم
بارہ برس ہوتا ہے اور اگر سنہ ۲۰ ہجری کا خیال ہو تو سن حضرت ام کلثوم کا
اوسوقت ۱۵ یا ۱۶ برس کا قرار پاتا ہے کیونکہ مصنفین کتب رجال نے باتفاق
لکھا ہے کہ ولادت حضرت زینب و ام کلثوم بعہد امامت عہد سرور انام جناب
[illegible] ہے جس میں کسیکو اختلاف نہین اور جبتک کسی نے سن نہین
[illegible] بجا پر اپنی [illegible] تاریخ ولادت حضرت ام کلثوم
سنہ [illegible] سنہ ہجری ہوتی ہے کیونکہ عقد جناب سیدہ [illegible]
[illegible] اختلاف الروایات [illegible]
[illegible] سنہ کو اور ولادت [illegible]

لہ زینب عمر الا ربع نفین من ذی الحجہ سنہ ثلاث وعشرین ولہ من العمر ثلث وستون سنۃ اسماء الرجال [illegible] پس جب سنہ ۲۳ مین ۶۳ برس کے عمر تھی تو سنہ ۱۷ یا ۲۰ مین ۵۷ یا ۶۰ برس تھی ۱۲ قال ابن الضیاء

لہ [illegible] و کان ولدہ [illegible] عشرہ من الحجہ و دخل بھا فی ذیقعدہ من السنہ [illegible] الاسعاف الراغبین [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

سنہ کو ہو گی کیونکہ بالاتفاق اسقاط محسن سلہ ہجری بعد وفات رسول
لکھا ہے پس اس حساب سے ولادت حضرت ام کلثوم سنہ ہجرے
قرار پائی ور اگر حولین کاملین مع ایام رضاعت کا حساب لیا جاوے
تو سنہ یا سنہ ہجری ہوگا کیونکہ بعد اسکے زمانہ ولادت رقیہ اور سقط
محسن کے لئے اقل زمانہ ۳ برس کا ضرور ہے جو سلہ ہجری میں پورا ہوتا ہے پس
از روئے حساب اول یعنے ولادت سنہ سن حضرت ام کلثوم کا سنہ
ہجری میں گیارہ برس ہوتا ہے اور سنہ ہجری میں ۱۴ برس اور از روئے حساب
ثانی یعنے ولادت سنہ ہجری جس سے کم نہیں ہو سکتا سنہ سے تا سنہ
نو برس کا سن ہوتا ہے اور تا بہ سنہ ہجری ۱۲ برس کی عمر قرار پاتی ہے پس
ثابت ہوا کہ حضرت ام کلثوم وقت خطبہ عمر چار یا پانچ برس کی ہتیں جو روایات
اہلسنت میں بالاتفاق و بالاختلاف مذکور ہے غلط ہوا پس جب صغر سنی
ثابت ہوئی تو کل روایات عقد غلط ٹھہری کیونکہ صغر سنی ہونا بالاتفاق
مذکور ہے پس جب روایت کا سرا غلط ہوا دم اوسکی کیونکر رہجاوے گی
علاوہ برآن جب صغر سنی نہ رہی تو بہیجنا بہی نامحرم کے پاس حرام ہوا
[illegible] کی نسبت جناب سیدہ سے [illegible]
[illegible] کیطرف کیجاوے یا بطلان روایات کا اقرار کیا جاوے
[illegible] نے بنا [illegible] روایات
[illegible]

۱۷ یعنے بعد حسنین علیہما السلام کے اور اولاد جناب سیدہ میں دو دو برس کا تفاوت رکھا جاوے
۱۸ قال الشافعی [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایضاً متعلق بصغر سنی ام کا بر محدثین اہلسنت و اعاظم علما نے انکی مثل محمد بن عبد بن احمد مقدسی و شمس الدین محمد بن محمد جزری وغیرہ کے بسلسلہ حضرت ام کلثوم کی جناب سیدہ سے احادیث روایت کرتے ہین جیسہ اکہ اسنی المطالب مین مذکور ہے اور روایت کرنے کے لئے اقل مراتب ان محدثین نے بالاتفاق یہہ قاعدہ مقرر کیاہی کہ وقت تحمل روایت راوی کا سن پانچ برس ہو ورنہ اوس سے روایت نہ لیجا نے گی کما ثبت فی اصو لہم پس لااقل وقت وفات جناب سیدہ ع اگر ۱۱ ہجری سے حضرت ام کلثوم ع پانچ برس کی ہوئین تو سنہ ۱۷ مین بارہ برس کے ہونگی ورنہ سنہ مین ۱۰ برس کی پس اس سے بھی دعوی اہلسنت بصغر سنی حضرت ام کلثوم کا اوسوقت مین چار پانچ برس کی نہین غلط ہوا اور موید اسکی وہ روایات بھی ہین جنمین گواہی دینا حضرت ام کلثوم کا بہ فدک پر وقت طلب شہادت ابوبکر مذکور ہے گو اون روایت کو یہہ لوگ مثل دعواے جناب سیدہ و شہادت جناب امیر ع قبول نہین کرتے مگر یہہ نہین لکہا کہ حضرت ام کلثوم ع اوسوقت قابل ادائے شہادت کہ اقل مراتب پانچ برس ہے نتہین از ینجاست کہ بروایت صواعق محرقہ جب جناب امیر ع نے حسنین علیہما السلام سے فرمایا کہ ام کلثوم کا عقد عثمان سے کردو تو حضرت نے عرض کیا انہا امراۃ یعنی یہہ عورت ہے مثل سایر زنان اپنے امور مین مختار ہین جس سے چاہے وعدہ وعدہ صغر

۱۰۴

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تحقیقات مولوی حیدر علی صاحب کا اطلاق عورت بالغہ پر ہوتا ہے نہ کمسن لڑکی
پر اور دوسرے خود مختار رہنا بھی حق بالغہ ہے نہ حق صبیہ صغیرہ اور نیز قول
سبط ابن جوزی سے بھی عدم صغر سنی ظاہر ہوتی ہے جو واسطے کمسن صبیہ
کو باتفاق تمامی مسلمانان حرام کہا کیونکہ حرمت اسکی متعلق [illegible] بالغہ [illegible]
پھر کیف دعوے صغر سنی بہر طور غلط ہوا پس اسکے ساتھ عمر کا خطبہ
کرنا جو اون روایات مین مذکور ہے وہ بھی غلط ہوا کیونکہ اس خطبہ کے
بعد صغر سنی کا بیان ہوا ہے پس اگر اہلسنت قبول کرلین کہ یہہ روایات یا
غلط ہین تو ہمکو زیادہ کد کی ضرورت نہین ہے بیان اس صغر سنی کا عذر بہ نسبت
ام کلثوم بنت ابوبکر مخطوبہ عمر یقیناً صحیح ہو سکتا ہے کیونکہ ولادت اوسکی
باتفاق محدثین سنہ ۱۳ ہجری مین بعد وفات ابوبکر ہے پس سنہ [illegible] مین اوسکی عمر
پانچ برس کی تھی تو اوسکو چار یا پانچ کہنا از روے واقعات نہایت درست
ہوسکتا ہے پس بالیقین معلوم ہوا کہ یہہ سارا قصہ خطبہ و انکار و اصرار کا
ام کلثوم سے متعلق ہے جسکو رواۃ نے بوجہ اشتراک نام بلا اشتباہ یا با
دوسرے ام کلثوم کیطرف منسوب کیا کیونکہ صغر سنی متفق اہلسنت سوا
اسکے دوسرے مین نہین پائے جا سکتے پس اس عذر صغر سنی نے احتمال اشتباہ
رواۃ کو بدرجہ یقین کامل پہونچا دیا اور جب ام کلثوم بنت ابوبکر کہلاے
[illegible] صرف اسوجہ سے کہ اوسنے بلا واسطہ رسولخدا سے حدیث کو
[illegible] صحابہ [illegible] مین داخل کیا [illegible] اشتراک نام [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو ایسے نادانوں سے کیا تعجب ہے تنبیہ غالباً واضعین روایات عقد نے
اس خیال سے کہ اس خواستگاری ام کلثوم دختر ابوبکر مین جو بوقت خطبہ چہار
یا پانچ سالہ تھے خرافت صریحی خلیفہ دوم لازم آتی ہے کہ اس بڑہاپے مین
ایسی کمسن لڑکی سے عقد کرنا چاہا اور بوجہ انکار ام کلثوم بنت ابوبکر انتہائے
عالی نسبی خلیفہ دوم اور عدم قابلیت ونکی ظاہر ہوتی ہے لہذا ان دونکا
یون دفعیہ کیا کہ اس قصہ کو جناب ام کلثوم کیطرف منسوب کر دیا تاکہ منقصت
خرافت و رکاکت و دناءت نسب محمدت استحصال شرافت وحق شناسی سے
وخوف وخشیت سے مبتدل ہو جائے جیسا کہ اور سلاطین خلفا کی خرافت
وحماقتونکی اصلاح وزرا وارا کین سلطنت نے یون ہی کی ہے جسکا نمونہ
سر مغزان ابن خلدون مین دربارہ عباسہ وہارون بلکہ بوران و مامون مذکور
ہوا اور جب صحیح بخاری و صحیح مسلم سے انہین خیالات کی بدولت الفاظ
کاذباً غادراً خائناً آثماً وغیرہ کو نکال ڈالا ہے تو روایات غیر صحیحہ مین ام کلثوم
بنت ابوبکر کی جگہ ام کلثوم بنت علی بنا دینا اور رکھنا یا لکھنا کون ایسا مشکل
کام ہے از عجائبات کمتر موقع سے اوس حدیث نبوی کو بھی اس قصہ
مین جوڑا ہے جسمین کسیکو غور و تامل کا موقع ملے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

دلیل سوم یہ کہ روایات اہلسنت مین بیان ہوا ہے کہ عمر نے ام کلثوم [illegible]
[illegible] بنا بر عادات اہلسنت غلط ہے کیونکہ [illegible]
شاہ ولی اللہ [illegible] دوم [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوتا ہے اگرچہ ایک عورت نے روبرو سے خلیفہ تبلادت آیہ قرآنی اوس حکم پر اعتراض بھی کیا مگر خلیفہ نے اپنا مذہب نہ بدلا اور وہی حکم نزد اہلسنت حق بنا رہا سکوت خلیفہ صرف بغرض تادب باکتاب اللہ تھا نہ ازراہ عجز اور ناحق ہونے اس حکم کے جیسا کہ شاہ صاحب نے تحفہ مین تصریح کی اور فرماتے ہین کہ احادیث صحیحہ مین بھی وارد ہے زیادتی مہر سے چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ کمی کرو مہر مین اور بہترین عورت وہی ہے جسکا مہر کم ہوا اور خیر اور برکت زیادہ اوسمین ہے کہ جسکا مہر کم ہو شاہ صاحب اسکے بعد کہتے ہین کہ آیہ قرآنی سے اگر ثابت بھی ہوتا ہے تو جواز وہی کراہت کے ساتھہ پس جب نصوص نبوی ممانعت زیادتی مہر مین موجود اور خلیفہ کا مذہب بھی وہی ہے کہ زیادتی نہو حتے کہ بمشکل تمام دو ہزار تک کی رخصت دی جیسا کہ ازالۃ الخفا مین ہے الا عمر رخص ان یصدقہا الرجل بالعین جس سے اسقدار کی رخصت بھی بکراہت تمام معلوم ہوتی ہے تو کیونکر ممکن ہے کہ خلیفہ اسقدر مہر قرار دین اور جناب امیر اوسکو منظور کرین جو تمام ازواج و بنات نبی کے خلاف اور رسم و خاندانی ہو آیات و احادیث رسول ربانی کے مخالف ہو علاوہ برین خلیفہ کی ناداری کی یہہ صورت تھی کہ آخر مرتے وقت بیت المال کے قرضدار تشریف فرما ہوے جسکو حوائج مسلمین [illegible]

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہر قرار دین اس سے بھی معلوم ہوا کہ رواۃ نے بالاشتباہ بوجہ اشتراک نام ایسا بیان کیا کیونکہ یہہ مہر ادس ام کلثوم کا تھا جو ایام جاہلیت سے انکی زوجیت مین تہین کیونکہ ایام جاہلیت مین بہت بہت سا مال مہر مین دیا جاتا تھا یا ان ام کلثوم کا مہر ہو جنسے بمقام حدیبیہ اسلام مین عقد کیا تھا کیونکہ اونکو دونون کاروبار خلافت سے تو کچھہ تعلق تھا ہی نہین بلکہ صفق بالاسواق اور تحصیل مال ہی سے مشغولیت تہی اور دوسونک خاوقت لگا اس مسئلہ مین اجتہاد کی انکی نوبت نہی آئی ہوگی پس جہان رواۃ نے باشتراک نام اسکو بیان کیا کہ حضرت ام کلثوم سے عقد ہوا تو ان سابق کے دونون ام کلثوم سے کسیکا مہر بہی انکی طرف منسوب کر دیا دلیل چہارم یہہ کہ روایات اہلسنت مین یہہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بعد فوت خلیفۂ دوم عقد حضرت ام کلثوم کا بجبر جناب امیر علیہ السلام عون بن جعفر کے ساتھہ ہوا اور خود حضرت نے یہہ عقد کیا اگرچہ بعض علما اسکے قائل ہین کہ بعد عمر پہلے محمد بن جعفر سے عقد ہوا تب عون بن جعفر سے مگر سب اسپر اتفاق ہے کہ بعد عمر عون بن جعفر سے عقد ہوا خواہ مقدم بر عقد محمد یا موخر ازان اب اس امر کو دیکھنا چاہیے کہ واقعات تاریخی سے کسقدر یہہ صحیح ہے کیونکہ علامہ ابن عبد البر مکی اور علامہ ابن حجر عسقلانی وغیرہ علما ے فن رجال جنہون نے [illegible] [illegible] لکہے وہ لوگ بالاتفاق ناقل ہین کہ حضرت [illegible]

ازالۃ الخفا [illegible]
[illegible] اسد الغابہ
اصابہ [illegible]
[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

عہد خلافت عمر مین اور اونکی کوئی اولاد نہین ہوئی استھے پس برای خدا
غور فرمایئے کہ جب عون بن جعفر جنگ تستر مین بعہد خلیفہ دوم شہید ہوچکے تھے
تو پھر بعد عمر اونکا عقد حضرت ام کلثوم کے ساتھ کیونکر ہوا پس جیسے صدر
روایت غلط ہوا ویسا ہی آخر روایت بھی غلط ہوا ہاں یہان سے اوس
احتمال کی البتہ بخوبی تائید ہوتی ہے کہ یہہ قصہ خطبہ و اصرار و انکار تمام تر
ام کلثوم دختر ابوبکر سے متعلق ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ام کلثوم دختر ابوبکر
کے نسبت اُنھین عون بن جعفر سے مقرر تھی ہوا سلئے کہ اسما بنت عمیس
بعد شہادت حضرت جعفر طیار زوجیت ابوبکر مین آئی تھین پس اونھون نے
یہ نسبت اپنے تیسرے فرزند کی اس دختر ابوبکر سے مقرر کی ہو کیونکہ دو فرزند
انکے عبد اللہ و محمد تو حضرت زینب و ام کلثوم سے منسوب ہی تھے
خالی تھی فقط تو عون بن جعفر اونکی نسبت اس ام کلثوم دختر ابوبکر سے
مقرر کی ہو پس اس صورت مین دوسرا عذر جو روایات اہلسنت مین جناب امیر
کیطرف منسوب ہے وہ بھی صحیح ہوگا کہ جب عذر صغر سنی ام کلثوم دختر ابوبکر
بسبب فرمائش عائشہ حضرت نے بیان کیا ہو اوسکے ساتھ یہ عذر بھی
[illegible] ہو کہ خلیفہ اوس حکم [illegible] کیا ذکر سکے [illegible] کہ جب [illegible] طرف سے
نسبت لگادی ہو جاے تو دوسرا خطبہ نکرے اور اس صورت مین شرکت
[illegible] بی بی عائشہ مین [illegible] خلیفہ دوم کے
[illegible]

ذکر عون بن جعفر ایضاً
فی عہد رسول اللہ
اسد الغابہ ایضاً اسما فی [illegible] شہید
ایضاً [illegible] ولا غضب
ذخائر العقبیٰ ص ۲۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

خود عون کے خیال سے زیادہ کوشش کرنیکی حاجت تھی پھر کیف اس
روسے بھی اشتباہ روات کا قایل ہونا ضروری ہوا ورنہ اسکا اثبات کرین
کہ جو شخص عہد عمر مین مر چکا وہ بعد خلیفۂ ثانی زندہ ہوا اور اوسنے نکاح کیا
دلیل پنجم یہ امر بھی اون روایات متذکرہ بالامین بالاتفاق بیان ہوا ہے
کہ بعد وفات عون و محمد فرزندان جعفر کی بعد دیگرے عقد حضرت ام کلثوم
کا ساتھ عبداللہ بن جعفر کے ہوا بلکہ خود جناب امیر ع نے یہہ عقد کر دیا اور زمانہ
معاویہ مین حضرت ام کلثوم اور اونکے فرضی فرزند زید نے ساتھ ہی وفات
کیا اب کہ لکھنا چاہئے کہ یہ امر صحیح ہو سکتا ہے یا نہین کیونکہ حضرت عبداللہ
بن جعفر شوہر تھے حضرت زینب خواہر حضرت ام کلثوم کی اور حضرت زینب
علیہا السلام بھی مثل حضرت ام کلثوم بالاتفاق تا بہ معرکہ کربلا بلکہ بعد اوسکے
زندہ رہین اور کسی نے یہ نہین بیان کیا کہ معاذ اللہ حضرت عبداللہ نے
جناب زینب کو کبھی طلاق دیا ہو پس بدون وفات حضرت زینب ع کیونکر ممکن
ہے کہ حضرت عبداللہ جناب ام کلثوم سے عقد کرکے جمع بین الاختین کے
مرتکب ہون اور خود جناب امیر ع ایسا نکاح کر جاتین تو اب ضرور ہوا کہ یا حیات
حضرت ام کلثوم ع سے تا بعد وفات حضرت زینب قایل ہون جو بعد معرکہ
کربلا ہے یا قایل بعدم وقوع نکاح ہون صورت اول مین مع قطع نظر
غلط ہوتے ہین تعیین وفات حضرت ام کلثوم بنیہ فرضی کے ساتھ
مین مذکور ہے [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعد اونکے محمد بن جعفر کے ساتھہ بعد اونکے عبداللہ بن جعفر کے ساتھہ
مذکور ہے پس اس سے بھی مطلوب اہلحق حاصل ہے واغ رہ ہر طرف کہ شود
کشتہ سود استسلا ہے مگر چونکہ روایات واہیہ دونون صورتون کی اہلسنت
کے یہان اس کثرت سے ہین کہ انکار کلی اونکا نہین کر سکتے نہ خود میرے
ابھی فرمائش ہے لہذا ضرور ہے کہ بنا بر ذات محققین محدثین اہلسنت اوس
قاعدہ پر عمل کرین جو محدثین مین بکثرت جاری ہے جسکا ارتکاب ادنے ادنے
امرون کے لیے کرتے ہین یعنے یہہ کہ قایل ہُون بوہم واشتباہ
رواۃ کہ راوی لوگ بوجہ اشتراک اسمی مبتلاے مرض اشتباہ
ہُوے اور وہم وخطا مین گرفتار ہوکر ایک ہمنام کا واقعہ
دوسرے ہمنام کی طرف منسوب کر دیا کیونکہ ممکن ہے اوسے
ام کلثوم بنت ابوبکر کا یہہ واقعہ ہے جسکا خطبہ خلیفہ دوم نے
کیا اور اوسکے انکار سے بی بی عایشہ مضطر ہوئین جناب امیر
علیہ السلام نے بوجوہات مصرحہ بالا حمایت عایشہ کے ہوا ور
بعد رفع فتنہ وفساد اوس ام کلثوم کا عقد عون بن جعفر سے
اور بعد شہادت اونکے محمد بن عبداللہ بن جعفر سے ہوا ہو
کہ راویون نے باشتباہ واشتراک اسمی جناب ام کلثوم
کی طرف منسوب کیا اور یہ نہ سمجھے کہ باوصف زوجیت عمر کے
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھائی زید کے انکو مسمے کیا یہ زید بن عمر ایک خانہ جنگی مین کسیکی ہاتھ سے
زخمی ہو کر مری اور ماں اونکے ام کلثوم جو پہلے سے بیمار تہین اونہون نے
بھی اوسی روز انتقال کیا دونون کا جنازہ ساتھ آیا جناب امام حسین ع اور
عبداللہ بن عمر نے نماز جنازہ پڑہ کر دفن کر دیا مولوی حیدر علی صاحب نے بھی اس پر
دعوے تواتر کیا ہے اور اسکی بھی تخصیص کی کہ خاص عہد معاویہ مین یہ
امر واقع ہوا پس اب دیکھنا چاہئے کہ از روے واقعات تاریخی کہانتک
اسکی تصدیق ہو سکتی ہے کیونکہ اولاد انکے یہان ہمین اختلاف سے ہے کہوا صلت اللہ
بھی ہوے یا نہ مگر ہم اوس سے بحث نہین کرتے پہلے زید سے بحث کرتے ہین
کہ اونکو شیخ عبدالحق وغیرہ زید اکبر کہتے ہین اور عبداللہ اور عبدالرحمن بن
عمر کے بعد ذکر اولاد عمر مین زید اولاد پر انکو مقدم کیا ہے شاہ صاحب کے کلام سے
بھی معلوم ہوتا کہ قبل انکے کوئی دوسرا انکا عمر کا مسمے زید نہ تہا کیونکہ اپنے
بھائی کا نام رکھا اگر کوئی دوسرا زید عمر کا بیٹا ہوتا تو اس نام رکھنے کی ضرورت
کیا تھی اور چونکہ یہ عقد آخری وقت مین ہوا پس معلوم ہوا کہ یہی ایک زید
عمر کا بیٹا تھا حالانکہ تصریح صاحب کامل و دار قطنے بنقل شاہ عبدالحق
ثابت ہے کہ زید بن عمر ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجہ سابقہ سے
تہا جو ایام جاہلیت مین عمر کی زوجہ تھی گو اسمین اختلاف ہے
... عبداللہ بن عمر ... حقیقی زید یعنی لبطن ام کلثوم مذکورہ سے تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اکبر فرضی سے تو وہ روایت غلط ہوتی ہے جسمین طلاق ام کلثوم خزاعیہ بعد
نزول آیہ لا تمسکوا درج ہے کیونکہ جب وہ زوجیت ہی مین نرہی تو زید اصغر
اوس سے پیدا کیونکر ہوا حالانکہ ولادت زید ام کلثوم خزاعیہ سے یقینی ہے
اور اگر یہ احتمال پیدا کرین کہ زید بن ام کلثوم خزاعیہ بڑا تھا اس زید فرضی سے
جسے بطن جناب ام کلثوم سے قرار دیتے ہین تو پھر یہ زید اکبر کیونکر ہوسکتے
علاوہ برآن جب دو زید بن عمر ہوے دو ام کلثوم سے تو حالات انکے
بھی الگ الگ ہونے چاہیے کہ یہ زید اور ام کلثوم فلان وقت مرے
دوسرے زید و ام کلثوم کی یون وفات ہوی جیسا کہ کل ولادتے کہ
دختران خلیفہ دوم کا حال علیحدہ علیحدہ باجمال و تفصیل عقد وغیرہ مرقوم ہے
بخلاف ان دونون زید اور دونون ام کلثوم کے کہین بجز ایک واقعہ وفات
ایک زید اور ایک ام کلثوم کی دوسرے ام کلثوم و زید ان بیٹے کا کوئی
حال بلا وصف تفحص و تلاش نہین ملتا جس سے بہدایت عقل سلیم معلوم ہوا
کہ دراصل ایک ہی زید بن عمر تھا جو بطن ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجہ سابقہ
عمر سے پیدا ہوا نہ دوسرا نہ تیسرا جہان راویون نے بوجہ اشتراک نام
ام کلثوم بلکہ تین ام کلثوم کے مختلف قصونکو چہانٹنے سے نام کیوقت
منسوب کیا وہان اصلی زید کی نسبت بھی ادہر ادہر لگا دی اور اسکے ساتھ
[illegible] ام کلثوم کے حالات بھی [illegible] فرضی زید [illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

کیونکہ سنہ عقد جیسا کہ سابقاً مرقوم ہوا ۱۷ ہے درمیان سنہ ۱۷ اور سنہ [illegible] کے

اور سن حضرت ام کلثوم کا وقت عقد چار یا پانچ برس بیان ہوتا ہے اور وفات

خلیفہ دوم سنہ ۲۳ ہجری ہے بسن و شصت و سہ سالگی پس اگر سنہ ۱۷ میں چار پانچ سالہ تھیں

تو سنہ ۲۳ میں کہ سنہ وفات خلیفہ ہے دس برس کی ہونگی در دس برس کی لڑکی

کے لڑکا ہونا خالی از استبعاد نہیں خصوصاً در صورتیکہ دو تین برس قبل

از وفات خلیفہ کے قوت باہ کو زوال کلی ہوگیا ہو چنانچہ عقد عاصم بن عمر

والی روایت سے ظاہر ہے کہ خلیفہ صاحب نے فرمایا دلو کان فی بکم حرکۃ الی النساء ص ۱۹۶ ازالۃ الخفا مقصد ۲

لم یسبقہ احد الیہا یعنے اپنی اولاد کو جمع کرکے کہا اگر تمہارے باپ میں

رہتی حرکت نسوانی باقی ہوتی تو اس بارے میں کوئی اوس پر سبقت نہ لیجاتا

جس سے فقدان باہ اس زمانہ میں یقیناً ثابت ہوا چہ جائیکہ از روے

فطرت بھی یہ قوت کم تھی اور دوسری قوت کو غلبہ تھا چنانچہ اون روایات

سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے جنمین خلیفہ نے کہا ہم تصنع و تکلف عورتوں سے

تعلق کرتے ہیں اور جسقدر عورتوں سے خطبہ کرنا گران ہوتا ہے دوسرا

کوئی امر نہیں گران ہوتا بلکہ خود ان روایات موضوعہ عقد سے ظاہر ہے

کہ خلیفہ نے کہا کہ ہمکو اب باہ نہیں ہے نسوان کی حاجت باقی نہیں ہے

[illegible] سے باین پیری [illegible] شیخ المشائخ لڑکا ہونا [illegible]

[illegible] اگر [illegible] تو ایک [illegible]

[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

چہ جائے تحمل حمل و نہ سالگی پوری ہوتے ہی سنہ ۲۳ مین اب ایک سال
کل خلیفہ کی حیات کا زمانہ باقی ہے اسمین دو ولادتین کیونکر ممکن ہے
اور اگر سنہ ۱۷ مین عقد مانا جائے تو جو لڑکی وسوقت چار سالہ تہی سنہ ۲۳ ہجری مین
کہ سن وفات ہے ہفت سالہ یا ہشت سالہ ہوگی اس سن کی لڑکی نہ بالغ ہوتی ہے
نہ حاملہ ہو سکتی ہے یقینا محال ہے پس تولد زید اس ام کلثوم جسکو وقت
عقد سنہ ۱۷ یا ۱۸ مین چار سالہ بیان کرتی ہین یقیناً محال ہے چہ جائیکہ ایک اور
لڑکی بعد اوسکے پیدا ہو چہ جائیکہ وہ زید اکبر ہوگا اصغر کا ہونا بہی محال ہے
حالانکہ اصغر اولاد عمر اس زید کو کہتے ہین نہ رقیہ کو بلکہ زینب کو اصغر اولاد عمر
بیان کرتے ہین جو بطن ام کلثوم سے پیدا ہوئے بہرکیف یقیناً معلوم ہوا
کہ زید مذکور اصلی زوجہ ام کلثوم بنت جرول خزاعیہ سے تہا جسکو قصہ موضوعہ
عقد کے ساتھ حضرت ام کلثوم علیہا السلام کیطرف منسوب کردیا دوسرے
وفات زید وام کلثوم مادرش بوقت واحد عہد معاویہ مین اور بہی اسکی تائید
ہوتی کہ یہ وہی اصلی ام کلثوم ہے جو ایام جاہلیت سے خلیفہ دوم کی زوجہ
تہی جسکے بطن سے زید بن عمر متولد ہوئے کیونکہ جناب ام کلثوم بنت جناب
امیر ہو باتفاق روایات فریقین شریک معرکہ کربلا تہین جیسا کہ مقتل ابو مخنف اور
مقتل ابو اسحق اسفرائینی اور روضۃ الشہداء [illegible]
[illegible] تفصیل تمام [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ام کلثوم اور کہا واے ہو تجھپر اے یزید الخ اور روضۃ الشہداء مین ہے زینب
را چشم بر حسین افتاد فریاد بر داشت کہ یا جداہ و امحمداہ پس روے بہ یزید کرد
کہ ہیچ میدانی کہ چہ میکنی زنان خود را در پس پردہ نشاندہ و دختران محمد رسول اللہ
را در پیش چشم خلق داشتہ ندانم کہ در وقت باز خواست از عہدۂ این عمل چگونہ
براے یزید بر خود بلرزید و پرسید کہ این چہ کسست گفتند کہ خواہر حسینؑ است
دختر فاطمہؑ ناگاہ ام کلثوم برپاے خواست و گفت اجازت دہ تا سر برادر
برادرم و یادگار بار پسین او بہ بینم و دستوری یافت در جست و سر حسینؑ برگرفت
و لب خود بر لب او نہادہ بیہوش شد پس سر بر آورد و گفت اے یزید امید ام
کہ درین دنیا راحت نہ بینی چنانچہ مارا در رنج افگندی یزید گفت این زن ہا درین
ایام خواہر حسین ہم ست گفت آرے این ام کلثوم ست گفت اے ام کلثوم
چون دیدی کہ خداے تعالی ظن شمارا دروغ کرد و آنچہ بر ما فکر کردہ بود دید
بر شما واقع شد ام کلثوم فرمود کہ خداے تعالی منافقان را دروغ گوے
خواندہ ان المنافقین لکاذبون الخ اور روضۃ الاحباب میں ہے
جسکو شاہ عبد العزیز صاحب بتحریر سیر فرماتے ہیں ام کلثوم و حضرت زینب [illegible]
امام حسین ہمراہ ایشان بر و نذر زینب را کہ چشم بر حسین [illegible] الی ان قال ناگاہ ام کلثوم
برپاے خواست گفت اجازت دہ [illegible] یزید گفت [illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سختی داد بدشمنان و سختی داد حضرت ام کلثوم جواب داد الحمد لله الذی اکرمنا بمحمد
وطهرنا تطهیرا شکر خدا را که گرامی کرد ما را بمحمد و پاک کرد ما را پاک کردنی باز ابن زیاد گفت
کیف رایتم قدرة الله چگونه دیدید قدرت خدا را ام کلثوم در جواب فرمودند
جمع الله بیننا و بینکم الخ بعد اسکے لکھتے ہین کوفیان حال خرابی دودمان نبوت ص ۹۱
دیدند و گریستند ام کلثوم گفت که اے مردم کوفه حالا برائے چه گریه می کنید
بعد اسکے لکھتے ہین یزید جوابے بجز سکوت ندید متوجه بطرف زنان و یتیمان ص ۹۴
اہلبیت شده زینب و کلثوم و علی بن حسین را نزدیک تر طلبید چشم حضرت زینب
چون بر سر مبارک شاه شہیدان افتاد گفت واجداه و امحمداه بعد از ان خطاب
به یزید کرد و گفت هیچ نمیدانی که زنان خود را در سراپرده عزت و حجاب نشاندی و
دختران رسول خدا را این بے پردگی بر شتران سوار کردی و در مجمع مردمان
پیش خود طلبیدی فردائے قیامت از عهده عمل خود چه جواب خواهی داد و یزید پلید
گفت این کدام زن ست گفتند زینب خواهر حسین ع و دختر فاطمه زهرا ست پس از ان کلثوم
برخواست و بر سر حسین ع افتاد لب و دندان خود را بر آن لب و دهان خندان مالید
بیہوش شد بر زمین غلطید چون بہوش آمد دعائے بد در حق یزید کرد گفت
[illegible] ... جمع بیننا ... چنانکه ما را ... [illegible]
[illegible] ... کلثوم ... [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

جسکا درجہ تواتر سے بھی بڑھا ہی کہ فریقین مین باتفاق یہ امر مسلم ہے اور چونکہ رشید التکلمین شبلی الرحمان ان
روایات شیعہ کو جو علامات جعل و وضع سے خالی ہو بالراس العین قبول فرماتی ہین تو اس باب خاص مین
روایات شیعہ بھی جو یقیناً علامات جعل و وضع سے مبرا ہین مقبول ہونگی بوجہ غایت اشتہار ہم نقل
نہین کرتے کہ ہر کہ ومہ اس سے واقف ہے اور اخبار اور اقوال انحضرات کے
علیحدہ علیحدہ کتب سیر و تواریخ و لغت وغیرہ مین بھی قوم مین ہین چنانچہ کتاب نہایہ ابن
اثیر مین ہے جو کتب مشتہرہ معتبرہ اہلسنت سے ہے بذیل لغت فرث فی حدیث
ام کلثوم بنت علی قالت لاہل الکوفۃ اتدرون ای کبد فریتم لرسول اللہ صلعم الفرث تفتت
بالغمو والاذی فیہ یعنی حضرت ام کلثوم نے اہل کوفہ سے فرمایا جانتے ہو کس جگر کو رسولخدا
کے غم والم سے پارہ پارہ کیا پس جب باتفاق فریقین جناب ام کلثوم شریک
معرکہ کربلا ہوئین تو انکا انتقال تنہا خواہ عہد یزید ایام خلافت معاویہ
مین یقیناً غلط ہوا اور اسیطرح وفات اونکی صغر سنی مین جیسا کہ ہدایۃ
السعداء مین غلط ہوا الغرض تصحیح روایات متناقضہ و تطبیق وقایع متخالفہ
بنابر داب محققین محدثین ضرور ہوا کہ قابل [illegible]
احادیث صحاح وغیرہ مین بھی بکثرت جمع و توفیق کیجاتی ہے پس معلوم
ہوا کہ ایک ہمنام کا واقعہ دوسرے ہمنام کیطرف منسوب کیا کیونکہ یہان [illegible]
[illegible] اصلی ام کلثوم زوجہ سابقہ خلیفہ دوم [illegible] اصلی [illegible]
[illegible] مان بیٹی ساتھ مرے اور جناب ام کلثوم [illegible]
[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا عقد کرنا حضرت ام کلثوم سے بعد محمد روایات اہلسنت مین بالاتفاق
مذکور ہے گو اسمین اختلاف ہے کہ وفات عبداللہ قبل ہے یا وفات
حضرت ام کلثوم مگر عقد عبداللہ بن جعفر مسلم ہے تو اب یہ بیان کہ بعد
معاویہ وفات کیا غلط ہوا کیونکہ باوجود موجودگی حضرت زینب عقد
عبداللہ محال ہے اور حیات جناب زینبؑ ام کلثوم تا معرکہ کربلا کہ
سنہ ۶۱ ہجری ہے مسلم تو لابد وقوع عقد بعد وفات حضرت زینبؑ
ہوگا اس سے بھی بیان وفات بعد معاویہ مع زید غلط ہوا چنانچہ تائید
اس امر کی اس روایت اصابہ سے بھی ہوتی ہے فتزوجہا اخوہ
عبداللہ بن جعفر فماتت عندہ یعنی عبداللہ بن جعفر نے حضرت ام کلثوم
سے عقد کیا اور اوس سیدہ نے اونہین کے یہان انتقال کیا کیونکہ
اس روایت مین کوئی ذکر زید وغیرہ کی وفات کا نہین ہے پس صورت
بعد وعوے غلط ہوا خصوصًا درصورتیکہ وفات عبداللہ مقدم ہو بر وفات
حضرت ام کلثوم پس اس صورت مین اور بھی یہ بیان کہ ماں بیٹے نے
ساتھ بعد معاویہ وفات کیا غلط ہوتا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ نے
سنہ بعد خلافت عبدالملک مین انتقال کیا پس اس صورت [illegible]
تھے روایات سے کہ یہ مختلف روایات کا قابل ہونا ضروری ہوگا
[illegible]

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بعد وفات حضرت زینب ممکن ہے اور تقدم وفات عبداللہ یا حضرت
ام کلثوم بھی ممکن ہے جسکو ہم بعد اسکے لکھینگے **تنبیہ** واضح
رہے کہ ہرچند یہ ادلہ مذکورہ سے ابطال واقعہ کاذبہ کے لئے کافی اور
احتمال اشتباہ رواۃ اہلسنت کے لئے حجت شافی ہین کہ اگر مدۃ العمر دلائل سوچے
اپنی کرین تو ان دلایل کو اوٹھا نہین سکتے مگر چونکہ غرض راقم تحقیق اصل
واقعہ ہے مجادلہ ومکابرہ با اہلسنت اسیوجہ سے بطور مصالحہ ومساہلہ
گفتگو کی اور دلایل بہ اشتباہ رواۃ ہوئی جسکو ہزارون جگہ علمائے
اہلسنت اپنی روایات صحیحہ مین صرف کرتے ہین ہم لہذا قراین اور دلایل و
اسباب اشتباہ پیش کئے اب اسکی حاجت نہ رہی کہ ہم اور دلیلین اسپر
قائم کرین مگر چونکہ تحقیق کے لئے ہر پہلو وجوانب پر غور کرنا لازم ہے
لہذا کچھہ معاضدات خارجیہ اور کچھہ موئیدات داخلیہ اور ذکر کرتے ہین تاکہ
تحقیق کے لیے کوئی حاجت منتظرہ باقی نہ رہے اور محققان و انصاف پسند
منصفان [illegible] کی تحقیق [illegible]
اول قصہ مغیرہ بن شعبہ ہے جس سے کا یہ واقعہ نکاح حلف بیان
کیا جاتا ہے اور یہی سکا کا یہ واقعہ صحیح ہے کہ مغیرہ بن شعبہ صحابی سے [illegible]
[illegible] جماعت اور احباب خاص خلیفہ [illegible]
[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جسطرح سلامی سر سہ دانی مین جاتی ہے اوسطرح نہین دیکھا جس نے
خلاف حکم وراے جناب امیرؑ کیونکہ حضرت کو اسکے رجم کرنے پر ایسا
حتم تھا کہ ہمیشہ بعد اسکے فرماتے رہے اگر میرا دست رس ہوتا تو مغیرہ پر
حد جاری کرتا مغیرہ کو خلیفہ دوم نے حد زنا سے رہائی دی اور صحاب
ثلثہ پر تہمت لگانے کی حد جاری ہوئی جب موسم حج مین خلیفہ دوم نے
ام جمیل مذکور کو دیکھا تو مغیرہ سے پوچھا اس عورت کو پہچانتا ہے مغیرہ نے
(بر بنیاد اوس عداوت کے جو جناب امیرؑ سے اوسکو مثل دیگر صحابہ حاصل
تھے ونیز اسوجہ سے کہ حضرت کو اسکے حد جاری ہونے پر اصرار تھا)
کہا ہان معاذ اللہ یہ ام کلثوم بنت علیؑ ہے عمر نے کہا تو ہنسی تجاہل
شانہ کرتا ہے مجھے ہرگز گمان نہین ہے کہ ابو بکرہ مولے رسول نے
تجھپر جھوٹی گواہی دی ہو اس حد نہ جاری کرنے پر مجھے واللہ ہر وقت
گمان ہوتا ہے کہ کہین آسمان سے مجھپر سنگ باران نہو استیعاب تاریخ
طبری اس روایت کے شرح پر ہرگز کوئی مسلمان قادر نہین کہ مغیرہ نے
کس بے ادبی کا کلمہ استعمال کیا اور خلیفہ نے تنبیہ و تادیب اوس ملعون
کی نہ کی سبحان اللہ [illegible] مقام پر [illegible]
[illegible]
[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

الغدام محبت وولاے صحابہ وخلیفہ دوم باجناب امیرؑ واہلبیت طاہرین
ظاہر ہوتا ہے اوسیطرح الغدام وقوع عقد مذکور بہی ظاہر ہوتا ہے
اور وضعیت روایات بہی ہویدا ہے کیونکہ پہلا جملہ صغر سنی تو اس تمثیل سے
بالبدیہہ باطل ہوا اسلئے کہ ممکن نہین کہ کوئی احمق بہی ایسی تمثیل مہمل صریح
البطلان بیان کرے کہ تین چالیس برس کی عورت کو تین چار برس کے
لڑکی قرار دی خصوصاً مغیرہ ایسا عاقل جسکو اہلسنت نے عقلای عرب سے
منتخب کیا ہے بہرکیف اسکے ساتھہ دوسرا جملہ یعنی وقوع عقد بہی باطل ہوا
کیونکہ اگر عقد ہوا ہوتا تو کیونکر ممکن تہا کہ مغیرہ ایسا کلمہ خلیفہ کے روبرو نکالتا
اور خلیفہ کو اپنی ناموس کا ننگ وعار بہی ہوتا جس سے بالیقین معلوم ہوا کہ
یہہ واقعہ عقد محض غلط اور سراسر تہمت اور افترا ہے پس تصحیح روایات کے لئے
اقرار باشتباہ رواۃ ضروری ہوا دوسرے (مسئلہ کفارۃ) ترجمہ
صواعق محرقہ مین ہے بدانکہ از احادیث سابقہ معلوم شد کہ آنچہ صاحب
تلخیص از اصحاب ما گفتہ کہ از خصایص پیغمبر ست کہ اولاد بنات آنحضرت
بآنحضرت منسوب [illegible]
منسوب میشوند در کفاءت وغیر ذلک قول او موجہ ست ومعنی انتساب ایشان
کہ از خصوصیات آنحضرت ست آنست کہ میتوان گفت کہ آنحضرت پدر ایشان ست
[illegible] پسر آنحضرت اند تا در کفاءۃ معتبر باشد چنانچہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

مسطور ہست انتہے پس اس سے معلوم ہوا کہ کفو ہاشمی کا مطلبی و ہاشمی تھے
کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے اور نکاح میں لزوم کفائت خود خلیفہ دوم کا
بھی مذہب تھا ازالۃ الخفا میں ہی قال لامنعن فروج ذوات الاحساب من النساء ص ۱۱۰
الا من الاکفاء کہا عمر نے البتہ مانع ہوں گا کہ زنان صاحب حسب کا نکاح غیر کفو غیر
ہمسر سے ہو ایضاً خلیفہ صاحب نے غلام کے نکاح کرنے کو زنان آزاد سے
بھی منع فرمایا ہے اور عربی عورتوں سے عجم مردوں کے نکاح سے
ممانعت کی پس با اینہمہ احادیث نبوی جنکا نتیجہ صاحب صواعق نے
یہ نکالا کہ زن شریفہ ہاشمیہ کفو مرد غیر شریف نیست و با این مذہب خلیفہ دوم
کیونکر ممکن ہے کہ خلیفہ دوم نے ایسا خطبہ کیا ہو اور بلالحاظ کفویت جناب امیر
علیہ السلام پر یہ جبر شدید کیا ہو کہ جناب ام کلثوم کا ان سے عقد کر دیں اور جناب
امیر نے خلاف احکام رسول معاذ اللہ اس امر کو قبول کیا ہو اور خلیفہ دوم
کا کفو نہ ہونا اس درجہ واضح ہے کہ خود انہیں روایات سے ظاہر ہے کہ جب
حضرت عقیل نے منع کیا اور غیظ و غضب ظاہر کیا تو جناب امیر نے فرمایا
کہ سمجھاتے ہیں تو خلیفہ اس عقد سے کیا ہے فقط حدیث نبوی پر عمل [illegible]
[illegible] سے معلوم ہوا کہ حضرت عقیل بلکہ جناب امیر [illegible]
[illegible] خلیفہ اول [illegible]
[illegible]

ص ۱۱۰ ازالۃ الخفا

Presented by: Rana Jabir Abbas

انسب خلیفہ دوم پر طاعن رہے خالد بن ولید خلیفہ کو ہمیشہ ابن عیب ابن
حنتمہ کہتے تھے مہاجر بن خالد ہمیشہ تشنیع کرتے تھے عمرو عاص با آنہمہ بلند
نسبی جو کچھ انکے حق مین فرماتے تھے تھا یا وہ ازالۃ الخفا مین دیکھو
خولہ بنت حکیم صحابیہ نے جسکا قول خدا نے بالاے سبع سموات سنا جو کہ
معلوم ہے کہ عمیر اسنی عمر ہوا عمر سے امیر المومنین اب خدا سے ڈرو حضرت
عباس عم اشرف الناس نے جو ارشاد فرمایا اعضت اللہ بنظر امک [illegible]
اس قابل نہین کہ بیان ہو خود خلیفہ دوم نے جو لااعلمی اپنی نسب سے ظاہر کی
ازالۃ الخفا مین مذکور ہے اور تفصیل اس پیچ پیچ شرافت نسبی کے تین پشت
تک روض الانف سہیلی اور تاریخ اور کتاب المعارف تاریخ ابن کثیر شامی اور
مثالب کلبی مین مسطور ہے جسکے نتایج بلکہ اون تصریحات صریحہ کو کہ نہایت
ہی شرمناک اور عبرت افزا قصے ہین کسیطرح یہان نہین لکھ سکتے اور ترجیہ
اصل کتاب پر محول ہین لیکن صاحبان عقل وادراک اسی سمجھ سکتے ہین
کہ جب ابوہریرہ نے یہ حدیث بیان کی کہ ولد الزنا [illegible]
[illegible] ولد الزنا بدتر ہے تو فوراً فرزند خلیفہ عبد اللہ بن عمر
اوس قول ابوہریرہ سے کے کہ حدیث رسول تھی تردید کی اور کہا ولد الزنا
[illegible] ولد الزنا تینون مین بہتر ہے [illegible] خلیفہ ثانی نے
[illegible] بدولت [illegible] ابوہریرہ کو منع کیا کہ جناب رسالت [illegible]
[illegible]

ذو الفقار حیدر جلد دوم ص ۱۱۱ ملاحظہ ہو ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوڑے مارے کہ بیچارے کی پشت خون سے تر ہو گئی (ی)

مسلمانو کہان ہو کس خواب غفلت مین پڑے ہو ذرا چونکو برای خدا غور کرو کسی مذہب مین بھی ولدالزنا اچھا سمجھا گیا ہے جو اسلام مین کہ اشرف ادیان ہے اوسکی تعریف کیجائے چہ جائیکہ وہ مقتدای دین خلیفہ سید المرسلین پائے قرار دیئے پھر عبداللہ بن عمر کی تو مجال ہی کیا ہے اوس وقت ابوہریرہ کی تعریض کا جواب دیا ہو جب کیا ضرور ہے کہ اسپر ترقی کر کے یہ قاعدہ بنایا مین کہ ولدالزنا انجب یعنی ولد زنا سب سے زیادہ نجیب ہے جیسا کہ محاضرات امام راغب صفہانی مین ہے کہ کہا قدامہ نے اولاد زنا انجب ہے کیونکہ مرد جو زنا کرتا ہے تو برغبت تمام و نشاط کامل اس سے جو لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ کامل ہوتا ہے اور جو حلال سے پیدا ہوتا ہے نہیں چونکہ مرد اپنی زوجہ حلال سے بتصنع و تکلف تعلق کرتا ہے لہذا لڑکا کامل نہین ہوتا علامہ قطب الدین شیرازی بھی اپنی نزہتہ القلوب مین اس افادہ پرفائدہ سے تازگی قلب جگر حاصل کرتے ہین کما فصل فی استقصاء الافحام نزینجا ست کہ چونکہ مولوی حیدر علی کو حضرت خلیفہ دوم سے تعلق خاص ہے لہذا شیعونکی ایسی روایتون پر جسمین مذمت ولدالزنا وارد ہے بہت کچھ اعتراض کیے بدالنت خود ہے [illegible] اور اپنی نسبت انکا [illegible] کیا کہ انکے [illegible] کوئی روایت [illegible] نہین ہے [illegible] مین [illegible] نقل [illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۰۹ استقصاء الافحام جلد اول

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صہ ۶۸۵ نہایت صہ ۸۵۳
استقصار الافحام مجلد اول

ہویدا می شود اسے نقے جواب سکا تو لتا ہے مطلب استقصار الافحام مین قابل
ملاحظہ ہے کہ امام احمد بن حنبل ابن ابی شیبہ عبد بن حمید سفیان ثوری
عبد الرزاق ابو عیسی ترمذی نسائی ابوداؤد ابن ماجہ حاکم ابو حاتم دار قطنی
بیہقی ابو نعیم اصفہانی ابن فیل ابو العباس خرائطی ابن ابی حاتم ابو الشیخ ابو
سلیمان خطابی طبری طبرانی ابو العلی خطیب بغدادی ابن مردویہ ابن نجار طالقانی
رافعی منذری ثعلبی زمخشری ابن اثیر جزری ابو الحسن ابن اثیر جزری
ابن مندہ ابن السکن نجم الدین قمولی عبد العزیز وغیرہ وغیرہ جنکی تعداد
پچاس سے زیادہ ہے بالاتفاق احادیث کثیرہ مین جسکی تعداد
صدہا سے متجاوز ہے مذمت اولاد زنا اور انکے جہنمی ہونے کے
نقل ہین یہانتک کہ سات پشت تک بھی حکم انپر جاری ہی بار نہیں ہو کو
حیدر علی کی ایسی روایات سے انکار کرے اور ان احادیث کی نقل کو
متقدمین سے نکالتے اور اس کد و کاوش سے نفی مذمت اولاد زنا
[illegible] عقلا سے روز گار پر ظاہر [illegible]
جاتا ہے [illegible] انکی جو خرابیاں [illegible] تخرج نہین کہ کیون
ایسی کد [illegible] بہر کیف [illegible] کیونکر ممکن ہے کہ خلیفہ خلاف اپنے مذہب کے
[illegible] مین کفر کو ضرور [illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابو بکر ہے کہ روات نے بجہت شرکت نام وحسد تمام اسطرف منسوب کیا
متاخرین نے بتقلید متقدمین واضعین اونہین موضوعات کو مشتہر کیا
دیکھیے باتفاق تمامی مورخین ومحدثین اہلسنت جناب رسالت مآب نے
اپنی بیٹیان رقیہ وام کلثوم کو پسران ابولہب کافر سے جو بنی ہاشم مین تہا
بیاہا مگر حضرت نے شیخین سے کسیکو اس لائق نہ جانا کہ کوئی بیٹی اپنی اون سے
بیاہتے پس بجز عدم کفائت کون باعث تہا جناب سیدۃ النساء العالمین
صلواۃ اللہ وسلامہ علیہا کی بابت شیخین نے یکے بعد دیگری خطبہ کیا مگر ہر دفعہ نامنظور ہوا
پس جب خاندان رسالت مین اسقدر پابندی کفائت اور
قرابت خاندانی کی گئی تہی کہ جناب رسالت مآب نے فرمایا اگر علی نہ
پیدا ہوتے تو فاطمہ کا کوئی کفو نہ تہا جسمین بلا استثنا سب داخل ہین
اور ہمیشہ عملدرآمد بھی اسی پر رہا کہ اپنے ہی خاندان مین وصلت وپیوند
ہوا کیا اور خود خلیفہ کا بہی یہی مذہب تہا کہ نکاح مین کفو ضرور ہے چنانچہ
سابقا مذکور ہوا اور کنز العمال مین ہے ان عمر کان یشدد فی الاکفاء یعنے عمر
کو نہایت سختی تہی کفائت کے بارے مین تو کیونکر ممکن ہے کہ خلیفہ اول اقدم
[illegible] نعوذ باللہ جناب امیر بر خلاف [illegible]
[illegible] گوارا کرتے [illegible]
[illegible] مین [illegible] حضرت [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صریحی ہٹ دھرمی ہے کیونکہ یہ امر صاف صاف انہیں روایات مین
مرقوم ہے کہ حضرت ام کلثوم کی نسبت فرزند جعفر سے مقرر تھی پھر کیون وہ
نسبت ترک کی گئی سوا اسکے ابتداء اسلام تو وہ تھا جسمین شیخین نے عیاذاً باللہ
جناب سیدہ کے بارہ مین استدعا کی درنا منظور ہوئی پس جب وہان جناب
رسالت مآبؐ نے اس قابل نہ جانا تو اس صورت خاص مین کیونکر ممکن ہے
کہ جناب امیرؑ منظور فرماوینگے سبحان اللہ جسکو ابوبکر و عثمان اپنا کفو
نجانین جناب امیر کا کیونکر کفو ہو سکتا ہے خصوصاً درصورتیکہ تمامی کنبہ و
قبیلہ از خورد تا بزرگ اس امر مین ناراضی ظاہر کرین اور خود دختر نیک اختر بھی ناخوشنودی
اپنی بیان کرے اور پھر جبر شدید کیا جاوے لا واللہ لا یکون
علاوہ بجز احتمال اشتباہ رواۃ بوجہ اشتراک نام یا تحریف کذابین و وضاعین
دوسرا احتمال ہو نہین سکتا تیسرے یہ کہ بھی ان سب روایات مین
بیان ہوا ہے کہ مقصود خلیفہ اس عقد سے محض اتصال یا سبب و نسب
رسول اللہ ﷺ نہ دیگر امور از قسم خانہ داری وغیرہ ازالۃ الخفاء [illegible]
فاروق بجوابش گفت کہ مقصود من خانہ داری نیست ولیکن از جناب
[illegible]ـت آنجناب شنیدہ ام ایضاً عمر گفت کہ بخدا خطبہ نہ کردہ ام فقط
[illegible] خانہ داری ایضاً گفت خطبہ کرد عمر بسوے علی ابن ابی طالب
[illegible] حضرت عباس [illegible] عقیل مشورہ فرمود عقیل [illegible]

واضح ہو کہ مولوی حیدر علی [illegible] روایتین
نے ترجمہ اصل سے [illegible]
نہایت کیا دی کی [illegible]
دغا سے بعض مین [illegible]
غضب تحصیل و قال [illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقصود او بالذات عمل نمودن ست بر حدیث حضرت رسالت مآب ؐ کہ
ذریعہ کل سبب الخ **اقول** اولاً بہ بدیہۃ عقل یہ بات اس روایت سے
ظاہر ہوتی ہے کہ خلیفہ دوم جناب امیرؑ کے نزدیک بھی قابل اس عقد کے
نہ تھے کیونکہ اوس کلام سے جو حضرت نے عقیل سے کہا صاف ظاہر ہے
کہ لائق اس عقد کے نہیں ہیں صرف بغرض اتصال سبب و نسب یہ
عقد کیا جاتا ہے پس بھلا کوئی عاقل قبول کرسکتا ہے کہ دوسرے کی
شرافت حاصل ہونے کے واسطے اپنے پر ایسا ننگ و عار گوارا کرے کا
اور بالفرض اگر ایسا ہی تھا تو جناب رسالت مآبؐ نے کیوں نہ اپنی کسی
دختر نیک اختر کا اسنے عقد کیا حالانکہ ان لوگوں نے استدعا بھی کی تھی
اور حضرت کی ضرورت اور محبت تو شیخین کے ساتھ بہ نسبت جناب امیر
علیہ السلام کے زیادہ مانتے ہیں سبحان اللہ کفو کا خیال جنگ جدال
تک میں ہو اور بیٹی بیاہنی میں نہو جناب امام حسین علیہ السلام الموت
اولی من رکوب العار مرنا بہتر ہے ننگ و عار قبول کرنے سے فرمائیں اور
جناب امیر [illegible] ننگ گوارا کریں لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ثانیاً** یہ ممانعت حضرت
عقیل خلاف خیر خواہی [illegible] کیونکر ہوگی جو حضرت نے فرمایا [illegible]
ننگ [illegible] خیر خواہی [illegible] جناب رسالت کو اس نسبت سے رجوع کیا
[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مانع رہے جیسا کہ انہین روایات سے ظاہر ہے بہرکیف کسی عاقل کو
دروغ اور موضوع ہونمین اس حکایت کے کوئی شبہہ نہین ہے
لیکن اب واقعات تاریخی سے غلطی اس روایت کی ثابت کرتا ہون

اما اولاً پس عدم صحت اسکی اسے سی ظاہر ہے کہ پہلے خلیفہ دوم نے
ام کلثوم بنت ابو بکر سے عقد کرنا چاہا جب عمرو عاص نے حق تلفی
ابو بکر کا خیال دلاکر روکا تو یہ رائے دی کہ معاذ اللہ ام کلثوم بنت
علی سے خواستگاری کرو اور تعلق بسبب رسول کو ذریعہ قرار دو
جس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ دعوے محض غلط ہی ہے خواہان خلیفہ نے
دفع شرافت و دناءت نسب کے لئے وقت وضع اس روایت کے
یہ سمجھ لیا تھا کہ فریب انکا کارگر ہو اور جعل و افترا انکا [illegible]

غلطی بیان اصل منشاء عقد

وقدم ثانیاً اس قضیہ وضعیہ کے مابعد والی کارروائی سے بھی
ثابت ہوتا ہے کہ یہ بیان یعنے صرف بغرض اتصال با سبب رسول
عقد کرنا محض غلط ہے کیونکہ اگر واقعی مقصود خلیفہ اتصال [illegible]
تھا نہ مطالب مقصود تھا عقد تو چاہئے تھا بعد اس عقد کے دوسرا عقد
نہ کرتے [illegible] درصورتیکہ اسوقت بالکل حاجت نسا و نکاح [illegible]
[illegible]

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کامل جلد ۳ صـ ۲۳

کہ بعد اس عقد موضوع کے خلیفہ نے تین عورتوں سے عقد کیا بلکہ اوسی کتاب کامل میں ہے کہ آخر اولاد عمرؓ زینب سے ہے بطن فکیہہ سے پس اگر منشاء عقد صرف اتصال سبب رسول تھا تو بعد حصول اوسکے دو تین عورتوں سے کیونکر عقد کرتے حالانکہ مواہب لدنیہ صفحہ قسطلانی میں ہے کہ کہا شیخ ابو علی شیخی نے حرام ہے عقد کرنا دوسری کی بعد عقد بنت نبی کے اور ذخائر العقبے میں ہے کہ مسور بن مخرمہ سے کہ حسن بن حسنؑ نے مسور کی بیٹی سے عقد کرنے کا قصد کیا اور پیغام دیا مسور نے بوقت شام ملاقات کے اور بعد حمد و ثنائے الٰہی کہا کہ کوئی نسب و سبب دامادی تم اہلبیت سے زیادہ مجھ کو محبوب نہیں مگر رسول صلعم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ پارہ جگر میری ہے جس سے فاطمہؑ کو رنج پہونچتا ہے وہ مجھکو رنجیدہ کرتا ہے اور جو موجب مسرت فاطمہ ہے میری مسرت کا باعث ہے اور یہہ کہ فرمایا حضرت نے ہر نسب منقطع ہوگا بروز قیامت مگر میرا نسب و سبب بعد اسکے مسور نے حسن بن حسن سے کہا کہ فرزند رسول کے بیٹی تمہاری زوجہ ہیں اگر میں اپنی بیٹی تمسے بیاہوں تو اس سے ضرور اونکو رنج پہونچیگا پس حسن بن حسنؑ نے اسکا عذر قبول کیا مصنف ذخائر العقبے کہتے ہیں کہ یہ روایت اسکی دلیل ہے کہ مردہ سے بھی ان امور کے رعایت کیجائے جن امور کی رعایت زندوں سے کیجاتی ہے حالانکہ ذکر کیا ہے شیخ ابو علی شیخی نے کہ دختران نبی سے عقد کرنے کے بعد دوسرے سے عقد کرنا حرام ہے

تمام ہوا ترجمہ ذخائر العقبے اور [illegible] گاہ خود اہلسنت [illegible] اسکی تصریح کرتے [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

موجب ایذاے سرور کائنات ہے اور ایذاے حضرت حرام ہے جیسا
کہ سابقاً صحیح بخاری سے قصہ موضوعہ خطبہ جناب امیرؑ مین واسطے دختر
ابوجہل کے مذکور ہوا اور خود فتح الباری شرح صحیح بخاری مین ہے
کہ کہا ابن تین نے کہ آنحضرتؐ نے جناب امیرؑ پر اسوجہ سے جمع دختر
نبی و دختر ابوجہل کو حرام کیا کہ یہ جمع موجب ایذاے آنحضرت ہے اور
ایذاے آنحضرت حرام ہے بالاتفاق انتہے پس جب مطلق ایذاے
جناب سیدہؑ کے خیال سے تاحیات معصومہ جناب امیر پر دوسرا
عقد حرام ہوا تو اس عقد خلیفہ دوم سے بھی (جسکو بعد عقد حضرت ام کلثوم
علیہا السلام بیان کرتے ہین) ضرور جناب ام کلثوم کو ایذا ہوگی اور حضرت
کی ایذا ایذاے جناب سیدہ ہے اور ایذاے جناب سیدہ ایذاے
جناب رسول ہے جو حرام ہے اور یہ بات ہے کہ شیخ عبدالحق صاحب
تکمیل الایمان مین (صفحہ ۹) فرماتے ہین و بعضے دیگر گویند کہ قتل حضرت امام حسین
علیہ السلام گناہ کبیرہ است چہ قتل نفس مومن بامومن بنا حق کبیرہ [illegible]
لعنت مخصوص کافر است و لیکن شرعی کار باب این تاویل تحویل [illegible]
احادیث نبوی کہ ناطق اند با آنکہ بغض و ایذا و اہانت فاطمہ و اولاد او
موجب بغض و ایذا و اہانت رسول است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
وآن سبب کفر و موجب لعن و خلود نار جہنم است بلا شک و ریب آیہ [illegible]
[illegible] لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ [illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب سیدہ و رسول ہے تو ایذاے جناب ام کلثوم کیونکر نہ موجب
ایذاے جناب سیدہ و رسول خدا ہوگا پس بدون انکار از وقوع عقد
حضرت ام کلثوم اہلسنت کو کوئی چارہ نہ رہا **سبحان اللہ** ام کلثوم دختر
ابوبکر کے عقد کرنے سے تو باین خیال کہ شاید کوئی قصور اوس سے
سرزد ہو اور اوسکی تنبیہ کیجائے تو حق تلفی ابوبکر لازم آوے گی خلیفہ صاحب
باز آئین اور بضعہ رسول کے عقد کرنے مین باوجودیکہ نصوص صریحہ و احکام
واضحہ و عدم کفاءت نہ حرمت کا خیال ہو نہ ایذاے رسول کا لحاظ خواہ
نخواہی عقد ہو جاے اور جناب امیر کا قبول فرمائین حاشا و کلا کوئی
عاقل منصف مزاج اسکو قبول نہین کر سکتا **چوتھے فضائل خلیفہ**
دوم مین بیان ہوا ہے کہ بعد حصول خلافت خلیفہ دوم نے اپنی زوجہ
محبوبہ کو جس سے نہایت محبت تھی طلاق دی باینخیال کہ شاید اوسکی سعی
اور سفارش سے تعمیل احکام و حدود دین کوتاہی ہو پس جب انکو اسقدر
عدالت کا لحاظ تھا تو کیونکر ممکن ہے کہ اس جبر شدید سے خلاف عدالت
ایسا عقد کرین علاوہ بر آن اس عقد سے بھی تو اوسی تعطل احکام کا
خوف پیدا ہونا چاہیے تھا بلکہ اوس سے زیادہ کیونکہ ایک تو خاندان
رسالت سے ہونا ہے احتمال سعی و سفارش کے لیے کافی تھا
چہ جائیکہ عیاذاً باللہ زوجہ خلیفہ ہون وہ بھی اس اصرار و مبالغہ سے جسکو
محبوبہ بتاتے ہے کہ ایسی حالتین خواہی نخواہی سعی سفارش کے راہ
[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اول حالت نکاح سے ہے پس جاننا چاہیے کہ وقوع نکاح مذکور مین صرف
تین مختلف قول منقول ہین ایک یہہ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ اگر تم صغرےٰ [illegible]
تو یہہ تمہاری زوجہ ہے مولوی حیدر علی کے نزدیک یہی جملہ وقوع نکاح
کے لئے کافی ہے دوسرے یہہ کہ فزوجہا یعنے نکاح کر دیا جس سے پہلی
صورت نکاح کی غلط ٹھہری کیونکہ جب نکاح ہو چکا تھا تو پھر نکاح کرنا کیسا
معہٰذا اسمین اختلاف ہے کہ پہلے عمر کے پاس بھیجا تب عقد ہوا یا پہلے
عقد ہوا تب عمر کے پاس بھیجا اور حسنینؑ سے اجازت لینے کے بعد عقد ہوا یا حضرت عباس و عقیل
کے مشورہ کے بعد چنانچہ مقالہ ثانیہ مین یہ بحث آوے گی انشاء اللہ تعالیٰ تیسرا قول یہ ہے کہ
حضرت عباسؑ نے جناب امیرؑ کو سمجھا بوجھا کر راضی کیا اور خود وکالۃً نکاح کر دیا یہ
تینون قول بلا وصف اختلاف شدید ایسے ابہام اور اجمال سے بیان کیا گیا ہے
کہ ہرگز اس امر عظیم الشان مین جسکا ابتدائے قصہ اس شد و مد سے بیان ہو
اصل امر جو نتیجہ شد و مد ہے کبھی یون بیان نہین ہو سکتا پس یہ بیان مجمل و مبہم
و مختلف با اختلافات خود قرینہ قویہ ہے اختیار روات کا [illegible] کسی [illegible]
[illegible] طلب وغیرہ کا تذکرہ [illegible]
ظاہر ہے کہ یہہ معاملہ عقد طول کھینچا اور طرفین سے کد و کاوش کی نوبت پہنچی ہو
با اینہمہ اون روایات سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کے وقت بلکہ بعد
نکاح بھی [illegible] رہا ہون اولین اس سے ناواقف ہے کیونکہ جب
[illegible]
[illegible]

بیان کیا صحابہ نے اسپر اعتراض کیا کہ ایسی کمسن لڑکی سے عقد کرنے کا
کیا فائدہ لیں اس سے بھی معلوم ہوا کہ عقد وغیرہ نہین ہوا ورنہ لاعلمی
اون مہاجرین اولین کی اور اعتراض بعد العقد خارج از عقل و قیاس ہے
چنانچہ خود مولوی حیدر علی دربارہ روانگی لشکر قتال مرتدین کے
منتہے الکلام صفحہ ۹۳ مین فرماتے ہین مع اختفا و استتار این قسم امور کہ در مجامع اصحاب
برہنہ اصاغر و اکابر جاری شود از محالات عادیہ ست چنانچہ گفتہ اند مع
نہان کے ماند آن رازے کز و سازند محفلہا پس اگر یہ نکاح ہوا ہوتا تو ان
صحابہ پر کیونکر مخفی ہوتا جو خلیفہ سے پوچھ رہے ہین اور اعتراض کرتے ہین
جس سے صاف لاعلمی اونکی ظاہر ہے ازینجاست کہ روایتین بھی باخود با
مختلف اور ایک دوسرے کے معارض ہین کیونکہ ایک روایت کا محصل
یہ ہے کہ عمر نے استدعا کی حضرت نے صغر سنی و تقریری نسبت کا عذر کیا
عمر نے اسپر الحاح اور اصرار کیا اوسوقت حضرت نے فرمایا ہمنے نکاح
کر دیا پس وہ روایتین جن بیر مشورہ لینا حضرت کا عباس اور عقیل سے اور
ناراضی عقیل پھر اوسکے بعد عقد کر دینا اور بعد مشورہ حسنین ع و ناراضی امام حسین ع
عقد کر دینا اور بعد تکلم امام حسن و سکوت امام حسین ع بھیجنا حضرت کا عمر کے
پاس اور پیغام بھیجنا اور عمر کا گلے سے لگانا و اعلام حضار مجلس کو اور
تزویج میکنم ایشان گفتند این صبیہ صغیر ست چگونہ تزویج میکنی جیسا کہ
صواعق مین ہے بالکل اسکے معارض و مخالف ہین بعض [illegible]
جناب عقد ہو جانا [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

قریب قریب محال علوی سے ہے حالانکہ عموماً نکاح میں تاکید شدید
ہے کہ فرمایا حضرت نے اشکارا کنید این عقد شرعی را کہ نکاح سنت
دیگر دانید انرا در مسجد یا بزنید بر آن دفها اور نیز فرمایا فرق کہ میان حلال و حرام است
آواز کردن و دف زدن ست و مراد باواز کردن تشہیر ست میان مردم
کما فی شرح المشکوۃ صفحہ ۲۶۲ اور خود خلیفہ کا بھی یہی مذہب ہے کہ نکاح میں اعلان
کیا جاے اور اہل قریہ اور اہل شہر کا مجمع ہو تیئے کہ جس نکاح پر ایک مرد و ایک
عورت شاہد ہوں اوسکو باطل کر دیتے تھے کما فی ازالۃ الخفا صفحہ ۱۱ پس جب
عموم نکاح کی یہ حالت ہو تو یہ نکاح خاص جسمیں ایسی کدوکاوش کی گئے
اور بدقت تمام معاذ اللہ یہ منقبت عظمی خلیفہ کو حاصل ہوئی بدرجہ اولے
مستحق اعلان و اشتہار تھا کہ مجمع عام کیا جاے اور حضار جلسہ کے سامنے
خطبہ ہوتا تعیین مہر ہوتا عقد واقع ہوتا دیکھیے جناب سیدہ ع کے عقد میں
نہ کوئی کدوکاوش ہوے نہ کوئی اصرار و انکار اور پھر بھی مہاجر و انصار جمع
کیے گئے جناب خدیجہ کے عقد میں بھی قریش کا مجمع کیا گیا اور خود آنحضرت
نے اسکا حکم قطعی دیا پس یہ وصف اشہر مذکور جب اان باتوں کا نہونا
سمجھا جاے خود دلیل قطعی عدم وقوع نکاح و اشتباہ رواۃ ہے کہ بوجہ اشتہار
نام مشتبہ ہوے اسیطرح ولیمہ وغیرہ کا مذکور نہونا کیسے روایت میں
منشاء اشتباہ رواۃ ہے تیسری تاریخ روز مہینہ سال وقوع عقد
مذکور کا بھی کسی روایت میں مذکور نہیں ہے حالانکہ یہ امر اون قبائح
عظیم سے ہے کہ عقل میں نہیں آسکتے تاریخ وغیرہ کو ضبط نکرین حالانکہ فاطمہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بنت الولید سے جو خلیفہ نے عقد کیا اوصلی تاریخ تک تحریر کرتے ہین
چوتھی ولادت زید کا بھی کوئی سن و ماہ و تاریخ وغیرہ کسی روایت سے
ظاہر نہین ہوتا پس یہہ کل امور قرینہ قویہ ہین غلطی روایات و اشتباہ رواۃ
کے کیونکہ اگر کچھ بھی اصلیت اس واقعہ کی ہوتی تو ضرور ناقلان اخبار و
حاملان آثار ان امور کو نقل کرتے خصوصًا وہ لوگ جنہو نے ایسے امور
جزئیہ کو نقل کیے جو کہین بیان بھی نہین ہوتے مثلًا اسکے کہ بوسہ لیا اور
ساق پا کھولی بازو تھاما سینہ سے لگایا بلکہ وہ باتین نقل کین جو درون
خانہ کے تھین جنپر اغیار کو اطلاع بھی نہین ہوتی مثل مشورہ حضرت عقیل
و عباس و حسنین علیہم السلام اور غضبناکی حضرت عقیل اور جناب امیر
پس ایسے امور کا نقل نہ کرنا جنکو اصل واقعہ سے تعلق خاص ہے
اور صاحبان تحقیق کو اسکے تفتیش کی ضرورت ہے دلیل عدم وقوع
ہے جیسا کہ واقعی بھی ہے کہ نہوئی کیونکہ عقد ہی نہوا قصہ تو اصل اسقدر
ہے کہ خواستگاری خلیفہ دوم اور انکار ام کلثوم بنت ابوبکر کو زوجیت
ام کلثوم کے ساتھ ملا جلا کر درمیان قصہ سے حضرت ام کلثوم
کیطرف منسوب کر دیا اور ان جملہ واقعات مختلفۃ الاشخاص کو بالکل [illegible]
[illegible] تمام کا قصہ قرار دیا خطبہ یا مجمع اعیان و مہاجر و انصار جلسہ مشورہ
و [illegible] ولیمہ وغیرہ کہانے پینے کیونکہ یہ کل امور لوازم نکاح [illegible]
[illegible] حقیقت [illegible] نقل ہی [illegible] بیان تو اسکا بھی [illegible]

حافظہ نہین ہوتا نہ عقل ہوتی ہے اسوجہ سے اپنی طبیعت سے کبھی نہ بنا سکے ورنہ
اونکو تو بے وقت نہ سوجھتے اسیطرح ام کلثوم دختر ابوبکر کے عقد و وفات
وغیرہ کا حال نہ معلوم ہوتا اور اسیطرح ام کلثوم بنت جرول زوجہ
سابقہ عمر کے وفات وغیرہ کا مذکور نہونا اور زید بن عمر کے حالات کا پتہ
نہ ملنا بجز اسکے کہ ایک زید بن عمر اور اوسکی مان ام کلثوم نے ساتھ وفات
سبب اشتباہ وارتیاب ہے کہ رواۃ نے بوجہ اشتراک نام اشتباہ مین اگر
ایک کا حال دوسرے کیطرف منسوب کیا کہ تین شخصونکی ہیولی و صورت کو منتزع
کر کے چوتھی صورت قایم کی خطبہ انکار اصرار اعتذار تقرر نسبت کو ام کلثوم
بنت ابوبکر سے منتزع کیا اور وقوع عقد عمر و تولد زید و وفات بعد
معاویہ کو ام کلثوم بنت جرول خزاعیہ زوجہ سابقہ عمر سے منتزع کیا امہر
چالیس ہزار مہر ہونا یا اس ام کلثوم خزاعیہ سے لیا یا ام کلثوم اسلمیہ
حدیبیہ سے چہینا ان سبھونکو ملا جلا کر علیا مگر حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر
زوجہ محمد بن جعفر کیطرف منسوب کیا جنہین نہ ام کلثوم بنت ابوبکر [illegible]
جانتی نہ ام کلثوم بنت جرول خزاعیہ [illegible] وفات بعد معاویہ [illegible]
بارہ برس کا ہونا ابتدای قصہ مین اور شریک معرکہ کربلا ہونا آخر قصہ مین باتفاق فریقین ثابت ہے
[illegible] ہین کہ اسقدر قباحت و شناعت لازم آوے بلکہ لزوم محالات کا سامنا ہو [illegible]
[illegible] علامہ [illegible] ابن جوزی [illegible] جنہونے روایات کشف ساق یا دوسرے [illegible]
[illegible]

توضیح اشتباہ بروایات و کیفیت انتزاع و اختلاط حالات

Presented by: Rana Jabir Abbas

باطل کیئن اور موضوعات ومفتریات وضاعین وکذابین سے قرار دین جیسا
کہ نفس الواقع تمامتر رواۃ وناقلین اس قصہ کے ان عیوب کے ساتھہ
متصف ہین کما سیجئے انشاءاللہ مگر فقیر بنا بر مصالحہ ومسابلہ حسب حکم
مولوی حیدر علی ابھی قایل بہ اشتباہ رواۃ ہے کہ بوجہ اشتراک نام ام
کلثوم کے درمیان چار شخصون کے درصورت عدم افتراق رواۃ مشتبہ
ہوئے فرق حق وباطل نہ کرسکے تین شخصونکا مختلف قصہ جو تھے ہمنام
کیطرف منسوب کردیا خواہ بالقصد یا لا عن قصد چنانچہ نظیر اسکی قصہ امام
اعظم کوفی ہے جسکو مولوی حیدر علی یون بیان کرتے ہین مغلطہ ثانیہ
آنکہ ابوحنیفہ کنیت بسیارے از فقہا بودہ یکی از ایشان امام اعظم نعمان
بن ثابت است بعضی ازینہا درحقیقت از فقہ بہرہ نداشتند وبجز دراے
وقیاس فتوے میدادند ومخالفت احادیث میکردند واین اخبار بجہت
شرکت نام وحسد حاسدان بنوع دیگر در قلوب خاص وعام جامیگرفت
تا آنکہ اکابر وابرار را تردد وانقباض عارض می شد وبروقت ملاقات
[illegible] سکینت بیش از عبارت خویش بعد انکشاف حقیقت حال عذر میکردند
[illegible] تحقیق دربارہ ابوحنیفہ نرسیدند حقیقت کما ہو انکشاف نشد
[illegible] آنہا غبار وکدورت باقی ماند کہ مدار فقہ ابوحنیفہ مذکور بر راے
[illegible] آیات قرآن [illegible] احادیث خاتم المرسلین [illegible]
[illegible]

صفحہ ۱
منتہی الکلام

ف عجب اشتباہ نام ابوحنیفہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اما آنچہ گفتم کہ این کنیت برائے بسیارے از فقہا ست پس دلالت دارد بر آن کتب فریقین در ینمقام فقط بر قول مجد الدین محمد بن یعقوب صاحب قاموس اکتفا میکنم حیث قال ابو حنیفة کنیة عشرین من الفقهاء اشهرهم امام الفقهاء [illegible] شتباه والتباس من وجه [illegible] اس قسم کا اشتباہ و التباس نہیں [illegible] بیان کیا [illegible] قرائن [illegible] شرکت [illegible] قرینہ [illegible] اسقدر دلائل و اسباب و قرائن [illegible] اشتباہ [illegible] حاسد و معاند [illegible] ظاہر ہے [illegible] حیات خیر المرسلین [illegible] تھی یا تھا [illegible] ابو حنیفہ جنکو خلفائے بنی عباس نے منتخب کرکے امام اعظم بنایا اور قاضی اہلسنت کا امام اور اسوقت ہمسر انکے کوئی نہ تھا [illegible] کہ انکے خوف سے [illegible] امام مالک [illegible] کہ رفع اشتباہ ہو جائے بخلاف بیان کے کیونکہ فرق [illegible] رجال [illegible] فارق ہے ظاہر ہے اور وہاں [illegible] بخلاف بیان کے کیونکہ [illegible]

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باقی رہے مخالفین پس وہ اوسوقت سے اس قصہ کے وضع وافترا جعل
وتہمت ہی مین مشغول تھے کہ جسطرح اہلبیت کو قتل وغارت کرکے اپنے
خلفا کی سلطنت کو مستحکم کی ویسیطرح اونکی توہین وتحقیر کرکے اپنی خلفا کے
عزت وشرافت ثابت کرین پھر اونکو رفع اشتباہ سے کیا واسطہ تھے کہ
محبین اہلبیت سے اسکی چھیڑ چھاڑ بھی زیادہ نہ کی کہ پردہ دری ان واضعین کے
ہوتی زنجاست کہ جسقدر امتداد ایام آئمہ معصومین علیہم السلام کو ہوتا گیا
اسمین شور وغل بڑہتا گیا تا اینکہ اب اس زمانہ مین خاص بھی مسئلہ مدار
حقیت مذہب اہلسنت کے نزدیک قرار پایا پس جسنے تحقیق کیا اوسکو
اصلیت معلوم ہوے اور جن لوگون نے اسکی تحقیق نہ کی اور درپے
تفحص نہوے بر بنیاد اشتباہ باطل و تشدد خلیفہ دوم تسلیم کر لیا یہ حال تعین
تو زمانہ سابق کے تہین و اسے بر حال متاخرین اہلسنت کہ طوق تقلید
[illegible] بطرفی ساختہ ہرگز تحقیق حال نپرداختہ اند بلکہ دامن [illegible]
وپردہ تلبیس بر سر انداختہ اند افسوس صد افسوس کہ ابو حنیفہ کو
جو نہ خلیفہ تھے نہ خلیفہ زادہ نہ صحابی تھے نہ صحابی زادہ نہ رسول نہ رسول زادہ
[illegible] سیطرح سے [illegible]
[illegible] بنایا جیسا [illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس امر غلط کی تحقیق کرتے تفحص فرماتے اپنی رواۃ کے اغلاط و اشتباہ
کو ظاہر کرتے اے کاش عقل ہی سے کام لیا ہوتا جسکو پروردگار
عالم نے تمیز حق و باطل کے لیئے عطا فرمایا ہے پھر دیکھتے کہ یہ امور ممتنعہ
جو ابھی مذکور ہوئے کیونکر ممکن ہو سکتے ہیں اگر یہ نہیں ہو سکتا تھا سکوت
ہی فرماتے من سکت سلم چہ جائیکہ خود ادہنیں روایات کا ذبہ کو ترویج
امر باطل کے لیئے شایع کریں اور ایک جزئی فضیلت خلیفہ دوم کے لئے جسکا اثبات
بھی محال و در صورت ثبوت غیر نافع ہے انہیں لیئے اقرارات بخش فرمائیں کہ بعوض نفع
نقصان کلی وخسران دینوی واخروی حاصل ہو طرہ اسپر یہ ہے کہ
برعکس امر واقعی کے کتمان امر حق کے لیے ایک نت نئی اولٹی تاویل
کی جو ضحکہ صبیان ولعبہ مجانین ہے کیونکہ مولویصاحب کو جب ادعائے
باطل وفات حضرت ام کلثوم ہمین بعہد معاویہ شرکت کربلا کا جو اتفاقی
فریقین ہے خیال گذرا جس سے بطلان اس دعوے کا لازم آتا ہے
تو یوں ارشاد فرمایا پس شریک بودن ام کلثوم با دیگر اہلبیت در واقعہ
کربلا چنانچہ از روایت مجلسی و سید ابن طاوس و کتاب ملہوف فنا...
آن معلوم میشود و بروایت مسلم گچکار کہ بذکر آن مجتہدین و متکلمین تر میم قصص
تعزیات می پردازند اصلے ندا شتہ باشد و نسبت مرثیہ بام حسین علیہ...
...ام کلثوم ... سید ابن طاوس شہرت ... جناب حضرت
... [illegible]

ص ۴۴۷ ازالۃ الغین

Presented by: Rana Jabir Abbas

آئمہ دین و محدثین و مورخین کے اقوال کو ملاحظہ فرماتے جنکی بدولت
کاخ صداقت آنحضرات کی قایم ہے کہ وہ حضرات بھی مثل شیعہ شرکت حضرت
ام کلثوم کو معرکہ کربلا مین مع مرثیہ وغیرہ روایت کرتے ہین اور مسلم ہوچکا کہ صدق بیانے
سے اپنی صداقت ثابت کرتے ہین حتے کہ خود متکلمین انکے جنکا کام صرف
انکار امور واقعیہ اور تکذیب روایات صحیحہ و اضلال عوام الناس و جہلے
مثل شاہ سلامت اللہ صاحب معرکہ آرا کی کہ وہ بھی ناقل ہین کہ ام
پس وہ اتہام تو غلط ہوا باقی رہا اشتباہ حضرت زینب ع کا ام کلثوم
کے ساتھ پس کسیطرح ممکن نہین عقلا و عادۃً محال ہے کیونکہ ایکی جن اسلاف
نے قطع محبت و مودت کے لئے تلوار چلائی طفل صغیر برنا و پیر کو از قسم
رجال تہ تیغ بیدریغ کیا کہ بجز امام زین العابدین از قسم رجال و جناب
امام محمد باقر ع از قسم اطفال کوی نہ بچا اون اشقیاے امت سے نے
از قسم نسوان تمامی سرادق عصمت و طہارت کو شہر بشہر در بدر پھرایا
اور دربار کوفہ و شام مین ہر ہر معظمہ کو نام بنام بتایا اور شتران بے کجاوہ
و عماری پر بے مقنعہ و چادر اون صاحبان تطہیر کے تشہیر کی کہ ہر شخص
نے جنکی تعداد لاکھون سے زیادہ متجاوز ہے بچشم خود ان معظمات کو
برہنہ سر و کشادہ مو مشاہدہ کیا اور ہر سر مخدومہ کا واقعہ اور انکے کلمات
و کلامات کو الگ الگ بیان کیا جیساکہ اقوال بلاحسین کا سے سننے اور

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیونکر ہوسکتا ہے بخلاف اون مواقع کے جنمین منشاے اشتباہ ومنشا اشتباہ
دلایل و اسباب وغیرہ بیان کئے کہ درصورت عدم افتراے رواۃ کے وہان
اشتباہ یقینی ہے علاوہ برآن کہ اگر بفرض محال مثل شریک باری یہ اشتباہ
مان بھی لیا جاے تو بدقت تمام فقط اسکا ثبوت ہوگا کہ وہ حضرت زینب
نہین لیکن وفات حضرت ام کلثوم بعہد معاویہ کیونکر ثابت ہوگی کیونکہ
روایت عقد عبد اللہ جو اتفاقی اہلسنت ہے مانع قوی موجود ہے اور
اور دیگر فسادات ولزوم محالات ومخالفت واقعات کا دفعیہ کیونکر ہوگا
مثل لغویت صغر سنی واستحالہ عقد باعون بن جعفر عبد اللہ بن جعفر کے
جنھین ہم سابقاً لکھ چکے ہین جنکو انعدام وقوع نکاح لازم ہے جو اصل
منشا ان موضوعات کا ہے بہرکیف اس قول سے بھی مولویصاحب کے
ہمکو اجازت ملی کہ اشتباہ رواۃ کے قایل ہون اور چونکہ شرکت حضرت
ام کلثوم معرکہ کربلا مین باتفاق فریقین مسلم ہے حتے کہ غالباً اس امر
برابر دوسرا کوئی امر متواتر ہو تو حکم مولویصاحب باشتباہ فریقین کی نسبت
ہوگا تو اب دیکھنا چاہئے کہ عقل ونقل سے کونسا اشتباہ کا احتمال
ہوسکتا ہے نہ یہ کہ یونہین بلا سبب محض ہٹ دھرمی سے اشتباہ [illegible]
قایل ہون جو نہ عقلاً درست ہوسکے نہ نقلاً جیسا کہ [illegible]
کی حالت سے جیسا کہ عجب معلوم ہوتا ہے [illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مثال کے نہین سمجھتے خصوصاً جب وہ واقعہ یا مسئلہ خلاف ہو اون
واقعات و مسایل کے جنپر پورا اعتقاد بیٹھہ گیا ہو اور لغو بیانون کے
ذریعہ سے اوسکا ایسا یقین ہو گیا ہو کہ کسیطرح اوسکے خلاف کو نہ مانا
کرے نہ قبول کرے لہذا پیش کرنا نظایر کا ضروری ہوا اور چونکہ یہ مسئلہ صرف
امر عقلی ہی نہین ہے جسپر فقط عقلی استدلال کافی ہو بلکہ ایک تاریخی واقعہ
ہے کہ مشہور واقعہ کو غلط ٹھہرا کر اصلی واقعہ کا اثبات کیا جاتا ہے اور
تعلق اوسکا اوس مظلومہ سے ہے جسکے خاندان سے ایک دنیا کی
دنیا منحرف ہے اور عالم کا عالم دشمن جان و آبرو ہے کہ کسیطرح تحقیقات
واقعی کو قبول نہین کرتے ورنہ اعتقادات عقلی ہی کافی ہوتی جیسا کہ
عباسہ خواہر ہارون رشید کی بابت داری مذکور ہوئی لہذا اوربھی نظایر کا
دینا ضروری ہوا پہلی نظیر قول مولوی حیدر علی ہے درباره ابو حنیفہ
کے جو ابھی مذکور ہوا دوسری نظیر جو خاص اسی ام کلثوم کے نام سے
متعلق ہے یعنی ہمشیرہ کہ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ علامہ ابن حجر عسقلانی مین ہے
کہ ام کلثوم بنت ابوبکر صدیق تیمیہ تابعیہ سے ہے کہ بعد مرنے اپنے باپ
ابوبکر کے پیدا ہوئے اور یہ قصہ اوسکا موطا وغیرہ مین صحیح ہے چونکہ
بعض روایتین بلا سند دیگرے خود جناب رسالتمآب سے نقل کین
ہے ابن مکن ... نے اونکو صحابہ مین ذکر کیا [illegible]
[illegible]

صفحہ ۳۲۳
اصابہ فی معرفۃ الصحابہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

بنت عباس بن عبد المطلب کو علامہ مذکور لکھتے ہین کہ ابن اثیر نے لکھا ہے
کہ انسے جناب امام حسن ؑ نے عقد کیا بعد اونکے ابو موسے سے عقد کیا
بعد ازان عمران بن طلحہ سے عقد ہوا اوسکی مفارقت کے بعد پھر ابو موسے
کے مکان مین آئین اور وہین وفات کیا اور ظاہر کوفہ مین دفن ہوئین علامہ ابن
حجر لکھتے ہین کہ یہہ قصہ ام کلثوم بنت فضل بن عباس کا ہے نہ ام کلثوم
بنت عباس کا جس سے معلوم ہوا کہ اس علامہ ابن اثیر کو اشتباہ ہوا کہ ام کلثوم
بنت فضل بن عباس کا حال ام کلثوم بنت عباس کیطرف منسوب کر دیا
پس جناب ام کلثوم بنت جناب امیر ؑ کے بارہ مین اونکے اشتباہ ہونے کیونکر
تعجب ہو سکتا ہے ہستی کی نظیر جو نہایت درجہ اس واقعہ کے مماثل ہے
یہہ ہے کہ علامہ ابن قیم زاد المعاد فی ہدی خیر العباد مین مسند امام احمد بن حنبل
سے اور ابن اثیر جزری اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ مین عمر بن
ابی سلمہ سے ناقل ہین کہ جب حضرت ام سلمہ عدہ وفات سے اپنے
شوہر ابی سلمہ کے فارغ ہوئین تو جناب رسالتماب نے انسے عقد کا پیغام
بھیجا حضرت ام سلمہ نے بعض عذرات قبول کیا فقالت لا انہا عمر [illegible]
رسول اللہ فزوجہ یعنے حضرت ام سلمہ نے اپنے بیٹے عمر سے کہا کہ اوٹھو اور
نکاح رسول اللہ کے ساتھہ کر دو پس اونہوں نے نکاح [illegible]
حالانکہ [illegible] تھی جسکو [illegible] نہ آتا رونا [illegible]
[illegible] واقعات کی [illegible]
[illegible]

کما نقل عنہ صاحب استقصاء الافحام ۱۴
جلد اول صہ ۱۳۱

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ اس روایت مین خدشہ ہے کیونکہ یہہ عمر فرزند حضرت ام سلمہ وقت وفات
رسول نو برس کے تھے اور عقد حضرت ام سلمہ ۴ھ مین ہوا تو اوسوقت عمر بن
ام سلمہ تین برس کی ہونگی اور ایسا شخص اس قابل نہین ہے کہ وکالت نکاح
کر سکے جب یہہ اعتراض امام احمد بن حنبل پر پیش کیا گیا تو اونہون نے کہا کون
کہتا ہے کہ عمر بن ابی سلمہ اوسوقت کمسن تھی ابن جوزی نے کہا کہ شاید
امام احمد بن حنبل کو عمر بن ابی سلمہ کے سن کی اوسوقت خبر نہ تھی حالانکہ
یہ سن عمر بن ابی سلمہ کا بہت سی مورخین نے لکھا ہے انتہے اس سے
غلطی اس روایت کی تاریخی واقعات سے اور اشتباہ اونکا بخوبی معلوم ہوا
حتے کہ امام احمد بن حنبل سا امام تبحر اپنی روایت غلط پر ایسا ثابت قدم
رہا کہ اصل کمسنی عمر بن ابے سلمہ کا انکار کر دیا جو باتفاق مورخین ثابت ہے
آخر ان اغلاط اور مخالفت واقعات کے دفعیہ کے لیئے علمای اہلسنت
کا قایل ہونا پڑا کہ بوجہ اشتراک اسمی راوی مشتبہ ہوا چنانچہ وہی ابن القیم
بعد ان مراحل کے فرماتے ہین کہ حقیقت یہہ ہے جو بعض علما نے کہا
کہ اصل وکیل نکاح از طرف ام سلمہ عمر بن الخطاب تھی جنسے ام سلمہ سے
[illegible] بعید قرابت ملتی ہے چونکہ نام عمر بن الخطاب [illegible]
[illegible] راویون کو اشتباہ ہوا اور وکالت نکاح کو طرف عمر بن ام سلمہ کے
[illegible] اور اوسوقت نہایت [illegible] قابلیت وکالت [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہم ہوا کہ اونہوں نے یہ روایت کیا کہ رسول نے فرمایا اے لڑکے اوٹھ اپنی
ماں کا نکاح کردے انتہے محصلاً جس سے صاف معلوم ہوا کہ چونکہ
واقعات تاریخی کی مخالفت لازم آتی ہے اور خلاف قیاس بھی ہے
کہ سہ سالہ لڑکا وکالت نکاح کرے (حالانکہ الفاظ روایت کے صاف صاف
اسی پر دال ہیں کہ اونہیں عمر بن ام سلمہ نے وکالت نکاح کی کیونکہ
روایت میں ہے فقالت لابنہا عمر ام سلمہ نے اپنے بیٹے عمر سے نکاح
کردینے کو کہا اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ رسول نے فرمایا ای لڑکے
اوٹھ اپنی ماں کا نکاح کردے جس سے بجز عمر بن ام سلمہ کے دوسرا عمر
ہرگز نہیں سمجھا جا سکتا بایں ہمہ اشتباہ رواۃ کے قایل ہوئے اور صرف
اشتراک نام عمر بن خطاب و عمر بن ام سلمہ کو اس اشتباہ کی دلیل قرار دیا
پس جائے غور ہے کہ جب صرف اسی بنیاد پر کہ سہ سالہ لڑکا کیونکر وکالت
کر سکتا ہے اشتباہ رواۃ کے قایل ہوئے حالانکہ سیکڑوں مثالیں ایسی
افعال کے اطفال خورد سال سے خود اہلسنت کے یہاں موجود ہیں با
ایں ہمہ غلطی ٹھہرائی گئی وہ بھی خاص مسند امام احمد میں جسکو رفع اختلاف
کے لیئے امام کہتے ہیں تو اس مسئلہ عقد حضرت ام کلثوم میں کیوں
ایسے اشتباہ رواۃ کے بوجہ اشتراک اسمی قایل نہیں ہوتے جسمیں کہ کسی طرح
مخالفت واقعات تاریخی بھی ہے اور محال بھی لازم آتے ہیں مثل اسکے
کہ جو لڑکی سن تمیز میں [illegible]
[illegible] اتفاق [illegible]

اشتباہ رواۃ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ومشاہدین وقت نکلح چار یا پانچ برس کی تھی و سن اوسی سال ہم بستری
کیونکر ممکن ہوگی ور جو لڑکی سنہ یا سنہ میں چار یا پانچ برس کی ہو قبل از
سنہ ۲۳ اوس سے دو لڑکے فیر توام کیونکر پیدا ہو سکتے ہین اور جو شخص
عہد خلیفہ دوم مین شہید ہو چکا تھا وہ کیونکر بعد خلیفہ دوم زندہ ہوا اور پہر اوسکا
نکاح ہوا اور حسنے عہد معاویہ مین وفات کی اور جناب امام حسین ع نے نماز جنازہ
پڑہی وہ اسکے مدت بعد شریک معرکۂ کربلا کیونکر ہوئین کہ مصائب کربلا و کوفہ
و شام جھیل کر مدینہ منورہ واپس آئین اور مثل اسکے کہ اونکا نکاح چار مین
حضرت عبد اللہ بن جعفر شوہر زینب سے ہوا حالانکہ حضرت زینب اوسوقت
موجود تھین کہ اس صورت مین ارتکاب حرام یعنی جمع بین الاختین لازم
آتا ہے وغیر ذلک جو اصل کتاب مین بشرح و بسط تمام مذکور ہے اور
سابقا مرقوم ہوا پس ایسی صورت مین اشتباہ رواۃ کے بوجہ اشتراک نام
کیونکر قایل ہونگے محققین اخبار و ناقدین آثار سے امید واثق یقین کامل
ہے کہ معروضہ فقیر کو جو سابقا مقدمہ مین مذکور ہوا خیال کر کے بلا تعصب
و حمیت صرف ان واقعات پر غور کر کے ان اغلاط و تحریفات کا دفعیہ
کرینگے جو تھے نظیر صحیح بخاری مین ہے انس بن مالک سے کہ ہم شراب
پلاتے تھے ابو عبیدہ جراح اور ابو طلحہ انصاری و ابی بن کعب کو کسی
[illegible] نے آکر خبر دی کہ شراب حرام ہو گئی ابو طلحہ نے کہا شراب گرا دو
[illegible] صحیح بخاری مین [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فلان فلان درج ہے پھر بعد چند روایات کے کہتے ہین کہ انس کی
روایت سے معلوم ہوا کہ شراب پینے والے اوس جلسہ مین گیارہ آدمی تھے
کہ سات آدمیونکا نام معلوم ہوا اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیر مین روایت
کی ہے کہ ابوبکر و عمر بھی اوس جلسہ مین تھے مگر یہہ روایت باوصف
صحت و پاکیزگی سند نہایت بری معلوم ہوتی ہے مجھے گمان ہوتا ہے
کہ غلط ہوا اور یہہ بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ اوس روز ابوبکر و عمر ملاقات
ابوطلحہ کو گئے ہون لیکن شراب نہ پی ہو بعد اوسکے روایت بزار سے
معلوم ہوا کہ انس نے کہا کہ ہم شراب پلاتے تھے ایک جماعت کو
جنمین ابوبکر بھی تھے ابن حجر کہتے ہین کہ یہہ ابوبکر مشہور بہ ابن شعوب
ہے روایت مین ابوبکر نام ہونے سے لوگون نے یہہ سمجھا کہ وہ ابوبکر
صدیق تھے حالانکہ ایسا نہین ہے وہ دوسرا شخص ہے مگر ذکر عمر ابوبکر
کے ساتہ اسکا قرینہ ہے کہ راوی کی غلطی نہین ہے اور وہ ابوبکر صدیق ہی تھے
انتہے محصلاً و ملخصاً چونکہ مقصود راقم بیان مطاعن [illegible]
شراب خواری خلیفہ اول جسپر بخصوص روایات ابن مردویہ و بزار [illegible]
واقرار ابن حجر عسقلانی موجود ہے تا اعلام ملی نوشتی خلیفہ دوم جو باقوال
ابن حجر و اظہار ابن الخطیب صاحب مستطرف و علامہ زمخشری صاحب
ربیع الابرار ثابت ہے [illegible] کہ [illegible] الخفا مین ہے کہ آنحضرت [illegible]
شراب [illegible] بلکہ مقصود [illegible]
[illegible] عبارت سے [illegible] ثابت ہوا کیونکہ [illegible] عرف [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

غرض سے کہ بروایت حضرت شیخ عتیق عیب شراب خواری بھی ثابت ہو
باوصف وجود قراین متعددہ جنکا خود اقرار کیا بلکہ باوصفیکہ بالاتفاق
چالیس برس تک اس سے اکبر کبایر یعنی شرک و بت پرستی مین مبتلا تھے
اور کوی اونکی عصمت کا بھی قایل نہین اور سند روایت مین کوی جاے
گفتگو نہین با اینہمہ بلا وجہ و بلا سبب فقط بہوا خواہی خلیفہ اول ایسی تاویل
و تحریف کے قایل ہوے کہ راوی بوجہ اشتراک نام مشتبہ ہوا دوسرے
ابوبکر کا حال ابوبکر صدیق کیطرف منسوب کر دیا پس ان روایات عقد مین
اگر ذرا بھی خیال خدا و رسول ہوگا اور ذرہ برابر بھی محبت اہلبیت طاہرین
ہوگی بلکہ اگر کچھ بھی عقل و نقل سے کام لیا جاویگا تو ضرور اشتباہ روات
کے بوجہ اشتراک نام قایل ہونگے جسکے خلاف مین بیش ازبیش فسادات
و لزوم محالات درپیش ہین خصوصا درصورتیکہ برعکس اس روایت
صحیح بخاری کی جسکی صحت پر اجماع اہلسنت ہے روایات عقد موضوع
اور غلط ہون اور تمامتر راوی اسکے وضاع و دجال و کذاب مفتری ہون
جیسا کہ مابعد مذکور ہوگا انشاءاللہ **نظیر نجم** شیخ عبدالحق جنکو محقق
دہلوی کہتے ہین اپنے اسماء الرجال مشکوۃ مین بذیل ذکر اولاد خلیفہ
دوم فرماتے ہین کہ انکے تین بیٹے تھے نام عبدالرحمن تھا عبدالرحمن اکبر
[illegible] اوسط عبدالرحمن اصغر [illegible] الثلاثہ [illegible]
[illegible]

ص۶ دیق قلمی

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور تمیز نہین کر سکتے بلکہ باوصفیکہ دار قطنی سے ناقل ہین کہ عبد الرحمن اوسط ہی ابو شحمہ تھا معہذا لک تیقن نہین ہوتا لطیفہ برآن مزید یہ ہے کہ مثل عدم تعیین شخص کے اصل قصہ بھی مختلف ہو گیا چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب یہان تین روایت نقل کرتے ہین اول یہ کہ حبش عورت کے ساتھ ابو شحمہ نے بحالت نشہ زنا کیا اور اوس سے لڑکا جنا یا وہ عورت بخدمت خلیفہ مین لڑکا لائی اور فریاد کی ہو خلیفہ نے ابو شحمہ کو پکڑوایا اور افلح سے حد جاری کرا لی ادہر حد تمام ہوئی ورا وہر ابو شحمہ مر گیا

دوسری یہ کہ ابو شحمہ نے خود بلا کسی نالش و فریاد کے اقرار کیا کہ ہمنے زنا کیا حد لگاؤ خلیفہ نے چار مرتبہ اقرار لیکر حد جاری کرنا چاہا اوسپر ابو شحمہ نے کہا (عجب تعریض لطیف جگر سوز ہے) جسنے زمانہ جاہلیت یا اسلام مین میر سیسی حرکت کی ہو وہ مجاز نہین ہے کہ ہمپر حد لگائے پس جناب امیر اوسے اوٹھے اور امام حسن سے فرمایا داہنا ہاتھ لو اور امام حسین علیہ السلام سے فرمایا دست چپ تھام لو بعد ازان حضرت نے سولہ کوڑے مارے تھے کہ ابو شحمہ کو غش آگیا گر پڑا حضرت نے حد موقوف کی اور فرمایا (سبحان اللہ) جا خدا سے کہدینا مجہپر اوسنے حد جاری کی جسکے ذمے تیری کوئی حد نہین ہے تب عمر کو جوش آیا اور اوس مردہ صفت سے تعریض کا بدلہ لینے چلے کھڑی ہوئی اوسپر سو کوڑے مارے کہ وہ مر گیا تیسرے یہ کہ عمرو عاص جس زمانہ مین حاکم مصر تھا عبد الرحمن بن عمر (ابو شحمہ) اور ابو سروعہ نے آکر کہا ہمنے شراب پی ہے اور عمرو عاص سے حد جاری کرنا چاہی

ص ۱۵۰ ازالۃ الخفا

فائدہ از زعم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر حد نہ جاری کروگے تو اپنے باپ عمر کو خبر کرینگے تب عمرو عاص نے حد لگائی اسکے بعد خلیفہ دوم کا خط عتاب آمیز آیا اور عبدالرحمن کو طلب کیا بعد حاضری چاہا کہ حد لگائین عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ حد تو اسپر جاری ہوچکی مگر عمر نے نہ مانا اور دوبارہ حد لگا کر قید کیا شاہ ولی اللہ فرماتے ہین کہ ابو عمر نے استیعاب مین کہا عبدالرحمن اوسط یعنی ابو شحمہ ہی جسپر عمرو عاص نے مصر مین حد جاری کی بعد ازان عمر نے بلوا بھیجا اور دوبارہ بطور ادب والد حد جاری کی کہ بیمار ہوکر مرگیا مگر اہل عراق کا قول ہے کہ عمر کے کوڑے مارنے مین وہ مرگیا اور یہ قول غلط ہے کہا زبیر نے کہ عمر نے حد شراب جاری کی اس سے بیمار ہوا اور مرگیا انتہے اصل قصہ سے ہمکو غرض نہین ہے کیونکہ سیکڑون مثالین اسکی حکام جور مین موجود ہین کہ بغرض اپنے ناموری و اشتہار عدالت ولی لونی کے ایسے امور ناجایز کے مرتکب ہوتے ہین جیسے کہ حکام انگریز سے ہند و مذہب کی ہزارون نظیرین روزمرہ دیکھی جاتی ہین لیکن یہ امر تعجب خیز ہوا کہ بوجہ اشتراک نام رواۃ کو اشتباہ ہوا اور تعیین ابو شحمہ مختلف ہو گئی کہ تین عبدالرحمن مین یہ شخص کون تھا یہانتک کہ اصل قصہ بھی ایسا مختلف اور مشتبہ ہوا کہ ایک کو دوسرے سے [illegible] حالانکہ خاص خلیفہ دوم کے فرزند ارجمند کا واقعہ ہے جسکے [illegible] جس کی فضیلت و عدالت ثابت کیجاتی ہے [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیہا السلام کی بابت مین بھی ایسے ہی اشتباہ رواۃ کو کیون نہین مانتے کہ
بوجہ اشتراک نام واحد چار شخصون مین رواۃ کو اشتباہ ہوا اور تین شخصون کے
مختلف حالات کو جو تھے ہمنام کیطرف منسوب کیا حالانکہ بغرض اعلاے
مناقب خلیفہ دوم و توہین اہلبیت طاہرین یہان انکو ضرورت وضع و افترا
بھی درپیش ہی چھٹی نظیر جسمین خود مولوی حیدر علی سا عالم متبحر مبتلا ہوا یہ ہی کہ آپنے
رسالہ واہیہ حاطبہ مین فضل بن روزبہان مصنف ابطال الباطل کو روزبہان
بقلی مصنف عرائس تصور کر دیا ہے حالانکہ روزبہان بقلی صوفی صاحب عرائس بہت متقدم ہی فضل بن
روزبہان پر اشتراک لفظ روزبہان نے ایک جگہ صرف روزبہان ہے
دوسری جگہ فضل بن روزبہان انکو اشتباہ مین ڈالا پس جہان اس سے
زاید اشتراک نام ہو اور اسباب اشتباہ بھی موجود ہون اگر رواۃ مشتبہ
ہو جائین جنکی جہالت کا بھی اقرار ہے تو کیونکر تعجب ہوتا ہے جیسا کہ ناقلین
قصہ موضوع مین مشاہد ہے ساتوین نظیر اشتباہ بلا اشتراک
نام و بلا سبب صحیح بخاری و صحیح مسلم مین بذیل قصہ افک مرقوم ہے
کہ جب سعد بن عبادہ نے منافقین کی حمایت کی تو سعد بن معاذ نے
انکا جواب دیا اور سخت نزاع واقع ہوئی امام نووی اسکی شرح مین فرماتے ہین
کہ کہا قاضی عیاض نے یہان سخت اشکال ہے جسکو آجتک کسی نے
نہین لکھا کیونکہ سعد بن معاذ مدتہا قبل اس واقعہ کے شہید ہو چکے تھے
پس [illegible] اشتباہ رواۃ ہوا [illegible] بلا اشتراک [illegible]
[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین جو موجب حصول الیقین سے ہے یہہ تاویل کیجاتی ہے اور اشتباہ و وہم
رواۃ کا قایل ہونا پڑتا ہے تو جہان اسقدر مخالفت و اقعات و لزوم محالات
کا سامنا ہووا اور اسباب اشتباہ اور قراین و شواہد بھی اوسکے موجود ہون
کیون نہ اشتباہ رواۃ کا اقرار کرینگے خصوصا درصورتیکہ اصل روایات بھی
موضوع و مکذوب ہون اور رواۃ اوسکے دجال و وضاع ہون انہوین نظیر
اسی قصہ افک مین سے صحیح بخاری مین کہ حدیث کیا مسروق نے ام رومان
مادر عایشہ سے الخ اسپر حافظ ابو علی سعید خطیب بغدادی ابن عبد البر مکی
قاضی عیاض ابراہیم بن یوسف ابو القاسم سہیلی ابو الفتح اندلسی علامہ مزی
علامہ ذہبی ابو سعید صلاح الدین وغیرہ وغیرہ جو اکابر محدثین و اعاظم ادیبین
اہلسنت سے ہین بالاتفاق معترض ہین کہ ام رومان تو بعہد آنحضرت سنہ
ہجریہ مین مری کہ خود حضرت اوسکے قبر مین اوترے اور دعا فرمائی اور کہا
جسکو حور العین کی صورت دیکھنا منظور ہو وہ ام رومان کو دیکھے پس ام
رومان سے اور مسروق سے ملاقات کیونکر ممکن ہے کیونکہ ام رومان
سنہ مین مری اور مسروق خلافت ابو بکر یا عمر مین آیا پس روایت کا
کیونکر ممکن ہے [illegible] اسکی تاویل یہہ نکالی کہ ناوی سے غلط [illegible]
[illegible] مجہول کہا ہو جسکے معنی یہہ ہوے کہ ام رومان سے کسی نے سوال کیا [illegible]
[illegible] سالت [illegible] جسکے معنی [illegible] کسی نے [illegible] غلط ہے
[illegible]

قصہ وفات ام رومان و اعتراض علما

Presented by: Rana Jabir Abbas

غلط کیا جس سے وہ سارے فضائل موضوعہ بھی ہوا ہو گئے چنانچہ
تفصیل اسکی عقبات الانوار مین مذکور ہے پس جب اعاظم علما کے عبقات الانوار جلد اول صفحہ ۲۰۶ لدھیانہ
نزدیک اشتباہ رواۃ کا ہونا خود صحیح بخاری کی روایت مین ممکن ہو تو ان
روایات عقد مین اشتباہ رواۃ پر کیونکر تعجب ہوسکتا ہے **نوین نظیر**
صحیح بخاری صفحہ مین مسروق سے روایت ہے کہ کہا ابن مسعود نے کہ جب قریش نے صفحہ ۱۳۹ باب اذا استشفع المشرکون بالمسلمین عند القحط
اسلام قبول کرنے مین دیری کی تو جناب رسالت مآب نے انپر بددعا کی
جسکی بدولت وہ سب قحط شدید مین مبتلا ہوے بہت سے لوگ ہلاک ہوے
ہڈیان مردار کھانے کی نوبت آئی تب ابوسفیان حضرت کے پاس آیا اور
کہا اے محمد تم حکم کرتے ہو کہ ہم لوگ صلہ رحم کرین حالانکہ تمہاری قوم
ہلاک ہوی خدا سے دعا کرو پس حضرت نے یہ آیہ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان
مبین کی تلاوت کی بعد ازان پھر انہون نے کفر کیطرف رجوع کیا اسکے طرف
اشارہ ہے قول الہی مین یوم نبطش البطشۃ الکبرٰی کہ مراد اوس سے روز بدر ہے
اور اسباط نے منصور سے اس روایت پر یہ زیادہ کیا کہ حضرت نے دعا کی
تو بارش ہوی سات روز تک پانی برستا رہا جب لوگون نے کثرت بارش
کی شکایت کی تو حضرت نے فرمایا اللھم حوالینا ولا علینا تب ابر دفع ہو
دفع ہوا اور اطراف کے لوگ سیراب ہوی تمام ہوی روایت صحیح بخاری کی
علامہ محمود بن احمد حنفی عمدۃ القارئین بشرح اسکے فرماتے ہین لوگون نے
اس اسباط والی روایت پر اعتراض کیا ہے کہا داودی نے قصہ مدینہ
قصہ قریش مین داخل کر دیا گیا کہا عبد الملک نے کہا زیادتی اسباط وہم اختلاط

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیونکہ سند عبداللہ بن مسعود مین اور قول انس بن مالک مین (یعنے بارش نہ آنے والا مضمون) ترکیب کر دیا ایک کی سند کو دوسرے کی متن روایت سے ملا دیا دمیاطی نے کہا کہ پہلی روایت عبداللہ بن مسعود سے ہے جو واقعہ مکہ ہے اوسمین یہ قصہ دوسری روایت کا نہین ہے تعجب ہے بخاری ہے کہ اس روایت مختلط کو نقل کیا حالانکہ بہت سی روایتین اسکے مخالف ہین بعض نے تائید بخاری مین کہا ممکن ہے دو مرتبہ یہہ قصہ واقع ہوا ہو مگر یہ احتمال محض لغو ہے کہا کرمانی نے اگر تو کہے کہ قصہ قریش مع التماس ابو سفیان مکہ مین ہوا تھا نہ مدینہ مین تو ہم کہینگے کہ اصل قصہ مکہ کا ہے اور جسکو اسباط نے ملا دیا وہ مدینہ کا قصہ ہے (تمام ہوا کلام عینی) پس جب خود صحیح بخاری مین ایسا اختلاط ہوا کہ مکہ کا قصہ مدینہ کے قصہ مین ملا کر راویون نے معجون مرکب بنایا جسکی بدولت بخاری کی تصحیح ہوئی تو ان روایات عقد مین اگرچہ صحیحین مین ہے نہ صحاح ستہ مین یکسی کتاب ملتزم الصحہ مین کوئی روایت بھی صحیح ہو ایسا اختلاط اور امتزاج ہوا کہ تین ام کلثوم کے مختلف حالات کو بوجہ اشتراک نام جو تھی ہمنام کیطرف منسوب کیا تو کیونکر تعجب ہو سکتا ہے بہر کیف اگر چہ ایسے اشتباہ روایات اہلسنت مین نہ اس محل مقام پر ہین چنانچہ کتاب مستطاب استقصاء الافحام و عبقات الانوار و تحفہ اثنا عشریہ مین مفصلاً موجود

[illegible] بیان نہین لکھ سکے [illegible] خطا کی نظیر [illegible]

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

پہلے یہہ کہ ابن حزم نے گمان کیا کہ حضرت نے قبل تشریف لیجانے کے فرمایا کہ رمضان کا عمرہ برابر حج کے ہے حالانکہ یہہ صریح غلطی ہے کیونکہ حضرت نے بعد معاودت از حجۃ الوداع یہہ فرمایا نہ قبل دوسرے یہہ کہ بیان کرتے ہیں حضرت پنجشنبہ ۲۴ ذیقعدہ کو روانہ ہوئے حالانکہ تشریف لیجانا حضرت کا ۲۵ بتاریخ ۲۵ روز شنبہ کو ہے تیسرے یہہ کہ طبری نے بعض کا قول ذکر کیا کہ حضرت بروز جمعہ بعد نماز روانہ ہوئے حالانکہ محض غلط ہے کیونکہ روانگی حضرت کے روز شنبہ ہے چنانچہ طبری اور واقدی کا بھی یہی قول ہے مگر پھر بھی واقدی نے تین خطا کی ایک یہہ کہ کہا حضرت نے ذی الحلیفہ میں نماز دو رکعت پڑہی دوسرے یہہ کہ کہا حضرت نے اوسی روز بعد نماز ظہر احرام باندہا حالانکہ غلط ہے کیونکہ حضرت شب کو ذی الحلیفہ میں مقیم رہے دوسرے روز احرام باندہا تیسرے یہہ کہا کہ وقفہ روز شنبہ کو ہوا حالانکہ غلط ہے چوتھے یہہ کہ قاضی عیاض نے کہا کہ حضرت نے وہیں قبل غسل خوشبو لگائی اور وقت غسل دہو ڈالے حالانکہ محض وہم ہے پانچویں ابو حزم نے کہا کہ احرام قبل ظہر باندہا حالانکہ غلط ہے کسی حدیث میں منقول نہیں ہے چھٹیں ابو حزم نے کہا ہدی حضرت کے ساتھ اور اکثر بعض اصحاب تھی یہہ بھی غلط ہے ساتویں یہہ کہ بعض نے کہا کہ حضرت نے وقت احرام تعیین نسک نہیں کیا حالانکہ غلط ہے آٹھویں جنہوں نے کہا کہ عمرہ مفردہ کے تعیین کے ساتھ تمتع جیسا کہ قاضی ابو یعلی و صاحب مغنی وغیرہ کا قول ہے نویں بھی غلطی کی اور جنہوں نے کہا کہ عمرہ مفردہ کی تعیین کی کہ حضرت ... [illegible]

ہ [illegible] کا احرام [illegible] [illegible] ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمرہ نہ کیا اوسنے بہی وہم کیا اور جسنے کہا کہ تعین عمرہ مفردہ کے کی تھی اور
اوسپر حج کو داخل کیا اوسنے بہی وہم کیا اور جسنے کہا کہ حج مفردہ کے تعین سے
اوسپر عمرہ کو داخل کیا بعد حج وہ اوسنے بہی وہم کیا آٹھوین یہ کہ طبری نے کہا
اثناے راہ مین حجۃ الوداع کے ابو قتادہ نے جو محرم نہ تہا حمار وحشی کا
شکار کیا اور حضرت نے کہایا حالانکہ یہہ قصہ عمرہ حدیبیہ کا ہی نہ حجۃ الوداع کا
نوین طبری نے بعض سے نقل کیا ہے کہ حضرت مکہ مین سہ شنبہ کو داخل
ہوے حالانکہ یہہ غلط ہے داخلہ حضرت کا یکشنبہ ۴ ذی الحجہ کو ہے دسوین
قاضی وغیرہ کا قول ہے کہ حضرت بعد طواف وسعی محل ہوے حالانکہ غلط ہے
گیارہوین بعض نے گمان کیا کہ حضرت وقت طواف رکن یمانی کا بوسہ لیتے تہے
حالانکہ غلط ہے کیونکہ حضرت نے تقبیل حجر اسود فرمائی تہے بارہوین قول
ابن حزم ہے کہ حضرت نے وقت سعی تین شوط مین رمل کیا اور چار شوط مین مشی کی
حالانکہ غلط ہے اور دعوے اتفاق اسپر غلط تر تیرہوین وہم کیا جسنے کہا کہ
طواف درمیان صفا ومروہ کے چودہ شوط اور ذہاب وعود ایک مرتبہ تہا
چودہوین جسنے گمان کیا کہ حضرت نے پروز نحر قبل از وقت نماز صبح رمی کی او
بہی غلطی کی پندرہوین [illegible]
[illegible] اوس شب کو [illegible] اوسنے بہی غلطی کی اور
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقامت فرمائی سولہوین وہم کیا اوسنے جو قائل ہوا کہ حضرت نے
بروز عرفہ دو خطبہ پڑہے اور درمیان مین بیٹھ گئے اور موذن نے اذان کہی
بعد اذان دوسرا خطبہ شروع کیا اوسکے بعد اقامت صلاۃ ہوئی کہ کسی
حدیث مین یہ مضمون نہین بلکہ جابر والی حدیث مین تصریح ہے کہ بعد کمال
خطبہ بلال نے اذان و اقامت کہی پس حضرت نے نماز ظہر پڑہی بعد خطبہ
کے سترہوین ابو ثور نے کہا کہ جب حضرت منبر پر تشریف لیگئے موذن نے
اذان کہی بعد فراغ اذان حضرت نے کہڑے ہو کر خطبہ پڑہا حالانکہ یہ
قول وہم ظاہر ہے کیونکہ اذان بعد خطبہ ہے ابن حزم نے یہ روایت کی
کہ ام سلمہ لیلۃ النحر کو آئین اور حضرت نے حکم دیا کہ بوقت نماز صبح مکہ مین آئین
اوسنے بہی خطا کی اٹھارہوین جسنے گمان کیا کہ حضرت نے بروز نحر طواف
زیارت کو رات ہونے تک موخر فرمایا اوسنے بہی خطا کی انیسوین وسنے بہی
خطا کی جو قائل ہوا کہ حضرت نے دو مرتبہ کوچ کیا ایک دن کو دوسرے شب کو
بیسوین اوسنے بہی وہم کیا جسنے یہ بیان کیا کہ بروز نحر طواف قدوم کیا بعد اوسکے
زیارت کا طواف کیا اور راوسنے بہی وہم کیا جسنے گمان کیا کہ حضرت نے سعی
فرمائی طواف کے ساتھ اکیسوین جو قائل ہوا کہ حضرت نے بروز نحر مکہ مین نماز ظہر
پڑہی اوسنے بہی وہم کیا اور جسنے گمان کیا کہ حضرت نے وادی محسر
نہ کی اوسنے بہی وہم کیا بائیسوین طاوس وغیرہ کو وہم ہوا کہ قائل ہوئے
حضرت ہر شب کو منی سے خانہ کعبہ مین تشریف لاتے تہے تیئسوین اوسنے
بہی وہم کیا جو قائل ہوا کہ حضرت نے دو مرتبہ عمرہ ادا فرمایا اوسنے گمان کیا کہ حضرت نے [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

مکہ کو خرمج دو خول مین بطور دائرہ قرار دیا اوسنے بھی وہم کیا اور جسنے یہ
گمان کیا کہ حضرت نے محصب سے طرف مکہ عقبہ کے انتقال کیا اوسنے بہی وہم کیا
پس یہ کل اوہام ہین جسپر ہمنے اجمالاً و تفصیلاً تنبیہ کی (تمام ہوا خلاصہ کلام ابن القیم
زاد المعاد مین) پس جب حضرت واقعہ حجۃ الوداع مین ان علماء اہلسنت کو اسقدر
اوہام لاحق ہوے جسکی تعداد قریب چالیس کے ہی تو واسے بر دیگر وقایع
کیونکہ حج انکے اصول دین مین داخل ہی ہمیشہ عمل کی ضرورت داعی ہے روز مرہ
حج کرتے ہین اور حضرت کا یہ آخری حج تہا اسی غرض سے کہ تعلیم احکام
حج ہو جاوے حتے کہ آیۃ اکملت لکم دینکم اسی حج مین بقول خلیفہ دوم
نازل ہوے بلکہ امارت حج بقول شاہ ولی اللہ لوازم خلافت خاصہ سے ہے
جس سے عیاذاً باللہ جناب امیر محروم رہے ہے سواے اسکے کوئی ضرورت
وضع و افتراے رواۃ بہی نہین پائی جاتی یا انیمہ جب اکابر علماے اہلسنت
کو ایسے اوہام و اغلاط پیش آئے تو اس مسئلہ مین انکے اوہام و
اغلاط اور اختباط پر کیونکر تعجب ہو سکتا ہے جو نہ داخل اصول دین ہے
نہ ضرورت عمل صرف علم ہی علم ہے کہ بفرض وقوع حسب مزعوم اہلسنت
خیان بہت سے فضائل خلیفہ دوم ہین و انکے بیان کئین سے یہی [illegible]
[illegible] ان ضرورت تحقیقات بہی نہین ہے بلکہ ضرورت وضع و افترا و جعل و
[illegible] ہے پس ایسی حالت مین خود موضوع ہونا ان روایات
[illegible]

رج مین مذکور ہونے پس ان اوہام پر تعجب ہوتا اور ان اغلاط پر اسناد و صدقنا
کہنا سراسر حیرت خیز ہے گیارہوین نظیر ابو الفضل محمد بن احمد بن عبد اللہ
بن عبد المجید بن اسماعیل معروف بحاکم شہید متوفی سنہ ۳۳۴ھ کتاب کافی مین شمس الائمہ
ابوبکر محمد بن احمد بن ابی سہیل سرخسی متوفی سنہ ۴۸۳ھ کتاب مبسوط مین فخر الدین
حسن بن منصور اوزجندی فرغانی معروف بہ قاضیخان متوفی سنہ ۵۹۲ھ اپنی فتاوی مین
کہ مشہور بہ فتاوی قاضی خان ہے برہان الدین علی بن ابوبکر مرغینانی متوفی
سنہ ۵۹۳ھ کتاب ہدایہ مین ظہیر الدین ابوبکر محمد بن احمد قاضی محتسب بخاری متوفی
سنہ ۶۱۹ھ اپنے فتاوے کہ مشہور بہ فتاوی ظہیریہ ہے فخر الدین ابو محمد عثمان
بن علی زیلعی متوفی سنہ ۷۴۳ھ تبیان الحقایق شرح کنز الدقائق مین اکمل الدین محمد
بن محمود بابرتی الحنفی متوفی سنہ ۷۸۶ھ عنایہ شرح ہدایہ مین ابوبکر بن علی معروف بحدادی
عبادی متوفی سنہ [illegible] سراج وہاج شرح مختصر قدوری مین
بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی متوفی سنہ ۸۵۵ھ رمز الحقایق شرح کنز الدقائق
مین عالم بن علاء الحنفی فتاوے تاتارخانیہ مین وجیہ الدین [illegible]
[illegible] شرح مشارق الانوار [illegible] شرح وقایہ مین
ابو المکارم شرح وقایہ مین یوسف اعور رسالہ رد مذہب شیعہ مین محاسنی [illegible]
[illegible] الوہابیات مین اور علامہ سعد الدین تفتازانی نے شرح مقاصد
[illegible] اور دیگر علمائے اہلسنت نے اپنی تحقیقات و فتاوی پر دین ایمان اہلسنت
[illegible] کا سامی گرامی [illegible] جلد اول [illegible]
[illegible] عبارت [illegible] اصل کتاب [illegible]

[illegible] جلد اول [illegible]
[illegible] جلد دوم
[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

لکھی ہے اون سبھون کا بالاتفاق بیان ہے کہ امام مالک کے نزدیک متعہ جائز ہے جیسے کہ شمس الائمہ سرخسی وغیرہ نے دلائل جواز متعہ بھی امام مالک سے نقل کئے کہ کن دلیلون سے وہ جائز بتاتے ہین جب اقوال ان علماء فحول کے اہلسنت کے سامنے پیش کئے گئے تو اون سبکا جواب یہی دیا چنانچہ قول فاضل رشید ہی از صاحب ہدایہ در نقل مذہب مالک خطا واقع شدہ وبعض علمار اکہ صاحب رسالہ نامبردہ در مولفات خود تبعیت صاحب ہدایہ نمودہ اند پس ہرگاہ اس مسئلہ مین کہ قدیم الایام سے اسکے حلت وحرمت مین درمیان شیعہ وسنی گفتگو چلی آئی ہے اور الزام عظیم خلیفہ دوم پر وارد کیا ہے جیساکہ ناظرین کتب کلامیہ پر مخفی نہین ہے بقول فاضل رشید صاحب ہدایہ نے ایسی غلطی صریح کی کہ اوس متعہ کے جواز وحلال ہونے کے نزد امام مالک قائل ہوئے جسکو کس شفقت سے خلیفہ دوم نے حرام کیا تھا اور بقول فاضل مذکور دیگر علماء نے بھی غلطے فاحش مین صاحب ہدایہ کی متابعت کی اور آنکھ بند کرکے نقل کرتے چلے گئے جسمین نہ کوئی وجہ اس خطا کی معلوم ہوتی نہ کوئی سبب اشتباہ بلکہ طرہ اسپر یہ ہے کہ برخلاف حکم حضرت عمر جناب امیر اور عبداللہ بن عباس اور عمران بن حصین [illegible] وغیرہ قائل بجواز متعہ تھے جس سے معلوم ہوتا کہ [illegible] جناب رسالتمآب نے مومنین کو اجازت [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلکہ امام فخرالدین رازی نے جو دربارہ جواز متعہ عمران بن حصین صحابی
سے نقل کیا اوسکے بارمین رشادت پناہ فرماتے ہین کہ امام رازی سے
خطا ہوئی اور اس عار کے دفعیہ کے لئے علمائے کرام کے تخطیہ باخود ہاکو
نقل کرتے ہین حالانکہ علامہ نیشاپوری ورامام ثعلبی وغیرہ بھی اوس روایت
کے ناقل ہین جسمین امام رازی خطاوار بنائے جاتے ہین پس جب ایک
ایک مسئلہ مین اتنے صحابہ وخلفا وائمہ وعلما خطا کرین سہو فرمائین تو اس
مسئلہ عقد حضرت ام کلثوم مین اگر ایسی خطائے فاحش ان علما سے سرزد
ہوئی ہو جنہون نے یہہ روایت ذکر کی اور ایکے بعد دیگرے اوسکو نقل کرتے گئے
کہ تعداد اس جماعت خاطیئن کی کم ہے پہلے جماعتون سے تو کیونکر جائے
تعجب ہوسکتا ہے حالانکہ دونو صورتون مین فرق بین نمایان ہے کہ یہان
بقطع نظر از ضرورات جعل وافترا اشتباہ روات بہت اچھی طرح ثابت ہے
اور اسباب اشتباہ بہی موجود بخلاف مسئلہ متعہ کے کہ کوئی خاص وجہ اشتباہ
وصدور خطا بتابعت ایکے بعد دیگرے نہین معلوم ہوتا پس [illegible]
ودلائل قویہ کے اب کسکو اسمین شبہ رہیگا کہ روات اس مسئلہ مین جو ہمنام
نام مشتبہ ہوئے اور باشتباہ تین ہمنامون کے دو مختلف واقعے جو تھے
ہمنام کیطرف منسوب کر دئے اور دیگر علما نے بتبعیت ونکی لکھے اور با تحقیق
تفصیل اس واقعہ کو اسی حیثیت سے لکہ دیا ازینجاست کہ جناب شیخ [illegible] علی
متقی [illegible] کے بارےمین فرماتے ہین کہ جو روایت [illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن بکار ہے اور وہ نقل مین موثوق بہ نہین تہا اور متہم تہا اوس باب مین جسکو وہ
ذکر کرتا ہے بسبب دشمنی امیرالمومنین علیہ السلام کے اور وہ غیر مامون ہے یہانتک
کہ فرماتے ہین حاصل اسمین یہ ہے کہ ابی محمد حسن بن یحیے صاحب علم النسب نے
اپنی کتاب مین اس روایت کو نقل کیا چونکہ وہ شخص سادات علوی مین سے تہا
لوگون نے یہ گمان کیا کہ یہ امر حق اور واقعی ہے ورنہ یہ علوی کیون نقل کرتا حالانکہ
اونہون نے اسپر نہین غور کیا کہ اس علوی نے زبیر بن بکار سے روایت کی ہے انتہی
کلامہ الشریف بقدر الحاجت پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ اول موجد اس افترا کا
زبیر بن بکار ناصبی ہے کہ اوس سے ابی محمد حسن بن یحیے نے نقل کیا بعد اسکے
لوگ اسیوجہ سے مشتبہ ہوئے اور یہ اشتباہ بڑا اور بقول مولوی حیدر علی جسطرح زمانہ
ابو حنیفہ مین بہت سے مسائل خلاف واقع ابو حنیفہ کو فی کیطرف بوجہ اشتراک
نام منسوب ہو جسکی تحقیق بعضونکو اوس وقت ہوئی بعضون کو نہوئے اور
متاخرین نے طوق تقلید گلے مین ڈالکر بلا تحقیق بتفصیل اون معائب کو نقل کیا
اوسیطرح اس مسئلہ مین بھی متاخرین نے بتقلید و اتباع متقدمین یا مشتبہین
سابقین بلا تحقیق و تفحص اونہین روایات کو نقل کیا در پے تحقیق نہوئے اور متعدد
ام کلثوم کے مختلف حالات مین جو مجموعہ بناکر ایک کی طرف منسوب ہوئے
تمیز نہ کرسکے یا بالقصد باز آئے الاحق واضح ہوتا ہے حق ہدفنا التہذیب ہم سبنا
سیری تقریر واقعی اور تقریر مصنوعی شخصات مین جو فرق ہے مخفی نہین اور
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جب روایت احکام حلال و حرام ہو تو اوسمین تشدد کرو اور جب بیان فضائل وغیرہ
مین ہو تو اوسمین مساہلہ کرو اور تحقیقات مین تشدد نہ کرو جیسا کہ سعی مشکور ہو لوی
عبد الحی مین ہے پس جب عموماً احادیث فضائل کے لیے یہ قانون مقرر ہو
تو واسے برحال فضائل عالیہ موضوعہ خلیفہ دوم جنکے لیئے ہزارون موضوعات
کی یونہین ضرورت ہوتی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ عمل درآمد اس قانون کا
صرف دربارہ خلفا و صحابہ و ائمہ مقبولین اہلسنّت ہی ہوتا ہے جناب امیر۴ اور
اہلبیت طاہرین کے لیے تو برخلاف اسکے آیات محکمہ اور روایات صحیحہ و یقینیات کی
بھی تکذیب کرتے ہین جیسا کہ ناظرین تحفہ و ازالۃ الغین پر مخفی نہین لیکن شیعون کے
شکایت اہلسنت سے اس بارہ مین بیکار ہے کیونکہ جب انبیاء کرام کے ساتھ بھی
انکے یہی برتاو ہین کہ بجائے اظہار فضائل و مناقب انکے حقائق حالات
کو مکرتے ہین اور در پے تحقیق نہین ہوتے مساہلہ کرتے ہین تو اہلبیت
کے بارہ مین کیا امید کیجائے دیکھیے علامہ ابن حجر مکی نے کتاب منح مین جہان
اسکی تحقیقات کی ہے کہ [illegible]
[illegible] بنت [illegible]
اور بعد تحقیقات بسیار تحقیق پدر حضرت ابراہیم مین فرماتے ہین
[illegible] ہوجاتے تھے چونکہ اہل عرب چچا کو باپ کہتے تھے اسوجہ سے
[illegible] باپ کا اطلاق ہوا بقاعدہ جمع بین الاحادیث اسکا [illegible]
[illegible] ہے اور بعض لوگ نقل [illegible]
[illegible]

صـ ۱۹۸ سعی مشکور مطبوعہ [illegible] ان الرسل [illegible] [illegible] [illegible] صفحہ ۵ [illegible] صفحہ ۲۰۲ مع [illegible] تفصیل [illegible] ۱۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ص ۶۲
مدارج النبوۃ ج ۲

پوری نہ کی اسمین مساہلہ و سستی کی نتھے اور شیخ عبدالحق صاحب مدارج النبوۃ
مین فرماتے ہین متاخرین اثبات کردہ اند کہ آبا و اجداد آنحضرت پاک و مصفا
بودند از دنس شرک و کفر جس سے معلوم ہوا کہ متقدمین اہلسنت کو اسکی تحقیق
نہوئی یا دیدہ و دانستہ امر خلاف کے قایل ہوئے ہای افسوس صرف
خلفا کے معائب پوشی نے ان لوگون کو کن کن امور مین مبتلا کیا کہ آبا ر انبیا
کرام کے کفر کے قایل ہوئے بلکہ ہواخواہی حضرت فاروق بغرض مساوات
نسب رسول مین بھی قدح کی ہے کہ بتصریح محمد بن فضل اللہ المحبی خلاصۃ الاثر
فی اعیان القرن الحادی عشر مین ملا علی قاری نے ایک رسالہ مشتمل بر
اسارت ادب والدین آنحضرت صلعم تصنیف کیا اگرچہ تصنیف نہوتی تو اوسکے
تالیفات و تصنیفات کے فوائد سے دنیا مملو ہوتی نتھے چونکہ یہہ واقعہ نہایت
شرمناک واقعہ ہے جس سے مخالفین اسلام کو خندہ زنی کا موقع ملتا ہے
لہذا یہان نہین لکھ سکتے اصل کتاب پر مع رد محول ہے بہر کیف جبکہ ایسے
امور عظیمہ مین ان لوگون نے مساہلہ کیا بلکہ درحقیقت افترا کیا اور انتساب بیجا
ان اغراض باطلہ سے مقدوح و مخدوش کیا تو اگر انہین اغراض سے اس مسئلہ
مین مساہلہ کیا اور طالب تحقیق نہ ہے [illegible]
فاروق کے لیے افترا پردازیان کین ہون [illegible]
[illegible] نہین کیونکر [illegible]

مع نظایر و دلایل و وجوہ اشتباہ بیان کیا ہے ثابت قدم ہین بعبارۂ گفتگو
کرتے ہین کہ رواۃ کو بوجہ اشتراک نام اس مسئلہ مین اشتباہ ہوا اور اس نسبت
مین اونسے خطا ہوئی دیگر علما و رواۃ بھی بتبعیت اونکے مبتلا اسی غلط و
وہم و اشتباہ ہوتے گئے درپے تحقیق نہوے ورنہ جیسا بعد مدت مدیدہ
اسلام آبا و اجداد انبیاء کرام علیہم السلام کا انکو پتہ ملا اور طہارت نسب سرور انام
کا سراغ لگا یہ بھی ضرور معلوم ہوتا کہ یہ نسبتین بھی محض غلط اور سراسر تہمت اہل سنت
بحث ہین خلیفہ نے خواستگاری کی نہ عقد ہوا نہ دوسرا کوئی امر بلکہ اصلیت
اسیقدر ہے کہ خلیفہ دوم نے ام کلثوم دختر ابوبکر سے خطبہ عقد کیا اوسنے
انکار کیا حسب استدعا بی بی عائشہ عمرو بن عاص نے مکر و حیلہ سے کام لیا کہ
یہ فتنہ فرو ہوا اور زوجیت ام کلثوم بنت جرول خزاعی جو ایام جاہلیت سے خلیفہ دوم
کے زوجہ تھی اور اوسکے بطن سے عبداللہ بن عمر و زید بن عمر وغیرہ پیدا ہوے تھے
کہ ان ماں بیٹے نے بعہد معاویہ ساتھہ وفات کی اور نیز زوجیت ام کلثوم
بنت عقبہ جس سے بمقام حدیبیہ خلیفہ نے بعد اسلام عقد کیا تھا سبب اشتباہ
رواۃ ہوا جسکے سبب [illegible] و قوع عقد و تولد زید و وفات زید
وغیرہ سب امور حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر کیطرف منسوب ہوگئے
[illegible] آثار و حاملین اخبار نے بالخصوص ان علما نے جنکو اثبات موافقت
[illegible] سب سے زیادہ فکر رہی تھی مثل ابن السمان مصنف کتاب الموافقہ
وغیرہ کی روایتین غلط و [illegible] اعتراض [illegible] اپنی [illegible]
حضرات اہلسنت [illegible]

قبول کرلین تو سبحان اللہ نعم الوفاق کیونکہ مدار اونکی حقیت و بطلان کا کچھ اسی قصہ پر نہین ہے نہ خلیفہ دوم کے ایمان و فضیلت کا ثبوت اس عقیدہ پر منحصر پھر کیون ناحق ایذا دہی خدا اور رسول کیجاے اور اکر مصالحہ و مباہلہ سے فرار کرین اور خلاف حکم خدا اور رسول حدیبیہ والی قصہ کیطرح اپنی انہین روایات موضوعہ واہیہ پر اڑے رہین تو بدرجہ مجبوری ہم بھی اونکی خدمت گذاری سے باز نہ رہینگے اونہین کے قواعد و اصول کے مطابق غلطی بلکہ موضوعیت انکی روایات کی ثابت کر دکہائینگے بحول اللہ و قوتہ تعالے

فصل ثانی در بیان اثبات موضوعیت روایات

مقالہ ثانیہ

یہ امر تو یقینی ہے کہ جب کسیکو خدا اور رسول کا خوف نہین ہوتا تو نہ اوسکو کچھ دین و ایمانکا پاس ہوتا ہے نہ کذب و افترا سے پرہیز کریگا اور صورتیکہ اس جھوٹ سے کوئی غرض بھی نکالنا ہو خواہ وہ غرض کسیکی عداوت سے متعلق ہو یا کسیکے بیجا محبت سے دیکھیے حضرت مریم علیہا السلام پر اعدائے دین نے کیا تہمتین لگائین جسکی پروردگار عالم کو اپنی کلام مجید مین کرنی پڑی چند سورتوں مین اونکی پاکدامنی و عصمت و عفت پر شہادتین فرمائین حالانکہ بہتان لگانیوالون کو صرف عداوت اسکا باعث ہوی کیونکہ اس تہمت سے عیاذا باللہ محض ابطال ایک آیۃ الٰہی یعنے نبوت صادر تہ حضرت عیسیٰ [illegible] علیہ الصلوٰۃ کے دوسرا کوئی فائدہ نہ تہا بخلاف اس مسئلہ عقد مریم ثانیے [illegible] علیہا السلام کے کہ عداوت و محبت کی دونون غرضین [illegible]

[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا کیا بہتان نہ جوڑے گئے تھے کہ عیب پوشی نسب کے لیے
نسب مطہر سرور عالم مین قدح کی گئی بلکہ بالخصوص نسب خلیفہ دوم کے
مماثلت مین اوسکو پیش بھی کیا اور خوف دار و گیر الحق سے آخر
اوسکے قباحت پر متنبہ ہو کر خود ہی اوسکو باطل بھی کیا اور اوسکے
قایل کو کافر بنایا پس ان لوگون سے ایسا اتہام لگانا کیونکر
تعجب خیز ہو سکتا ہے خصوصًا درصورتیکہ یہی بغض و نفاق اصل
اصول مذہب قدریائی اور اہالیان سلطنت کی بہی دلی خواہش ہو
کیا خوب تقریر کی ہے ابو جعفر اسکافی نے بجواب جاحظ عثمانی کے
کہ اگر خیال غلبہ جہل وحب تقلید نہوتا تو اس عثمانی کے جواب
دینے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ سب جانتے ہین دولت و سلطنت
اونہین کے موافق ہوتی ہے جو ارباب سلطنت کے [illegible]
ہون اور سب آگاہ ہین کہ قدر و منزلت اونہین علما و شیوخ کے
ہوتے تھے جو فضائل [illegible] کتابین [illegible]
[illegible] تھے کہ بدون اسکے کسطرح دنیا سے
تمتع ممکن نہ تھا پس ان محدثین نے بہی کوئی دقیقہ ایسی روایات کے
بنانے مین اوٹھا نہ رکھا اور چونکہ یہ امر بدون [illegible]
مطاعن اہلبیت ممکن نہ تھا اسطرح در پے ہوئے کہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کرین اور منبرون پر لعن کرین اور اونکے یعنے اولاد علی کی یہ حالت تھی کہ اونکے دشمنون کی قطار روزمرہ بڑہتے جاتی ہے اور تلوارین اونکے خون سے رنگی جاتی ہین تعداد کم ہوتی جاتی ہے کوئی کہین قتل ہوتا ہے کوئی اسیر ہوتا ہے کوئی کہین پوشیدہ ہو رہا ہے غرض عجب عالم خوف وبیم وترس ہے یہانتک کہ فقیہ محدث قاضی متکلم سبکے سب لوگون کو عقوبت سلطانی سے ڈراتے ہین کہ انکے فضائل نہ بیان کرو انکے گرونہ پہینکو نوبت بدینجا رسید کہ محدثین مارے خوف کے جناب امیرؑ کا نام نہین لے سکتے اگر کسی حدیث مین حضرت کا ذکر ہے تو یون تعبیر کرتے ہین کہ کہا ایکمرد نے قریش سے یا ایسا کہا ایکمرد قریش نے مگر نام نہین لے سکتے انکی تو یہ حالت ہے اما اہل مذہب حقیقی ہین وہ سب اسی پر تلے بیٹھے ہین کہ فضایل ومناقب کو انکی باطل کرین تاویلات بعیدہ اور حیلہ ومکر سے کام لین خارجی ہون یا ناصبی عثمانی ہو یا معتزلے یا جو فرقے ان فرقون سے پیدا ہوے سبکی یہی خواہش ہے کہ کسیطرح انکی فضائل ومناقب کو مخفی کرین حتے کہ زمانہ معاویہ ویزید سے یا بعد والی سلاطین بنی امیہ تک کہ اسی سال تک اونکی سلطنت رہی کوئی دقیقہ سب وشتم ولعن وطعن مین انحضرت کے اوٹھا نہ رکھا اسپر بہی نور خدا ہمیشہ غالب ہوتا گیا فضائل ومناقب انکے مشہور ہوتے گئے انتہے پہر دوسرے مقام پر کہتے ہین تم خوب جانتے ہو کہ سلاطین وملوک کوئی دین یا کوئی بدعت قائم کرتے ہین تو اپنی رعایا کو اوسکی تعمیل پر ایسا مجبور کرتے ہین کہ اس دین وبدعت کو دوسرے سے واقف تک ہونے نہین دیتے جیسا کہ حجاج بن

Presented by: Rana Jabir Abbas

یوسف نے کہ عامل عبدالملک بن مروان تھا علاوہ اون ظلم وستم کے جو اولاد علی
پر کئی لوگون کو مجبور کیا کہ قرآن کو بقرارت عثمان پڑہین اور قرارت ابن مسعود و ابی
بن کعب کو ترک کرین کل بیس برس اوسکی سلطنت رہی بلکہ اوسکی زندگی ہی مین
تمامی ملک عراق قرارت عثمان پر متفق ہوگیا اب انکی جو اولادین ہوئین تو
سوائے اس قرارت عثمانی کے دوسری قرائتون سے بالکل ناواقف تہین
خواہ اسوجہ سے کہ اون کے مان باپ مانع ہوے یا اوسوجہ سے کہ معلمون
نے اوسکی تعلیم ہی موقوف کی تا اینکہ اگر کوئی شخص عبداللہ بن مسعود یا ابی
بن کعب کے قرارت پر پڑہتا تو اوسکو وہ لوگ قرآن نہ جانتے تھے بلکہ پڑھنے
والے کی تالیفات و موضوعات سے قرار دیتے تھے پس یہ حال تو ان سلاطین
ورعایا کا اس قرارت کے بارے مین تھا جسکے خلاف کے رواج سے نہ خوف
زوال ملک تھا نہ کسی فساد کا ڈر بخلاف اظہار فضائل علی ع کے اور اونکی اولاد
کی بزرگیون کے ظاہر ہونے مین تو ہر طرح کا خوف تہا اسلیے اسمین اور بھی کد تھی
مگر خدا نے ان لوگون کے عظمت وجلالت کو روز بروز ظاہر کیا اسنے تہے مخفی
ایسی حالتو نہین جو کچہ ان دنیا پرستون کے اہتمامات کو فروغ ہو تہوڑا ہے اور جو
کچہ نہ اسکے موضوعات کو ترقی ہو کم ہے کیونکہ استحکام سلطنت وحصول مکنت
وجاہ کا اسی پر دار و مدار تھا جلب دنیا بغیر اسکے محال تہا چہ جائیکہ بغیر ان ضرورتون کے
بھی موضوعات بنائی جائین اور اوسنے امرونکے لئے اسکا ارتکاب
ہو چنانچہ علامہ ابن اثیر جامع الاصول مین بذیل طبقات مجروحین فرماتے ہیں
کہ بدترین طبقات جرح سے افترا کرنا ہے رسول مقبول پر جسکے بارے مین

شیوع قرات عثمان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت نے فرمایا ہے جو جان بوجھ کر مجھپر افترا لگائے اوسکی جگہ جہنم مین ہے مگر اس بلا مین بہت بڑی جماعت مبتلا ہوے جنکی مقاصد و مطالب جداگانہ ہین بعض ان مین زنادقہ ہین مثل مغیرہ بن سعد کوفی و محمد بن سعید شامی کی جنہونے اس غرض سے احادیث وضع کیے کہ لوگون کے دلونمین شک پیدا کرین بعضون نے اپنے خواہشون کے مطابق حدیثین بنائین جس سے بعض نے توبہ بھی کی اور اپنی وضع کا اقرار کیا چنانچہ ایک شیخ نے شیوخ خوارج سے بعد توبہ کہا کہ یہ حدیثین دین ہین دیکھو تم اپنے دین کو کس سے لیتے ہو ہم لوگ جب کوئی بات چاہتے تھے تو اوسکو حدیث بناتے تھے ابو العینا کہتا ہے کہ ہمنے اور جاحظ نے حدیث فدک بنائی اور شیوخ بغداد کے سامنے پیش کے سبنے قبول کی مگر ابن شیبہ علوی نے کہ وہ پہچان گیا اور کہا اول حدیث آخر سے نہین ملتی سلیمن بن حرب کہتا ہے کہ ایک شیخ کی خدمت مین گیا دیکھا کہ وہ روتا ہے ہمنے وجہ پوچھی تو اوسنے کہا کہ چار سو حدیثین شاگردونمین داخل کر دین اب کیا کرون بعضون نے بغرض خوشنودی خدا حدیثین بنائین تا کہ لوگونکو فضایل اعمال کیطرف رغبت دلائین مثل ابی عصمہ و نوح بن مریم مروزی و محمد بن عکاشہ کرمانی و احمد بن عبد اللہ جوئباری وغیرہ کے چنانچہ کسی نے ابی عصمہ سے پوچھا کہ تم حدیثین ہر ہر سورہ کی فضیلت مین ابن عباس سے بذریعہ عکرمہ روایت کرتے ہو حالانکہ دوسرے شاگردان عکرمہ اوس سے واقف نہین تو ابی عصمہ نے کہا چونکہ مینے دیکھا کہ لوگ فقہ ابوحنیفہ و مغازی ابن اسحق مین مشغول ہین قرآن سے بالکل روگردان ہین اسلئے مینے قربۃً الی اللہ یہ احادیث

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وضع کی بعضون نے خوشامد مین بادشاہون کے حدیثین بنائین چنانچہ غیاث بن ابراہیم محدث مہدی خلیفہ کے یہان گیا چونکہ اوسکو ورنیولے کبوترونکا بڑا شوق تہا کہ دور دور مقامات سے منگاتا تہا اسلیئے غیاث نے ایک حدیث نقل کی کہ فرمایا حضرت صلعم نے سبق نہین ہے مگر خف اور حافر اور نصل اور جناح مین جسپر مہدی خلیفہ نے دس ہزار درہم دلوائے جب غیاث وہانسے چلنے لگا تو مہدی خلیفہ نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تیری قفا جہوٹہون کی ایسی ہے بعد اوسکے کل کبوترون کو ذبح کر ڈالا کسینے کہا کبوترون کا کیا قصور ہے اوسپر خلیفہ نے کہا انہین کی بدولت تو رسول پر تہمت دہری گئی کسینے مامون بن احمد مروزی سے کہا شافعی کی عظمت و جلالت دیکہتے ہو کہ خراسان والے انکے کیسے مطیع و منقاد ہین مامون نے یہہ حدیث بنالی کہ فرمایا حضرت نے ہماری امت مین ایک مرد ہوگا جسکو محمد ابن ادریس کہینگے اوسکی مضرت ہماری امت کے لیئے ابلیس سے بہی زیادہ ہوگی اور ایک شخص ہماری امت سے ابوحنیفہ نامی ہوگا جو چراغ ہے ہماری امت کا بعض انہین سے وہ لوگ ہین جو دروازون پر سوال کرتے پہرتے ہین اور بازارون مین کہڑے ہوکر حضرت کیطرف موضوعات کی نسبت کرتے ہین چونکہ سندین صحیح یاد کرلی ہین بہتین اسناد صحیحہ کے ساتھ اپنے موضوعات کو بیان کرتے ہین اسلیئے عبارت جامع الاصول سے واضح ہوکہ یہہ خلیفہ مہدی عباسی وہ ہے جسکے لیئے اسقدر موضوعات بنالیے گئے کہ مہدی موعود اہلسنت کا یہی درجہ پایا اور اسیکے بدولت یہہ حدیث بنالی گئی کہ مہدی کا نام میرا نام ہوگا اور اوسکے

اصل حدیث یہ ہے لا سبق الا فی خف او حافر او نصل غیاث نے اوجناح بڑہا دیا ۱۲ منہ

وضع حدیث در منقبت شافعی و وضع در ذم ابوحنیفہ بین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باپ کا بھی وہی نام ہوگا جو میرے باپ کا نام ہے چنانچہ تاریخ الخلفا میں ہے
واخرج ابن عدی من حدیث عثمان مرفوعا المہدی من ولد العباس عمی تفرد بہ محمد
بن الولید مولی بنی ہاشم وکان یضع الحدیث واورد الذہبی ہہنا حدیث ابن مسعود مرفوعا
المہدی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی اخرجہ ابوداود والترمذی وصححہ یعنے ابن عدی نے
روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا مہدی اولاد سے چچا میرے عباس کے ہونگے راوی اسکا محمد
بن ولید ہے جو حدیث وضع کیا کرتا تھا اور یہین پر ذہبی نے اس حدیث کو ہی
وارد کیا ہے کہ مہدی میرے ہمنام ہونگے اور اونکے باپ میرے باپ کے
ہمنام ہونگے اور ابوداود اور ترمذی نے بطور صحیح اسکی روایت کی اب اسی سے
انکے موضوعات کا حال سمجھ لینا چاہیے کہ حالانکہ بالیقین ثابت ہے کہ حضرت
مہدی موعود عجل اللہ ظہورہ اولاد جناب سیدہ ع از نسل جناب امام حسین علیہ السلام
ہین مگر ان خوشامد خورون نے مہدی عباسی کو مصداق اس حدیث کا بنادیا
اور اسم ابیہ اسم ابی اوسپر اضافہ کیا جسکی وجہ سے کیا کچھ اختلاف پیدا ہوا
چنانچہ تفصیل اسکی مجلد ہشتم ذوالفقار حیدری مین بشرح و بسط تمام مرقوم ہے
بہرکیف جب واضعین کی یہ کثرت اور اونکے مقاصد کی یہہ حالت ہو سلطنت
کا وہ تقاضا مذہب کے وہ اغراض تو ایسی صورت مین مدح خلفاے ثلثہ اور
توہین حضرات اہلبیت طاہرین مین موضوعات کا بننا اور مشہور ہونا کوئی
بڑی بات نہین ہے خصوصًا در صورتیکہ بڑے بڑے علماے اہلسنت
جنکو خاص خلیفہ دوم والا خطاب امیر المومنین فے الحدیث کا لقب ملا ہو
اس مرض مہلک مین مبتلا ہوں چنانچہ ایک واقدی ہے جسکے روایت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

نہ کوئی سے حدیث غدیر ایسی حدیث متواتر غیر صحیح ہو جاوے ملقب امیر المومنین

فی الحدیث ملقب تھا اوسنے بیس ہزار حدیثیں موضوع بنائیں میزان الاعتدال

مین ہے کہا اور آوردی سنے واقدی امیر المومنین فی الحدیث ہے اور مسند

ابو حنیفہ خوارزمی مین ہے کہ کہا یحیی بن معین نے کہ واقدی نے بیس ہزار

حدیثیں بنائیں اور رسول خدا کی طرف اونکی نسبت کی اور شافعی نے کہا کہ کتابیں

واقدی کی کذب ہیں انتہی والتفصیل فی المجلد الاول من استقصاء

الافحام کیوں صاحب جب ایک عالم اہلسنت بلکہ امیر المومنین اونکا بیس ہزار

حدیثیں بنائے اور جناب رسول پر تہمت لگائے اور وہ سب شایع و مشہور ہوں تو اونکی

اتباع و لواحق نے کیا کچھ نہ بنائی ہونگی اور جب خود رسول پر اسقدر تہمتیں ہوویں تو دیگر صحابہ

خلفا اور خاص جناب امیر پر کیا کیا تہمتیں لگائی ہونگی یہی وجہ ہے کہ امام

ابو حنیفہ و شافعی و امام غزالی وغیرہ بھی اس فیض سے محروم نہ رہے پس

بنظر کثرت واضعین و تواتر موضوعات و تکاثر اغراض ان روایات عقد کے

موضوع ہونیکا اگر یقین نہیں ہوتا تو ظن غالب قریب بیقین تو ضرور حاصل

ہوتا ہے خصوصاً بنظر اون احادیث کے جنمیں حضرت نے پیشین گوئی

فرمائی کہ جو امور بنی اسرائیل میں گذرے ہیں اس امت میں بھی ضرور ہونگے

کیونکہ اون اتہامات کی نظیر جو حضرت مریم علیہا السلام پر بنی اسرائیل نے لگائے

اگر ملتے ہی تو یہی نظیر کہ عیاذاً باللہ مریم ثانی حضرت ام کلثوم بضعۂ رسول

پر ایسی تہمت لگائی اور خلاف عقل و دیانت ایسی نسبت کی چنانچہ بقصد تو

میرے اس دعوے عدم صحت ان حکایات کے اور موضوعیت ان

Presented by: Rana Jabir Abbas

دلیل اول

روایات عقد کی ان ادلہ سے بخوبی ہوتی ہے دلیل اول یہ ہے کہ جتنی روایتین دربارہ اس عقد موضوع کے حضرات اہلسنت پیش کرتے ہین کوئی روایت اسکی نہ صحیح بخاری مین ہے نہ صحیح مسلم مین نہ دیگر صحاح ستہ مین چنانچہ مطالعہ انکا اسپر شاہد ہے اور صواعق محرقہ وازالۃ الغین اسپر گواہ ہے اور صحیحین مین مذکور نہونا دلیل عدم تیقن بہ صحت روایت ہے کیونکہ

صفحہ ۶ ورق

قاضی محمد بن ابراہیم کتاب منہل الروی فی علم اصول حدیث النبی مین فرماتے ہین ویعرف ان ابن علیہما بالنص علی صحتہ من امام معتمد فی السنن المعتمدۃ لا بمجرد وجودہ فیہا الا اذا اشترط فیہا مولفہا الصحیح ککتاب ابن خزیمہ وابی بکر البرقانی ونحوہما یعنے جو حدیث کہ صحیحین سے خارج ہو اوسکی صحت قابل قبول نہین جبتک کوئی امام معتمد سنن معتمدہ مین اوسکی صحت پر نص نہ کرے فقط کسی کتاب معتمد مین پائی جانے سے وہ صحیح نہین ہوسکتے ہان اگر کتاب کے مصنف نے شرط کرلی ہو کہ بجز روایت صحیح کے کسی حدیث کا اخراج نہ کرینگے تو البتہ حکم صحت اوسپر جاری ہوسکتا ہے مثل کتاب ابن خزیمہ وابو بکر برقانی کے

پس روایات عقد جو خارج از صحیحین ہین حکم صحت سے بھی خارج ہین کیونکر قابل قبول ہونگے اور ابن القیم کہتے ہین دربارہ حدیث متعہ کے جو صحیح مسلم سے منقول ہے کہ بخاری نے اپنی صحیح مین اس روایت کو نہ لکھا باوصف شدت حاجت کے کیونکہ اصول اسلام سے ہے پس اگر یہ حدیث صحیح ہوتے تو ممکن نہ تھا کہ بخاری اوسکو روایت نہ کرتا اور اوس سے احتجاج نہ کرتا اسیطرح لکھا ابن تیمیہ نے دربارہ حدیث لا ... الا مومن کے جو صحیح مسلم مین منقول ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کہ بخاری نے اس سے اعراض کیا اور اپنی صحیح مین اوسکو نہ لکھا جس سے معلوم ہوا کہ صرف بخاری کا کسی روایت کو نہ لکھنا اور نقل نہ کرنا قادح صحت روایت ہے گو وہ صحیح مسلم مین بھی ہو چہ جائیکہ نہ صحیح بخاری مین ہو نہ صحیح مسلم مین نہ دیگر صحاح ستہ مین جیسا کہ ان روایات عقد مین مشاہدہ ہے اور جب حدیث غدیر ایسے متواتر و یقینی حدیث مین سے ہے جسکے صرف طرق روایت کے جمع مین ابن عقدہ اور طبری اور عبید اللہ حسکانی اور ابو سعید سجستانی اور علامہ ذہبی نے مصنفات خاص اسکے بارہ مین تصنیف کئی اور ابو المعالی جوینی کا بیان ہے کہ مینے بغداد مین ایک صحاف کے ہاتھ مین ایک کتاب دیکھی جسمین اسی حدیث غدیر کے طرق روایت کو جمع کیا ہے اوسپر لکھا تھا کہ یہ اٹھائیسوین جلد ہے طرق من کنت مولاہ مین اور اونتیسوین ۲۹ جلد اسکے بعد آتی ہے الخ اور سو صحابی سے زیادہ اس حدیث کے راوی ہین اور علامہ ذہبی اور علامہ سیوطی ملا علی متقی جمال الدین محدث اور ملا علی قاری محمد بن اسمعیل امیر ضیاء الدین مقدسی محمد صدر عالم قاضی ثناء اللہ پانی پتی علم الہدی اہلسنت ہوتے ہین وغیرہ بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ یہ حدیث متواتر ہے چنانچہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین اعلی اللہ مقامہ فی اعلی علیین نے مجلدات عبقات الانوار فی حدیث الغدیر مین نمونہ اعجاز ید للہی دکھایا ہے اہلسنت بھی عذر پیش کرتے اور اوسکی صحت و تواتر کو بوجہ نہ درج ہونے صحیحین کے باطل کرتے ہین چنانچہ امام فخر الدین رازی اور عضد الدین صاحب مواقف و علامہ تفتازانی نے

اسامی مصنفین کتاب در جمع طرق حدیث غدیر

اسامی مصرحین تواتر حدیث غدیر

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور سید شریف جرجانی شارح مواقف اور ملا سعد تفتازانی شارح تجرید اور مرزا مخدوم صاحب نواقض اور اسحٰق ہروی صاحب سہام ثاقبہ اور حسام الدین برہانی صاحب مرافض الروافض اور ابن تیمیہ اور ابن حزم اور محسن کشمیری اور شیخ عبد الحق دہلوی اسی بنیاد پر اس حدیث غدیر کو باطل کرتے ہیں جیسا کہ سید شریف شرح مواقف مین بجواب شیعہ کہتے ہین کہ صحت حدیث ممنوع و غیر مسلم ہے یعنے صحیح نہین ہے کیونکہ ارباب حدیث مثل بخاری و مسلم وغیرہ اسکو نقل نہین کرتے اور شیخ عبد الحق صاحب جنکی منصف مزاجی اہلسنت کو ناز ہے شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین روایت نہ کردہ اند اورا اہل حفظ و اتقان کہ در طلب حدیث طواف بلاد و سیر امصار کردہ اند مثل بخاری و مسلم و واقدی و غیر ایشان از اکابر اہل حدیث الخ والتفصیل فی العبقات پس ان تقریرون سے معلوم ہوا کہ بوجہ نہ روایت کرنے بخاری و مسلم کے یہ حدیث غدیر غیر صحیح قرار پائی تو یہ روایات موضوعہ تو بدرجہ اولے غیر صحیح بلکہ موضوع قرار پائی جو نہ صحیحین مین ہین نہ دیگر صحاح ستہ مین بلکہ صرف بعض کتب غیر معتمدہ اہلسنت مین البتہ داخل ہین جس سے صاحب صواعق متعصب مولوی حیدر علی جا بجا نقل کرتے ہین کہ اونکے نام مولوی صاحب یہ بتلاتے ہین ابو عمر صاحب استیعاب نور الدین حسینی و شریف موصلے و شیخ ابن السمان و دار قطنی و بیہقی و مانند ایشان جس سے بخوبی معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کے نزدیک بھی کوئی روایت صحاح ستہ مین نہین ہے ورنہ اونکے جامعین کے نام مرقوم ہوتے پس صحیحین بلکہ صحاح ستہ مین نہ مندرج ہونا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان روایات عقد کا دلیل عدم صحت ہے حالانکہ بعینہ یعنی بذریعہ نقل کرنے
بخاری ومسلم کے روایت کو غیر صحیح اور باطل کرنا کچھ اسی حدیث غدیر کے ساتھ
خاص نہین ہے بلکہ دوسری روایتون مین بھی یہی دلیل پیش کرتے ہین ابن تیمیہ درباره حدیث
انا قلت الغیر الخ منہاج السنہ مین کہتے ہین کہ اس حدیث کو نہ کسی جماعت نے روایت کیا نہ صحیحین مین
ہے سطح حدیث سنفترق امتی کے بارہ مین کہا کہ صحیحین مین نہین ہے اور شاہ سلامت اللہ کشفی
معرکۃ الآراء مین درباره حدیث کرار غیر فرار کہتے ہین دہر گاه درر واسیتے از روایات
صحیحین لفظ کرار غیر فرار وارد نیست وزیاده غیر ثقہ مقابل ثقہ وثقہ مقابل
اوثق محل کلام ست پس تشبث بازیادت کذائی مقبول ارباب عقول نیست
جس سے معلوم ہوا کہ چونکہ لفظ کرار غیر فرار صحیحین مین نہین ہے تو شاہ صاحب
کے نزدیک دس سے استدلال کرنا غیر معقول ٹھہرا اور مولوی حیدر علی صاحب
عالم متبحر جنکے قدح بلکہ حکم بموضوعیت روایات متفقہ صحیحین سابقاً مذکور ہوے
درباره اوس روایت سے جو زرندی نے کتاب الاعلام بسیرۃ النبی علیہ السلام
مین بطور حتم وجزم روایت کی ہے کہ جب بی بی عائشہ کو احتضار مرگ شروع ہوا
تو لوگون نے کہا روضۂ رسول مین آپکو دفن کرین تو عائشہ نے کہا مجھکو میرے
بہنون کے ساتھ بقیع مین دفن کرو فانی قد احدثت امورا بعده یعنی بعد آنحضرت
بہت سے امور مین سے مجھسے احداث ہوے ہین منتہی الکلام مین فرماتے ہین ۱۲۶
لانسلم کہ لفظ احداث از جناب ام المومنین صحیح باشد وسند منع روایت بخاری
ست کہ از لفظ مذکور عاری ست وروایت صاحب اعلام درباب سنبز دہم از
کتاب مذکور سنے بسند مروی ست پس جب ان احادیث وروایات کی صحت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بتصریح ان کا برا ہلسنت بوجہ نہ درج ہونے کے صحیح بخاری و مسلم مین باطل ہوگئے جس سے نہایت درجہ مستحکم ہونا اس دلیل کا کہ جو دہ بندہ عمالمون نے اس سے استدلال کیا ظاہر ہوا تو روایات عقد بدرجہا و لے غلط و باطل قرار پائینگی جو نہ صحیح بخاری مین ہے نہ صحیح مسلم نہ صحاح ستہ مین نہ کسی کتاب مشروط الصحۃ مین نہ مسانید معتمدہ مین معہ حکم صحت امام معتمد اور یہ تقریر ان لوگون کی صرف بمقابلہ شیعہ ہی نہین ہے جہان بغیر انکار قطعیات و یقینیات و متواترات چارہ نہین ہے بلکہ با خود رہا کی خانہ جنگیو نمین بہی کسی روایت کی باطل کرنے مین یہی دلیل پیش کرتے ہین چنانچہ مولوی بشیر صارم منگی سے دربارہ من جاز انہ النح نا قل ہین لم یخرجہ احد من اصحاب الکتب الستۃ و لا رواہ احمد فی مسندہ و لا احد من الائمۃ المعتمد علے ما طلقوہ و لا صحہ امام یعتمد علی تصحیحہ یعنے دلائل عدم صحت روایت مذکورہ مین کہتے ہین کہ یہ حدیث نہ صحاح ستہ مین ہے نہ مسند احمد مین نہ کسی امام معتمد نے اسکی روایت کی ہے نہ کسی امام معتمد نے اسکی صحت کا حکم کیا ہے پس ان روایات عقد کا نہ صحیحین مین ہونا نہ صحاح ستہ مین نہ کسی کتاب ملتزم الصحۃ مین دلیل قطعی بطلان روایات مذکورہ ہے جسمین اہلسنت کوئی عذر نہین کرسکتے فان اقرار العقلاء علی انفسہم مقبول یعنی مقر کا اقرار اوسپر حجت ہوتا ہے اور یہ تقریر میری مثل تقریر لا طایل اہلسنت از راہ مجادلہ و ہٹ دہرمی کی نہین ہے بلکہ مطابق واقع و تحقیق کیونکہ درمیان حدیث غدیر اور ان روایات عقد کے بڑا فرق ہے اسلئے کہ حدیث غدیر وہ متواتر حدیث ہے جسکا خلافت جناب امیر پر نص ہونا آفتاب کی مانند طرح نمایان ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چنانچہ امام غزالی اور حکیم سنائی اور شیخ فرید الدین عطار اور محمد بن طلحہ شافعی
اور سبط ابن جوزی اور محمد بن یوسف بن محمد گنجی شافعی اور سعید الدین فرغانی
اور ابن زرولاق اور شہاب الدین دولت آبادی ملک العلما اور علامہ محمود جہنی
امیر یمانی اور مولوی محمد اسمعیل برادر زادہ شاہ عبد العزیز وغیرہ کی تصریحات سے
ظاہر و باہر ہے کہ افصل فی العبقات پس ایسی روایت کا نقل نہ کرنا عموماً اہلسنت سے خصوصاً
بخاری مسلم سے جائے تعجب نہیں ہے کہ انہوں نے ایسے مضر ترین روایت کو جس سے سارا مذہب
اہلسنت باطل ہوتا ہے حذف کر دیا کیونکہ خود اکابر اہلسنت نے تصریح کی ہے
کہ عادت بخاری سے ہے کہ روایات فضایل جناب امیر میں دیدہ و دانستہ
اغماض کرتا ہے اور قطع و برید کر لیتا ہے اور بوجہ قدح و جرح قطان
در بارہ امام جعفر صادق علیہ السلام روایت کرنا حضرت سے اور دیگر ائمہ ہدیٰ سے
از قبیل مشہورات ہے بخلاف اسکے ان روایات وقوع عقد کو نہ ذکر کرنا
دلیل قوی اسکی ہے کہ یہ روایات اوسکے نزدیک بھی موضوعات و مفتریات
سے تھی جبھی تو نہ ذکر کیا کیونکہ بدانست اہلسنت جو فضیلت و منقبت خلیفہ دوم
اس امر سے ثابت ہوتی ہے دوسرے کسی امر سے یہ فضیلت نہیں نکلتے
اور اوسکو مشہور بھی سمجھتے ہیں پس ایسے منقبت عظمیٰ کو نہ ذکر کرنا خصوصاً
بخاری کا جنکی محبت دولا خلیفہ دوم کے ساتھ محتاج شرح نہیں دلیل قوی ہے
بطلان و عدم صحت روایات مذکورہ پر اور باوصفیکہ بتصریح مولوی حیدر علی
صحیحین میں دو سو سے زیادہ حدیث ضعیف اور موضوعات بیان کی گئی ہے
بھی ان روایات کا نہ ہونا صحیحین میں بلکہ دیگر صحاح میں بھی اسکے جعل و وضع

ف از صفحہ ۲۳۴ دلائل بینات ۲۰۶
جلد رابع از مجلدات حدیث غدیر
عبقات الانوار مطبوعہ لکھنو
ع کتاب المجلد الاول من
استقصاء الافحام نقلاً عن
ذوالعیسین ابن تیمیہ صفحہ ۹۸
۳ تفصیل اسکی دو الفقار
حیدری جلد اول میں کیگئی ہے
ف قطع و برید بخاری در فضائل جناب
امیر علیہ السلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ یہ سب ایسی موضوعات اور مفتریات سے ہین کہ بخاری و مسلم وغیرہ نے
دوسرے موضوعات کے برابر بھی اسکا وزن نہ سمجھا جو اپنے صحاح مین داخل
کرتے حالانکہ اگر یہ روایات ان صحاح مین (جو حقیقۃ ستام ہین) مذکور بھی
ہوتی تو شیعو پر حجت نہین ہوسکتی تھی بلکہ خود اہلسنت بھی اوس سے استدلال
نہین کرسکتے تھے کیونکہ اکابر اہلسنت نے بھی صحیحین کی تقدیح کی ہے چنانچہ
کلام مولوی حیدر علی سابقا مذکور ہوا و التقصیل فی منتھی الافحام و
عبقات الانوار یعنی ایسی مہمل روایات سے ایسے امر عظیم پر استدلال کرنا ہی خیرہ چشمی
داد دینا ہے دلیل دوم یہ کہ مسند امام احمد بن حنبل کے بارہ مین حضرات اہلسنت فرماتے ہین کہ سات
لاکھ حدیث سے انتخاب کرکے اسکو لکھا ہے اور اوسکو امام بنایا ہے
جو روایت اسمین نہ پائی جاسے اوسکی اصلیت نہین ہے اور قابل
حجت نہین ہے جیسا کہ عبقات شافعیہ امام سبکی و مفتاح کنز الدرایہ مین
مرقوم ہے اور کلام صاحب منکی سابقا مذکور ہوا ایس مسند مین بھی اس روایت
نہونے سے جیسا کہ منقولات ابن حجر مکی و حیدر علی وغیرہ سے ظاہر ہے
اس قصہ کا بے اصل ہونا ثابت ہوا دلیل سوم یہ کہ اگرچہ صحیحین بلکہ
صحاح ستہ و مسند امام احمد مین نہ مذکور ہونا ان روایات عقد کا خود صحیح نہ
اور بے اعتماد ہونے کے لیے ان روایات کی دلیل کافی ہے مگر
بنظر مزید توضیح دوسرے بعض حالات انکے اجمالا حوالہ قلم ہوتے ہین
کیونکہ یہ سب روایتین دو حال سے خالی نہین ہین یا بلا سند ہین یا مستند
[illegible] ہین جو بلا سند ہین وہ نکی موضوعات سے ہیں یا جمیع کتب حدیث مین بلا درج

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تواریخ **قسم اول** احادیث بلا سند یعنی مندرجہ کتب احادیث جس لیے انکے
عموماً غیر صحیح ہونے کے لیے یہی دو وجہ ہے شاہ عبدالعزیز صاحب کے کافی ہین کہ
ایک مقام پر فرماتے ہین اعتبار حدیث نزد اہلسنت بیافتن حدیث در کتب
مسندہ محدثین ست مع الحکم بالصحۃ و حدیث بے سند نزد ایشان شتر
بے مہار ست کہ اصلاً گوش بآن نمی نہند اور بذیل حدیث تشبیہ فرماتے ہین
و قاعدہ مقررہ اہلسنت ست کہ حدیثی را کہ بعضے ائمہ فن حدیث در کتابے
روایت کنند و صحت ما فی الکتاب را التزام نہ کردہ باشند مثل بخاری و مسلم
و بقیہ اصحاب صحاح و بصحت آن حدیث بالخصوص صاحب آن کتاب
یا غیر او از محدثین ثقات بتصریح نہ کردہ باشند قابل احتجاج نیست زیرا کہ جماعہ
از محدثین اہلسنت کہ در طبقہ متاخر پیدا شدند مثل دیلمی و خطیب و ابن عساکر
چون دیدند کہ احادیث صحاح و حسان را متقدمین مضبوط کردہ رفتہ اند و جائے
سعی نماندہ مایل شدند بجمع احادیث ضعیفہ و موضوعہ و مقلوبۃ الاسانید والمتون
تا بطریق ساعین یکجا فراہم آوردہ نظر تاسف نمایند و موضوعات را از حسان
لغیرہا ممتاز سازند بسبب قلت فرصت و کوتاہی عمر خود آنہا را این مہم انجام نشد
پس جو روایتین دربارہ اس عقد کے بلا سند ہین یا اونپر حکم صحت نہین جاری
ہوا ہے وہ سب ہوا ہو گئین کہ اہلسنت نے اونپر کان دہر سکتے ہین نہ ان
شتران بے مہار کے مہار لے سکتے ہین اور شیعے تو یوہین او نکے روایات
کو گوز شتر سمجھتے ہین باقی رہے روایات **قسم دوم** بلا سند کے
جو درج کتب تواریخ ہین پس او نکے بابت مولوی حیدر علی صاحب

قسم دوم روایات بلا سند

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ص ۲۸۹

ازالۃ الغین مین فرماتے ہین حال عدم اعتبار تواریخ از کتب فریقین مثل
تالیفات وتفسیر صافی ملا محسن و منہاج شیخ ابو العباس آنقدر عیان است
کہ محتاج بیان نیست پس بطلان ان روایات عقد کا جو درج کتب تواریخ
ہین بخوبے ظاہر ہوا الحمد یہانتک تو اجمالی گفتگو اصل روایات بلا سند کے
متعلق تہی اب ایک نظر اجمالی متعلق بہ متن احادیث اور دیکہہ لینا چاہیئے

دلیل چہارم یہہ ہے کہ کل روایتین اس عقد کی باسند ہون یا بلا سند
کتب احادیث مین ہون یا کتب تواریخ مین وہ سب اسقدر مختلف اور روات
اونکے ایسے مضطرب ہین کسیطرح توافق اونمین ممکن نہین چنانچہ جناب شیخ
مفید اعلی اللہ مقامہ فی فرادیس الجنان اسیطرف اشارہ فرماتے ہین کہ
بعد عبارت منقولہ سابق درباب زبیر بن بکار فرماتے ہین اور حدیث بجاے
فی نفسہ مختلف ہے کہ کبہی یہہ روایت کرتا ہے جناب امیر خود متولی عقد ہوے
اور نکاح کر دیا کبہی یہہ روایت کرتا ہے کہ عباس عم رسول نے عقد کر دیا
کبہی یہہ روایت کرتا ہے یہہ عقد بعد وعید و تخویف و تہدید بنی ہاشم واقع ہوا
کبہی یہہ روایت کرتا ہے کہ رضا و خوشنودی سے عقد ہوا علاوہ برین بعض راویون کا
یہ بیان ہے کہ عمر سے لڑکا ہوا اور اوسکا نام زید رکہا بعض کا یہ بیان ہے کہ قبل از رسم بستری عمر
قتل ہوا بعض کا یہہ بہی بیان ہے کہ زید بن عمر کی بہی اولاد ہوئی اور بعضون کا قول ہے کہ زید قتل کئے گئے
اور اونکی کوئی عقب باقی نہین اور بعضون کا قول ہے کہ زید مر گئے اور بعضون کا
قول ہے کہ قتل ہوے بعض کا یہہ بیان ہے کہ ماں بیٹے دونون ساتھ قتل ہوے
بعض کا یہہ بیان ہے کہ بعد زید ام کلثوم زندہ رہین بعض روات کا

دلیل چہارم اضطراب روایات و اختلاف متون

اعتراف جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ

یہ بیان ہے کہ عمر نے چالیس ہزار درہم مہر مقرر کیا بعض کا بیان ہے کہ ہزار درہم مہر دیا
بعض کا بیان ہے کہ پانچ سو درہم مہر تھا پس اس کثرت اختلاف رواۃ سے معلوم ہوا
کہ یہ روایت باطل ہے اور کسیطرح درست نہین انتہے کلامہ الشریف

فنقول بعونہ اللطیف ان اختلافون کے ساتھ چند اختلاف و اضطراب اور
گذارش کرتا ہون کہ بعض رواۃ نے بیان کیا کہ خود عمر نے استدعا کی
حضرت نے نسبت فرزند جعفر کا عذر کیا اوسپر عمر نے کہا بخدا جو کچھ مجھے
اس حسن قرابت سے امید ہے کسیکو ایسی امید نہو گی پس اورالعقد بن بآوردند
علی جواب داد کہ بدرستیکہ من اورا در نکاح تو دادم بعد اوسکے خلیفہ صاحب
بمقام روضہ تشریف لائے اور انصار سے طالب مبارکباد ہوے الخ ازالۃ الخفین صہ ۹۳۱
بعض نے بیان کیا کہ عمر پیام عقد ام کلثوم نزد امیر المومنین علی فرستاد بجواب
فرمودند کہ ہنوز ام کلثوم صغیرست فاروق بجوابش گفت کہ مقصود من
خانہ داری نیست (اس روایت مین وقوع عقد کا مطلقا ذکر نہین ہے صہ ۹۳۰ ازالۃ الخفین
بعض کا بیان ہے کہ عمر نے مکرر آمد و رفت اس بارہ مین کی تب حضرت نے
عذر صغر سنی کیا اوسپر عمر نے حدیث رسول بیان کیا حضرت نے زینت کر کے
عمر کے پاس بھیجا عمر نے کہلا بھیجا مین بہت خوش ہون اور راضی ہون
پس حضرت امیر او را عقد بست بخانہ عمر فرستاد و بعض کا بیان ہے کہ صہ ۹۳۲ ازالۃ الخفین
حضرت نے فرمایا کہ اس بارے مین میرے ساتھ دو امیر ہین یعنی دولت سرا مین
تشریف لا کر حسنین سے فرمایا کہ بیٹے مگر وہ سمجھا کہ بغیر تمہارے کسی کا نکاح کرون صہ ۳ ذخائر العقبی
بعض کا یہ بیان ہے کہ حضرت نے فرمایا بغیر مشورہ جواب دینگے حسنین سے

Presented by: Rana Jabir Abbas

مشورہ کیا ہمہ کس گفتند کہ در تزویج دریغ مکن اوسکے بعد حضرت نے عمر پاس بھیجا عمر نے
گلے سے لگایا بوسہ لیا پھر لوگوں سے کہا کہ ہمنے علی سے درخواست کی
انہوں نے تزویج کر دیا حضار نے کہا ایسے صغیرہ سے عقد کرنے کا کیا نتیجہ
عمر نے حدیث رسول بیان کی بعض کا یہہ بیان ہے کہ حضرت نے حسنین سے (ص ۹۴۳ ازالۃ الخفاء)
سے فرمایا عمر سے نکاح کر دو اوسپر امام حسین نے فرمایا وہ عورت ہے مثل با
سایر زنان اپنی امور میں مختار ہین اسپر جناب امیر غضبناک ہو کر چلے امام حسن نے
دامن پکڑ لیا اور عرض کیا کہ جو فرماتے ہیں بجا لاتے ہیں تب عقد واقع ہوا بعض کا (ص ۱۵۹ صواعق محرقہ)
یہ بیان ہے کہ حسنین سے حضرت نے مشورہ لیا امام حسین ساکت رہے
امام حسن نے تعریف عمر بیان کی اوسپر حضرت نے عمر کے پاس بھیج دیا اور کہلا بھیجا
کہ مطلب تمہارا بر آئے عمر نے گلے سے لگایا اور حضار کو خبردار کیا کہ اسنے
ہم عقد کیا چاہتے ہیں بعض کا بیان ہے کہ حضرت نے عباس اور عقیل (ص ۱۵۹ صواعق محرقہ)
سے مشورہ کیا عقیل منع نمود اوسپر حضرت نے عباس سے کہا کہ یہ کلام عقیل
خیر خواہی نہین ہے بعد اوسکے عقیل سے کہا کہ متفق تو عمر فقط عمل بر حدیث (ص ۹۴۴ ازالۃ الخفاء)
رسول ہے کہ ہر سبب و نسب منقطع ہو گا بعض کا بیان ہے حضرت نے
عباس اور عقیل اور امام حسن سے مشورہ لیا حضرت عقیل غضبناک ہوے
اور کہا جسقدر زمانہ کو امتداد ہوتا ہے اور ایام و شہور گذرتے ہین
معاذ اللہ تمہاری عقل بڑھتی جاتی ہے واللہ اگر تمنے ایسا کیا تو آئینہ ہو گا اور یوں ہی فساد عظیم
قایم ہو گا الخ بعض کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے جناب امیر کو سمجھا بوجھا کر خود عقد کر دیا بعض کا (ص ۲۱ ذخائر العقبی)
بیان ہے عمر نے ساق کھولا بعض کہتے ہین بوسہ لیا بعض کہتے ہین گلے سے لگایا (ص ۱۴ اسماء الرجال مشکوۃ)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

[illegible]

اختلاف ہین جنکو اصل کتاب [illegible] تفصیل و بسط [illegible]

بھی کچھ مذکور ہوا بہر کیف اختلاف روایات و اضطراب رواۃ اس بارہ مین [illegible]

اور اضطراب بھی ایسا کہ کسیطرح جمع و توفیق ممکن نہین پس ہو داس اختلاف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اضطراب سے بھی کچھ روایات باطل و غلط ٹھہرتی ہیں چنانچہ شہید ثانی درایہ میں
فرماتے ہیں اضطراب مانع عمل ہے بالجملة الضعف ... بطریق ...
لیکن نہیں ... اسی طرح تصوابی ...
ناممکن ہے دوسرے مقام پر فرماتے ہیں ہر گاہ ...
و تنابعض ... اضطراب بہ احد الطرفین عمل نمی توان کرد اور دوسرے مقام پر
فرماتے ہیں تعدد رواۃ چون باین رنگ باشد کہ ہر یکے در قصہ واحد خبر
روایت کنند مخالف دیگر روایات تا وقتے صحت خبر مشتبہ و ضعیف ... اور
حیدر علی نے کہا اذا تعارضا تساقطا یعنی جب دو روایتیں باہم خلاف ہونگے
تو دونوں ساقط کر دے جائینگے اور جو ان روایتیں متضاد ہیں بھی اختلاف
بیان دلیل کذب و افترا ہے پس روایات ساقط الاعتبار محض بیکار
قرار پائیں کیونکہ ان روایات میں جسقدر اضطراب و تخالف ہے غالبا
دوسرے روایات میں نہو پس اس روسے بھی یہ روایات غلط و بناوٹی
قرار پائے فقولوا جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا افسوس
کہ اصل کتاب ذو الفقار حیدری میں ہر ہر روایتونکے سبب ضعف کو کس کس
خیال سے یہ حدیثیں مختلف بنائی گئیں بخوبی لکھا ہے بوجہ اختصار یہاں
بیان اختلافات پر اکتفا ہوا

دلیل پنجم

روایات مسندہ کی عدم صحت
اور موضوعیت سے متعلق ہے افسوس کہ یہ بحث اصل کتاب ذو الفقار حیدری
جلد پنجم میں اس توضیح و تفصیل سے لکھی گئی ہے کہ خلاصہ کرنا دشوار اگر
محال نہیں تو دشوار ضرور ہے کیونکہ ہر ہر روایت کے راوی کی تضعیف و

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

و تکذیب بلکہ دسکے ناقلین کے مقدوحیت و جرح جن جنکا بو مین یہ ردامین
درج ہوئین اونکی لغویت اور بطلان باقرار علمای خود اہلسنت نہایت بسط سے
دکھائے گئے ہین حتے کہ ایک روایت کبھی ان عیوب سے جنکو اہلسنت بطلان
روایت مین پیش کرتے ہین خالی نہین ناظرین باتمکین انہین بعض روایتون
جنکا حال بالاختصار یہان مذکور ہوتا ہے سمجھ سکتے ہین ع قیاس کن
زگلستان من بہار مرا روایت اول ازالۃ الغین مین ہے | ص ۹۲۶ ازالۃ الغین
اصابہ ابن حجر عسقلانی مین کہا ابن ابی عمر مقدسی نے حدیث کیا
سفیان نے عمر سے اونسے محمد بن علی سے کہ عمر نے خطبہ کیا ام کلثوم
بنت علی کا جناب امیر نے صغر سنی بیان کیا لوگون نے عمر سے کہا
کہ حضرت نے تمکو رد کیا دوبارہ عمر نے اصرار کیا حضرت نے کہا مین تمہارے
پاس بھیجتا ہون اگر تم راضی ہو تو وہ زوجہ تمہاری ہے جب ام کلثوم
عمر کے پاس آئین تو عمر نے ساق کو کھولا ام کلثوم نے کہا اگر تو امیر المومنین
نہوتا تو تیری آنکھ پھوڑ دیتی انتہے یہ اصل روایت ہے راوی اسکے
سفیان ہین جنکی تدلیس پر تلبیس مشہور ہے کیونکہ سفیان دو ہین سفیان | سفیان
بن عیینہ صاحب تفسیر اور سفیان ثوری یہہ دونو بزرگ تدلیس کرتے تھے
جیساکہ شرح الشرح نخبۃ الفکر ملا علی قاری مین ہے کہ اعمش اور ثوری | عمش بن اسحق
یعنے سفیان ثوری اور ابن عیینہ یعنے سفیان بن عیینہ اور ابن اسحق
وغیرہ تدلیس کرتے تھے یعنے روایت ہی اور کیسکی نسبت کرتے ہین | وصف تدلیس
دوسرے کیطرف علامہ ابن جوزی تدلیس کو تلبیس ابلیس سے کہتے ہین اور سخیانت | تلبیس ابلیس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شرع مطہر جانتے ہین اور کتاب الموضوعات ابن جوزی مین ہے کہ تدلیس
اعظم خیانات شریعت سے ہے علامہ سیوطی تدریب مین شعبہ سے
ناقل ہین کہ زنا کرنا بہتر ہے تدلیس روایت سے تدلیس برادر کذب ہے
اور امعان النظر توضیح نخبۃ الفکر مین ہے کہ بسبب شخص نے ایک مرتبہ
تدلیس کے وہ مجروح ہوا اور روایت اوسکی ہمیشہ کو مردود ہوے
خود شاہ صاحب نے بھی تدلیس کو کذب سے تعبیر کیا ہے چنانچہ فرمایا ہین — ص ۲۳۹ تحفہ
نیز اطلاق کنند بخبر کاذب لا اسناد کہ راوی سماع آن خبر از شخصے دارد
و نسبت میکند او را بہ پدر او یا جد او انتہی پس جب دونون سفیان مشتاق
تدلیس ہوے کہ روایت ہو اور کی نسبت کرین دوسرے طرف حالانکہ وہان
نہ شرکت نام ہوتی ہے نہ باعث اشتباہ تو ان بزرگون کے آگے
ہوا خواہی خلیفہ دوم ایک ام کلثوم کا حال دوسرے ام کلثوم کیطرف
منسوب کر دینا کون بڑی بات ہے بہر کیف یہ روایت سفیان کی کاذب
و باطل و مردود قرار پای خواہ سفیان ثوری ہوون خواہ سفیان بن
عینیہ حالانکہ سفیان بن عینیہ بشہادت یحیی بن سعید آخر عمر مین مختلط ہو گیا تہا
کہ اس زمانہ کی روایتین لاشی ہو گئین جیسا کہ حاشیہ کاشف اور میزان الاعتدال — ص ۱۶۶ میزان الاعتدال
مین ہے اور قبل اسکے بھی زیادہ نسبت احادیث مین غلطی کرتا تہا اور
سفیان ثوری علاوہ بر آن کہ تدلیس پر تلبیس انکے ابلیس سے بھی زیادہ
مشہور ہے جیسا کہ میزان الاعتدال تہذیب التہذیب تقریب التہذیب
کتاب التبیین لاسماء المدلسین وغیرہ مین مذکور ہے مخالفین و معاندین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اہلبیت طاہرین سے ہے بلکہ خویشان حضرات طیبات پر حضرت ... پردہ ...
تہمت لگانا اہلبیت طاہرین پر کوان مشکل ہے تا اینکہ جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام نے اپنے معتقد کرامت ظہور سے نکال دیا ... ذاکر
... آیا اگر یہ تجھسے مجھے ضرر پہونچیگا اور مجھسے تجھ ... پہونچیگا
جیسا کہ ... فتح الانوار ... زیارت الا ... زینب ...
مطالب ... قول محمد بن طلحہ شافعی تذکرہ ... ابن ...
ابن صباغ مالکی عقد الفنوی وغیرہ مصنفوں سے شیخ ... عبد اللہ العبد ...
... شرح ... ہے محصل لواقح منقول ... ہے کہ ...
... جناب امام جعفر صادق علیہ السلام ... حاضر ہوا دیکھا کہ حضرت ...
... بن سفیان نے اسپر اعتراض کیا کہ آپ اہلبیت نبوت میں ہیں اور ایسا
لباس ... پہنتے ہیں حضرت نے اوس کو باطن کو دکھا دیا کہ دیکھیہ لباس ظاہری
... انکا ایسا ہے اور اپنے نفس کشی کے لیے جو نیچے اسکے
ملصق ببدن ہے کیسا گندہ اور خشن ہے قربان اعجاز نمائی امام برحق
کہ بعد اوسکے سفیان کے ظاہر و باطن کا حال دکھا دیا کہ فریب دہی عوام
کے لیئے تو ظاہری لباس ایسا گندہ اور پشمی جبہ پہنے ہے اور نیچے اوسکے
جو بدن سے ملصق ہے وہ کپڑا ایسا نرم اور ملایم ہے کہ پوست اندرون
بیضہ کے ملایمت میں اوس سے کم ہے یہی حال ہے اہلسنت کے اولیاء اللہ
مشایخ تصوف کا بعد اوسکے حضرت نے فرمایا اے سفیان تو زیادہ
ہمارے پاس آیا کہ تجھسے مجھکو ضرر پہونچیگا اور ہمسے تجھکو ضرر ہوگا اور

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور ہلیت الاثنا [illegible] ہے کہ جب [illegible] [illegible]

[illegible] بیان کرتے [illegible] [illegible] گو [illegible] [illegible]

[illegible] کہ یہ [illegible] گیا تو حضرت نے فرمایا [illegible]

زیادہ حدیث تیرے [illegible]

سفیان ثوری سے فرمایا تو وہ [illegible]

صفحہ ۱۲۱۵ [illegible] تواریخ — اور تو اونکے پاس آمد و رفت [illegible]

صفحہ ۵۰ استقصاء الافحام ج — [illegible] [illegible]

[illegible] روایت [illegible]

بار رہا اپنے دولتسرا سے نکالدیا اور [illegible] اوس سے

زیادہ حدیث بیان کرنیکو فرمایا [illegible] لیے

[illegible]

[illegible] ازالۃ الغین — تو یاں [illegible] کہ جیسا حضرت نے فرمایا [illegible]

[illegible] اس [illegible]

[illegible]

غلب ہو جاکر کو رعشہ ہوتا ہے آخر سبط ابن جوزی کو تین باوصف تعصب ابنا

اسلام کا جوش آہی گیا اور اس روایت کو اپنے نانا کی کتاب سے نقل کر کے

صفحہ ۹۲ ازالۃ الغین — باطل کر دیا جیسا کہ مذکور ہوا بہرکیف اس روایت کے موضوع اور باطل

صفحہ ۳۴۳ اصابہ — ہونے میں کوئی عذر نہیں رہا دوسری روایت منقول از ازالۃ الغین

صفحہ

از اصابہ روایت کیا ابن وہب نے عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

زید سے اوسنے اسلم سے کہ عمر نے نکاح کیا ام کلثوم سے اور چالیس ہزار
درہم مہر دیا اولاً اس روایت سے کسیطرح حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر
علیہ السلام کی تخصیص و تعیین نہین سمجھے جاتے کیونکہ صرف نام ام کلثوم
کے متعلق ہے اور سابقاً مذکور ہوا کہ خلیفہ دوم کی دو جورو دونکا نام ام کلثوم
تھا پس اونہین دونو مین کسیکا یہ مہر ہوگا کما لیس ایسی روایت سے تعیین نکاح
حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام پر استدلال کرنا دادِ خبط دینا ہے ثانیاً
عبدالرحمن بن زید بتصریح میزان الاعتدال و کاشف و حاشیہ کاشف صفحہ ۲۴۶ میزان الاعتدال جلد اول
بشہادت یحییٰ بن معین و عثمان دارمی و ابن منکدر و اصبغ و قتیبہ و ہشام
و بخاری و ابو حاتم و ابن مدینی و نسائی ضعیف ہے اور یحییٰ نے کہا لیس بشئے
اور ابن مدینی نے کہا کہ کل اولاد زید بن اسلم مین کوئی ثقہ و معتمد نہین ہے پس
یہ شخص سطرح علو و خصوصاً ضعیف و لیس بشئے و غیر ثقہ قرار پایا ہے کہ مولوی
عبدالحی ذہبی اپنی سعی مشکور مین اقرار کیا کہ تقی سبکے نے اقرار کیا ہے صفحہ ۳۸۶ سعی مشکور
کہ عفاری اور عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہین انتہی باقی رہا زید بن
اسلم خادم خاص خلیفہ دوم جیسا کہ ازالۃ الخفا مین ہے زید بن اسلم و او از بندہ ہاے صفحہ ۹۴۴ ازالۃ الخفا
کہ آزاد کردہ عمر بن خطاب بود الخ پس خود خادمیت خلیفہ دوم بے اعتباری
کے لیئے کافی ہے کہ اپنے آقاے نامدار کے لیے کیا کچھ بنایا ہوگا اور
حق نمک کیا کچھ ادا کیا ہوگا لیکن علاوہ اس وجہ کے میزان الاعتدال مین ہے صفحہ ۱۵۲ میزان الاعتدال جلد اول
کہ اہل مدینہ کو اسکے بارہ مین کلام ہے اور عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ
قرآن کی تفسیر بالراے کرتا ہے جسکے بارہ مین یہ روایت ہے جو شخص

Presented by: Rana Jabir Abbas

تفسیر قرآن کرے اپنی رائے سے وہ کافر ہوا کما فی مدارج النبوۃ اور
تہذیب التہذیب مین ہے کہا مالک نے زید بن اسلم من تلقاء نفس حدیث
صـ۹۲ منتہی الکلام
بیان کیا کرتا تھا اور مولوی حیدر علی نے بھی منتہی الکلام مین زید بن اسلم
روایت کو باوصف موافقت روایات صحیحین غیر معتمد قرار دیا چنانچہ کہا روایت
زید بن اسلم البتہ لائق احتجاج و اعتقاد نخواہد بود پس نہین معلوم اہلسنّت
ایسے شخص کی روایت اس امر مین کیونکر پیش کر سکتے ہین جو خلیفہ دوم کا
غلام اور غلام زادہ تھا کہ بوجہ تفسیر بالراے کافر ہوا اور اپنی خواہش
نفسانی سے حدیثین گڑہا کرتا تھا پس یہ روایت بھی باطل ہوی اور موضوعیت
صـ۹۲ ازالۃ الغین
اوسکی بخوبی ثابت ہوئی **تیسری روایت** بنقل ازالۃ الغین اصحابہ سے
کہا زبیر نے کہ بطن ام کلثوم سے زید و رقیہ پیدا ہوے ام کلثوم و زید نے
ساتھ وفات کی انتہے **اولاً** اس روایت مین بھی کوی تصریح اسکی
نہین ہے کہ یہ ام کلثوم بنت جناب امیر علیہ السلام ہین کسی لفظ سے
اس روایت کے یہ امر ثابت نہین ہو سکتا اور سابقاً مذکور ہوا کہ ام کلثوم بنت
جرول خزاعی زوجہ خلیفہ دوم کے بطن سے بالاتفاق زید بن عمر پیدا ہوا تھا
پس معلوم ہوا کہ یہی وہی ام کلثوم و زید ہے کہ بوجہ اشتراک نام حضرت
ام کلثوم علیہا السلام کیطرف نسبت ہوی جو باتفاق فریقین شریک
معرکہ کربلا تھین **ثانیاً** راوی اس روایت کا زبیر بن بکار ہے جسکا حال
سابقاً کلام جناب شیخ مفید اعلی اللہ مقامہ سے مذکور ہوا کہ دشمن جناب امیر تھا
علاوہ بریں احمد بن علی سلیمانی نے اسکو منکر الحدیث کہا اور وضعین حدیث

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین شمار کیا جیسا کہ میزان الاعتدال علامہ ذہبی مین ہے کہ یہہ روایت ہی
باطل ہوئی اور موضوعات زبیر بن بکار مین شامل اگر ایسے موضوعات ص ۱۴۵ قلمی جلد اول
پر بناے کار ہو تو اہل اسلام کا کہین ٹھکانا نہ رہیگا۔ اور یہہ صنعت اس واضع
ناصبی کی کچھہ ایسے ہی مقاموں پر موقوف نہین ہے جس سے کسر شان اہلبیت
طاہرین ہو اور اعلاے مراتب فاروقی بلکہ خلیفہ اول کی زوجہ بی بی
عایشہ کی مان ام رومان کی بزرگی جتاتے کے لئے یہہ روایت بنائی
کہ جب ام رومان نے انتقال کیا تو سرور عالم جناب رسالت مآب اوسکی
قبر مین اوترے اور دعاے مغفرت فرمائی اور کہا کہ جسکو حور العین کے
دیکھنے کا شوق ہو وہ ام رومان کو دیکھ لے چنانچہ یہہ روایت موضوع
اسقدر مشہور و معروف ہے کہ اعاظم دین ائمہ اہلسنت نے مثل ابن السکن
اور خطیب بغدادی و ابو عمر صاحب استیعاب و قاضی عیاض و ابراہیم
ابن یوسف صاحب مطالع الانوار و ابو القاسم سہیلے و ابو الفتح اندلسی
و حافظ مزی و امام ذہبی و ابو سعید صلاح الدین وغیرہ نے صحیح بخاری کی
اوس حدیث افک پر اعتراض کرنا شروع کیا جسکا راوی مسروق ہے
ام رومان سے بربنیاد اسکے کہ ام رومان تو عہد رسول مین وفات کیگئی تہی
اور مسروق بعد وفات سرور کائنات آیا پھر ملاقات کیونکر ہوی جو روایت
کرے چونکہ صحیح بخاری پر الزام سخت آتا تہا کہ ایسی روایت منقطع درج صحیح
ہوی لہذا علامہ ابن حجر عسقلانی کو جوش آیا اور سارے محققین کو فاسق کیا
اور ثابت کر دیا کہ یہہ حدیث محض غلط اور وضعیات زبیر بن بکار اور واقدی کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صفحہ ٢٥
کتاب المناقب و المغازی
حدیث الافک

واقدی سے ہے چنانچہ فتح الباری مین بعد نقل قول معترضین فرماتے ہین
کہ بنیاد انکی اعتراضات کی واقدی اور زبیر بن بکار کے اس روایت پر ہے
کہ ام رومان نے سنہ ہجری مین وفات کیا حالانکہ بخاری نے تاریخ اوسط
و صغیر مین اس قول کے غلطی کیطرف اشارہ کیا ہے اور ابراہیم حربی نے
بیقین بیان کیا ہے کہ مسروق نے پندرہ برس کی سن مین بعد خلافت
عمر ام رومان سے سماعت کی کیونکہ ولادت مسروق سال ہجرت مین ہے
اسی وجہ سے ابو نعیم اصبہانی نے کہا کہ ام رومان بعد وفات آنحضرت
زندہ رہی اور خطیب وغیرہ کا اعتراض بربنا دو قول واقدی و زبیر بن بکار ہے
جو صحیح نہین کیونکہ بروایت احمد مین عائشہ سے منقول ہے کہ جب آیہ تخییر نازل ہوئی
تو حضرت نے مجھسے ابتدا کی اور فرمایا کہ ایک بات مین تجھسے کہتا ہون مگر
اسمین جلدی نہ کرنا جبتک اپنے باپ ابوبکر اور مان ام رومان سے مشورہ
نہ لیلو اور صحیحین مین بھی یہ روایت ہے مگر ام رومان کا نام نہین ہے اور آیہ
تخییر سنہ مین نازل ہوا پس اس سے معلوم ہوا کہ جسوقت واقدی اور
زبیر بن بکار نے وفات بیان کی اوسوقت ام رومان نہین مرے تھے پھر کیف
اس عبارت طولانی سے معلوم ہو کہ ابن حجر عسقلانی نے کسطرح واقدی
اور زبیر بن بکار والی روایت کو جسمین کمال فضیلت ملتی ہے بی بی عائشہ
باطل کیا اور ان دونون کی لغویت اور بے اعتمادی اور غلط بیانی
ثابت کی پس ایسے شخص سے کہ یہہ روایت باوصف عداوت اہلبیت علیہم السلام
کیونکر نہ موضوع قرار پائیگے حالانکہ جن دلائل سے عسقلانی نے روایت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وفات ام رومان کو باطل کیا اونہین دلایل سے یہہ بہی باطل ہے مگر ناظرین
یہین سے سمجھ سکتے ہین کہ غلط قصے کسطرح مشہور ہوجاتے ہین کہ اتنے
اتنے اکابر علمانے ایسے موضوعات کی بنیاد پر صحیح بخاری کو مقدوح کیا
پس جہان فضیلت عمر اور توہین اہلبیت دونون غرضین شامل ہون وہان
ایسی وضعی روایت کا مشہور ہونا کون بڑی بات ہے ہای افسوس
صحیح بخاری کے برابر بہی اہلبیت نبوی صلعم کی قدر نہین جو کسیکو جوش آئے
اور ان وضاعین و کذابین کی پردہ دری کرے چوتھی روایت
بنقل ازالۃ الخفین از اصابہ ابو بشر دولابی نے بطریق ابن اسحق روایت کی ص ۹۲۷
کہ جب بیوہ ہوئین ام کلثوم بنت علی عمر سے الخ تا آخر روایت یہ ابن اسحق چوتھی روایت
وہ بزرگ ہین کہ اہلسنت کے یہان علم سیر و مغازی انہین پر موقوف ہے سعید
بن حجاج انکو امیر المومنین فے الحدیث کہتے ہین مگر دیگر ائمہ دین اہلسنت ان کو
کذاب ور دجال بتاتے ہین چنانچہ میزان الاعتدال مین ہے کہا ابوداود نے ص ۲۸۸
کہ ابن اسحق قدری معتزلی ہے اور سلیمان تیمی نے کہا کذاب ہے یحیے نے کہا بہت
بڑا جھوٹا ہے ہشام بن عروہ نے کہا کذاب تہا یحیے بن سعید اور مالک
ابن اسحق کے بارے مین جرح کرتی تہے ابن ادریس سے روایت ہے کہ
مین مالک کے پاس بیٹہا تہا کہ کسینے کہا ابن اسحق کہتا ہے علوم مالک ہمارے
پاس لاؤ کہ ہم اسکے بیطار ہین مالک نے کہا وہ دجال ہے منجملہ دجالون کے
اسنے کہا ابن عیینہ نے کسینے ابن اسحق کو مسجد خیف مین دیکھا پس مجھکو شرم
آئے کہ کوئی مجکو اوسکی پاس نہ دیکھے کہا یحیے نے تعجب ہے کہ ابن اسحق

ابن اسحق دجال ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ف ابن اسحق کذاب

ف خواب ابن اسحق کذاب

اہل کتاب سے روایت کرتا ہے اور شرجبیل کے روایت نہین مانتا کہا یحیے قطان نے مین گواہی دیتا ہون کہ ابن اسحاق کذاب ہے کہا دراو ردی نے مین صحبت ابن اسحاق مین بغرض تحصیل علوم بیٹہا تہا کہ ابن اسحاق کو پینک سے آئے بیدار ہو کر کہا ابہی مینے خواب مین دیکہا کہ کوی مسجد مین آیا ہے اور اوسکے ہاتہ مین رسّی ہے ایک گدہے کی گردن مین ڈالکر کہینچتا ہوا لیجاتا ہے ابن اسحاق خواب کے بیان کرنے کو تہوڑی دیر نہ گذری تہی کہ ایک آدمی ہاتہ مین رسّی لئے ہوے آیا اور ابن اسحاق کی گردن مین ڈالکر بادشاہ کے پاس لیگیا اور اسپر تازیانہ لگاے گئے کہا محمد بن سمعیل نے کہ خاص ابن اسحاق کے ہزار روایتین ہین جنکو دوسرا کوی نہین روایت کرتا تہے اور علامہ ابو الفتح اندلسی عیون الاثر مین فرماتے ہین کہ یحیے قطان نے کبہی ابن اسحاق سے روایت نکی اور امام مالک نے کہا ایک دجال ہے منجملہ دجالون کے اور ہشام بن عروہ سے کسینے کہا کہ ابن اسحاق یہہ حدیث بیان کرتا ہے اوسپر ہشام نے کہا کذب الخبیث خبیث جہوٹہا ہے یہہ دشمن خدا کذاب میری زوجہ سے روایت کرتا ہے بہلا کہان دیکہا اوسکو کہا مالک نے کہ ابن اسحاق کذاب ہے تا آخر عبارت طولانی عیون الاثر پس اگر ایسے دجال بلکہ خر دجال اور کذاب کے روایت سے استدلال اہلسنت درست ہو تو پہر ورام کے قصون سے اہل اسلام کیون نہ ملزم ہونگے اب یہان سے اوس حدیث کی بہی بخوبی تصدیق ہوگئی جسکو آنحضرت نے فرمایا کہ جب دجال خروج کریگا تو بہت مین عثمان اوسکی متابعت کرینگے جیسا کہ میزان الاعتدال ذہبی اور لسان المیزان مین

صفحہ ۱۵۳ میزان اعتدال جلد اول

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ہے اور ذہبی اور حافظ ابن حجر نے اوسکی تصحیح کی ہے کیونکہ اس دجال یعنے
ابن اسحق کی روایت کو دوستداران عمر و عثمان کس بشاشت سے قبول کرتے ہین
اور اہل حق یعنے شیعہ کے روبرو پیش کرتے ہین امر حق کو کسیطرح نہین مانتے
اور اس دجال کذاب کے پیروی پر اڑے ہین بہر کیف مولوی حمید علی ... کے
اوس فقرہ کا بخوبی جواب ہوگیا جو رواۃ شیعہ کے بارے مین نقل کیا تھا کہ روایات ۹۷ صفحہ مین منقول ہوا ۱۲
چندے از ابالسہ و دجاجلہ کہ نقیض این احادیث ست حوالہ می کنند کیونکہ خود
انہین حضرات کی روات دجال بلکہ فخر دجال قرار پائی ہین روایت ف جواب عبارت مولوی حمید علی
منقول از ازالۃ الغین از اصابہ عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ [illegible]
مضمون وہی ہے جو عبد الرحمن بن زید بن اسلم کی روایت کا مضمون ہے بہر کیف
یہہ عطاء خراسانی عقیلی کے نزدیک ضعفا مین سے ہے اور کذاب و مفتری ہے
ابن حبان نے بھی ضعفا مین شمار کیا ہے اور اوسکی روایات سے استدلال
کرنیکو باطل قرار دیا ہے اور بخاری نے اوسکی روایات کو مقلوب الاسانید
کہا جیسا کہ میزان الاعتدال ذہبی مین ہے اور انساب سمعانی مین ہے ص ۸ وسق قلمی ج ۲
کہ ردی الحفظ تھا وہم و خطا و خلل مین گرفتار تھا اوسکی روایات سے
استدلال کرنا باطل ہے انتہی پس ایسے ضعیف و کاذب و مفتری کی روایت
مقلوب الاسانید سے بمقابلہ اہل حق استدلال کرنا کیونکر زیبا ہے کہ خود ان
اکابر نے اوسکی روایات کو باطل کردیا والحمد للہ وکفی اللہ المومنین القتال چھٹی
روایت ازالۃ الغین مین ہے نور الدین حسینی از رئیس المحدثین یعنے ص ۹۲۹
دار قطنی روایت مینماید کہ ابو حنیفہ در مدینہ بشرف خدمت امام باقر

Presented by: Rana Jabir Abbas

مشرف شد در وقتے کہ باشندگان کوفہ را بسوے خود راہ نمیداد و انہمارا نزد خود دمی نشانید ابو حنیفہ گوید کہ من مطلب امام را فہمیدم و بسوی آنجناب نشستم و گفتم کہ در حق ابو بکر و عمر چہ میفرمائی فرمود کہ خدا رحمت کند بریشان عرض کردم کہ اہل کوفہ میگویند کہ تو از شیخین بیزاری فرمود کہ برب کعبہ قسم میخورم کہ آنہا برمن افترا می کنند آیا تو نمیدانی کہ حضرت علی بن ابیطالب دختر خود را کہ نام او ام کلثوم بود از بطن مبارک حضرت فاطمہ زہرا پیدا شد بنکاح عمر داد و جد او حضرت پیغمبر خاتم المرسلین ست و جدہ او حضرت خدیجہ کبرے سیدہ اہل الجنۃ و برادرانش حسن و حسین سرداران اہل بہشت و عم او حمزہ و جعفر بن ابیطالب اگر علی مرتضے عمر بن الخطاب را مستحق تزویج نمیدانست زینہار دختر خود را کہ حالش دانستے بنکاح عمر نمی سپرد ابو حنیفہ میگوید کہ بعد ازین عرض کردم کہ کاش اینمضمون را باہل عراق در مکتوبے می نوشتے تا ایشان را معلوم میشد کہ تو ازین تہمت مبرا ہستی فرمود کہ اہل عراق اطاعت نمیکنند ترا گفتم کہ نزد من بنشین برگفتہ من عمل نکردی انہا کہ سراز شریعت می تابند سخن مرا کے گوش میکنند انتہے **اقول** ایہا لا اس نقل سے مولویصاحب کی نور الدین حسینی سے بخوبی شاہ صاحب کی اوس اتہام کی حالت ظاہر ہوئی جو تحفہ مین اس روایت کے نسبت کتب شیعہ کی طرف کی اور کوی نام اوس کتاب کا یا راوی کا بھی نہ لکھا کیونکہ اگر کچہ اصلیت اسکی شیعونکی کسی کتاب مین ہوتے تو کبھی مولویصاحب اس روایت کو اپنے یہان کی روایت نہ بتاتی چونکہ تحفہ جیسے جہاں مین شاہ صاحب کی صرفت اس بارہ مین بخوبی ظاہر کی گئی ہی لہذا مولویصاحب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے اودھر اسکی نسبت نہ کی ور بخوف تفضیح اپنے ہی مفتریون کے سر منڈھا
خیر شکر خدا کہ مولویصاحب کی بدولت اس افترا سے نجات ملی ثانیاً موضوعیت
اس روایت کی ہر ہر لفظ سے تو اس بداہت سے ظاہر ہے کہ کسی عاقل کو ذرا تامل
بھی نہو گا بفور سماعت اسکے موضوعیت کا حکم لگا دیگا ثالثاً خلاف روایات
مذکورۃ الصدر ہے جسمین انکار اور اعتذار جناب امیر اور ناراضی حضرت کی
لقاً مذکور ہے مگر ہم ان امور سے قطع نظر کر کے اصل روایت اور سند کے
حالت بیان کرتے ہین کیونکہ ناقل اس روایت کے نور الدین حسینی ہین جو
مشہور بہ سید سمہودی ہین جنکے تصانیف سے تاریخ مدینہ اور جواہر العقدین
ہے فاضل رشید انکی نسبت فرماتے ہین ما کتاب جواہر العقدین را نمیدانیم
و مصنف انرا نمی شناسیم و ذکر امثال مجہولین بجز اظہار حمق خود فائدہ نمی بخشد
پس مولویصاحب کی خدمت مین ہم بھی یہی مضمون بلاغت مشحون
فاضل رشید ادا کرتے ہین عطاے تو بہ لقاے تو کہ ایسے مجہولین سے
استناد خصوصاً بمقابلہ اہلحق بجز اظہار حمق خود فائدہ نمی بخشد باقی رہے
نقال اول یعنے رئیس المحدثین دار قطنی جنسے سید سمہودی نے نقل کیا
پس انکے بارہ مین زیادہ کد کرنیکی ضرورت نہین ہے یہان صرف عبارت
منتہی صفحی مشکور پر کفایت کیجاتی ہے کیونکہ مولوی محمد بشیر تضعیف حدیث
من زار قبرے مین فرماتے ہین کہ اس حدیث کو کسی حفاظ مشہورین سے
صحیح نہ جانا اور نزد ائمہ محققین سے اسپر اعتماد کیا بلکہ فقط امثال دار قطنی نے
روایت کیا ہے جو اپنی کتاب مین غرائب سنن کو روایت کرتا ہے

سید سمہودی

دار قطنی

ص ۲۳۰

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور بہت سی روایات منکرہ اور موضوعہ اوسمین بھرتا ہے اور بعض جگہ
علتہ حدیث اور سبب ضعف وانکار بیان کرتا ہے انتھے مولوی عبد الحی
بجواب سکی فرماتے ہین کہ اس سے موضوع اور ضعیف واہی ہونا اس روایت کا
لازم نہین پس کچھ ضرور نہین کہ جو روایتین اسمین ہون وہ سب ساقط ہو جائین
تا آخر تقریرہ پس اس سوال و جواب اہل حدیث و حنفی سے دار قطنے کا
جامع غرائب سنن و مخرج روایات منکرہ و موضوعہ ہونا ثابت ہوا کیونکہ
مولوی عبد الحی نے جرح دار قطنی کو قبول کیا گو ایک روایت خاص
من زار قبری مین دوسرے خصوصیات سی وہ حکم عام کتاب دار قطنی نہ
جاری ہو مگر اصل کتاب کا مجموعہ غرائب سنن و موضوعات و منکرات
ہونا بخوبی ثابت ہوا حالانکہ بعض امام ذہبی لفظ منکر الحدیث مثل الفاظ
دجال و کذاب و وضاع وغیرہ ارذل عبارات جرح سے ہے کما فی مقدمہ
میزان الاعتدال بہر کیف اگر مولوی صاحب روایت ابو حنیفہ کو دربارہ
عقد جیسے دار قطنی نے نقل کیا مثل روایت من زار قبری کے عیوب
موضوعیت و منکریت سی خالص کہینگے تو دیکھا جائیگا ابھی تو حکم [illegible]
اوس پر جاری ہے اور کیونکر نہ جاری ہو کہ جو دستاویز شاہ عبد العزیز صاحب
نے ... اعتمادی او... [illegible] ہے چنانچہ فاضل ... [illegible]
[illegible] اصول ... [illegible]
[illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

و قبول در طبقہ اولے و ثانیہ نرسیدہ و رجال آن کتب موصوف بعدالت اند و بعضے مستور و بعضے مجہول و اکثر آن احادیث معمول بہ نزد فقہا نہ شدہ اند بلکہ اجماع بر خلاف آن منعقد شدہ و اسامی آن کتب اینست مسند دارمی مسند ابی یعلی موصلی مسند عبد بن حمید سنن دار قطنی الخ پس کتاب سنن دار قطنی کا مجموعہ روایات مستورین و غیر عادلین و مجہولین ہونا مسلم ہوا اور خود دار قطنی کی بھی عظمت تحقیق بخوبی معلوم ہو گئی پس کیا تماشا ہے کہ اپنی خانہ جنگی اور تحقیقات واقعی میں تو روایات دار قطنی کو موضوعات و منکرات سے قرار دیں اور بخلاف اجماعیات تبائین ادر شیعون کے سامنے اس بشاشت اور مسرت سے اوسکے موضوعات کو پیش کریں سبحانک ھذا شئی عجیب باقی رہے راوی اول اس روایت کے اہلسنت کے امام اعظم ابو حنیفہ کوفے پس میری کیا مجال جو اونکی شان والا میں کچھ کہہ سکون ابھی اونکی بیت حنفی لوگ سر کھا لینگے دماغ چاٹ جائینگے مگر چونکہ تحقیق روایت کا واسطہ ہے گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل ہان چند شاہدین بڑے بڑے ائمہ دین اہلسنت کی [illegible] شمار کافی ہے جسکے بعد کسی عاقل ہشیار کو انکی روایت پر اعتبار نہ [illegible] [illegible] اہلسنت [illegible] تمام شاہدون کو سنائین اور انکو بڑے بڑے پیشوایان [illegible] [illegible] تو مجبوری ہی [illegible] [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمری مین بھی اہلسنت کو اختلاف عظیم لاحق ہے کوئی تو انکو کابلیون کی نسل سے بتاتا ہے کوئی عجم سے کوئی نسل عرب سے کہتا ہے مگر اکابر علماے اہلسنت مثل امام فخر رازی سے محقق دہلوی وغیرہ کے ناقل ہین کہ ابو حنیفہ غلام زادہ تھے آزاد و احرار سے نہ تھے چنانچہ انکا نسل عجم سے ہونا بھی اسی امر کی دلیل ہے انکے دادا زوطی نام کی نسبت مورخون کا بیان ہے کہ کابل سے گرفتار ہو کر آئے اور قبیلہ بنی تیم کے کسی عورت کی غلامی مین رہے بعض ہوا خواہون نے اسکا بھی دعوے کیا ہے کہ غلام زادہ نہ تھے اور سند مین اسکے خود انکے پوتے اسمعیل کا قول نقل کیا ہے جسکی بے اعتباری ایسی ہے کہ محتاج برہان نہین بعضون نے یہانتک ترقی کی کہ انکو نسل عرب مین داخل کر دیا جسکی بدولت غیر غیر لوگون کو انکا دادا پردادا بنانا پڑا مگر جب اسکی خرابی پر تنبہ ہوا تو خود انہین لوگون نے تردید کر کے مجہول النسل ہونا انکا ثابت کیا بہرکیف چونکہ امام فخر رازی نے انکے اس غلام زادگی کو دلائل فضیلت امام شافعی مین پیش کیا ہے اور اسوجہ سے [illegible] ابو حنیفہ کو اونسے مرجوح کیا الغرض اسقدر حوالہ قلم ہوا ورنہ زیادہ تحقیق اس سے فضول ہے کیونکہ اکثر [illegible] سے [illegible] کی نسبت [illegible] صاف نہین کیا جاتا [illegible]

[illegible]

ف سوانح عمری ابو حنیفہ

ف ذات ابو حنیفہ

سیرۃ النعمان مولوی شبلی ص ۱۰

سیرۃ النعمان ص ۱۲

ف [illegible] ابو حنیفہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

دیگر اقوام زیادہ تر انکے پیرو و مقلد ہین الجنس یمیل الی الجنس کیونکہ ہمجنس کیطرف میل کرنا امر فطری ہے انکی ابتدائے تحصیل علم کے متعلق علامہ خطیب بغدادی اپنی تاریخ مین خود ابو حنیفہ سے بسند متصل ناقل ہین کہ کہا ابو حنیفہ نے جب مجھے شوق تحصیل علم ہوا تو ہر علم کے فوائد و منافع کو دریافت کرنا شروع کیا کسیسے کہا علم قرآن سیکھو مینے فائدہ پوچھا تو لوگون نے کہا کہ جب قرآن سیکھ لوگے تو مسجد مین بیٹھکر لڑکونکو تعلیم کرو گر کچھ دنون بعد کوئی لڑکا تمسے زیادہ یا تمہارے برابر حافظ ہوگا ساری ریاست تمہاری جاتی رہیگی تب مینے کہا کہ علم حدیث حاصل کرین ورا لیسے حافظ حدیث بنین کہ دنیا مین ہمارے برابر کوئی حافظ ہو لوگون نے کہا نتیجہ یہ ہوگا کہ بڑہاپے مین مبتلائے اغلاط ہوگے آخر تکو لوگ کاذب کہکر بدر کرینگے تو مینے (ابو حنیفہ) کہا ایسے علم کی مجھے حاجت نہین اچہا علم نحو سیکہین لوگون نے کہا تب معلم بنوگے تنخواہ آمدنی تمہاری دو دینار یا تین دینار ہوگی تب کہا کہ فن شعر مین مہارت پیدا کرین لوگون نے کہا نتیجہ ہوگا اگر کسیکی مدح کروگے [illegible]

تب مینے کہا کہ علم کلام مین کمال پیدا کرین لوگون نے کہا آخر نتیجہ یہ ہوگا کہ کفر و [illegible] کا الزام لگایا جائیگا آخر قتل ہوگے اور اگر بچ گئے تو ہمیشہ مذموم و ملوم رہوگے تب مینے کہا علم فقہ حاصل کرین لوگون نے کہا تب تمام لوگ تمسے مسائل پوچھینگے [illegible] علم فقہ سے زیادہ

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ف ابتدائی تحصیل علم ابو حنیفہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

کلام ابوحنیفہ مختار مختصر تاریخ بغداد سے مولوی محمد شبلی نعمانی نے
بھی اپنی سیرۃ النعمان (صفحہ ۳۰) مین اس روایت کو کچھہ کتر بیونت کر کے بطور اختصار
لکھا ہے مگر اوسکے غلط ہونیکا بھی دعوے کرتے ہین کہ کہتے ہین کہ یہ ما
جو ریمارک امام صاحب کیطرف منسوب کئے ہین ایسے جاہلانہ ریمارک ہین
کہ ایک معمولی آدمی کیطرف بھی نسبت نہین کیجا سکتی اس روایت کو صحیح
مانین تو ماننا پڑیگا کہ حدیث وکلام کیطرف امام ابوحنیفہ نے توجہ ہی نہین کی
حالانکہ ان فنون مین امام ابوحنیفہ کا جو پایہ ہے اوس سے کون انکار
کرسکتا ہے انتہی ہمکو بہت **افسوس** ہے کہ اس معترض نے مطلقا
اسکا خیال نہین کیا کہ یہ اعتراض اس روایت پر کس اصول کے مطابق
ہے کیونکہ روایت کی غلطی یا ازراہ سلسلہ کیجاتی ہے یا ازراہ درایت سلسلہ
مین تو کوئی عذر ہی نہین کیونکہ علامہ خطیب بغدادی اپنی تاریخ مین مسلسل السند
روایت لکھتے ہین [illegible] تاریخ کا یہ مرتبہ ہے کہ جناب رسالتمآب
انکی سماعت کو تشریف لاتے تھے بھائی [illegible] المحدثین شاہ عبدالعزیز
باقی رہا دوسرا اصول یعنی درایت کی راہ سے پس جب خود اسکو
[illegible] نے بیان کیے ہین کہ ابوحنیفہ نے [illegible]
مسائل کو سہل کیا اور سلطنت کے ایک رکن [illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ ملا اور فائز بمرام ہوے سواے اسکے حب دنیاوی خیال سے امام
ابو حنیفہ نے ان علوم کے نفع و ضرر کو بیان کئے ہین ایسے بدیہی ہین
کہ کسیکو اوسمین تامل نہین ہو سکتا پس ایسے بدیہی نفع و نقصان دکہانیوالے
کو جاہل کہنا سراسر حیرت خیز ہے باقی رہا ابو حنیفہ کا بے بہرہ ہونا علم کلام
و علم حدیث سے پس ایسا مسلم ہے کہ کسیکو عذر ہی نہین کیونکہ اہلسنت کے یہان
اصلی اوستاد علم کلام کے معتزلہ ہین مگر جبسے اشاعرہ کا مذہب قائم ہوا
تو اب تین اوستاد مانے جاتے ہین ابوالحسن اشعری ابو منصور ماتریدی
حنابلہ ابو حنیفہ کو کیسے بہی اس فن کا اوستا نہین جانا ہے باقی رہا علم حدیث
پس حقیقت یہ ہی کہ ابو حنیفہ کو بہ نسبت کل علوم کے زیادہ تر نفرت اسی
علم سے تہی بقول صاحب تذکرۃ الموضوعات و تہذیب الاسماء چار صحابی
جناب رسالت مآب کے انکے زمانہ مین موجود تہے مگر کسی سے کوئی حدیث
کی روایت نہین کی مولوی شبلی صاحب نے بہی اقرار کیا ہی پس اس سے
[illegible]
[illegible]
مخالف ہین حدیث کے اور امام شافعی سے سبکی نے طبقات کبریٰ
مین نقل کیا ہے کہ حنفیونکی کتابین مسائل فروع کے مشتمل ہین
کہ ظاہر تو نام کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کا لیتے ہین مگر دراصل سب
مسائل انکے خلاف ہین [illegible] اکثر احادیث
[illegible]

۱؎ معیار الحق صفحہ ۔ لاہور

۲؎ محاسنۃ المساجد مولوی محمد سعید صفحہ ۱۹

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جہیل ڈالوا ور خلیفہ دوم کے بعض احکام کو ہذیان مجنون بتاتے تھے کما فی مختار مختصر تاریخ بغداد یان بعض ہوا خواہون نے جیسا کہ انکی تابعین سے ہونیکا دعوے کیا ہے اوسیطرح بعض صحابی سے بسند انکے روایتین بہی نقل کین تا اینکہ ابو المؤید محمد بن محمود خوارزمی نے دفعیہ عار جہل علم حدیث کے لیئے ابو حنیفہ کے پانچ سو چھتیس برس مرنیکے بعد سنہ ٦٦٥ کے قریب قریب ایک مسند تیار کیا جسمین چند اور مسندون کا نام بہی بتایا ہے حالانکہ کہین اونکا پتہ نہین آخر خود انہین لوگون نے فیصلہ کر دیا کہ محض جعلی کارروائی یاردن کی صرفت بازی ہے نتیجہ اس ہوا خواہی کا یہ ہوا کہ جس عیب سے بچنے کے لیئے امام صاحب نے علم حدیث سے گریز کیا تہا اون بدخواہون کی بدولت اونہین جرمونکے مجرم اور اونہین الزامون کے ملزم قرار پائے شعر دشمن دانا کہ غم جان بود بہتر از ان دوست کہ نادان بود بہت صحیح ہے مین اپنے دعوے کی تصدیق مین چند شہادتین ائمہ عدول اہلسنت کی پیش کرتا ہون علامہ ذہبی جنکو شاہ عبد العزیز صاحب امام اہل حدیث کہتے ہین اپنی میزان الاعتدال مین لکھتے ہین نعمان بن ثابت بن زوطی ابو حنیفہ کوفی امام اہل الرای کو امام نسائی نے ضعیف کہا ہے اسیطرح ابن عدی وغیرہ نے بلکہ اوسی میزان مین سیحو اسمعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت کو ابن عدی نے کہا ہے ضعیف ہیں

Presented by: Rana Jabir Abbas

اذا طلعت الثریا امن الزرع من العاھۃ کے ضعیف ہونے کی وجہین بیان کی ہین ہین اون لکھتے ہین کہ راوی اس حدیث کا ایک شعیب ہی جسکو ذہبی نے ضعفا مین شمار کیا ہے اور ایک راوی اسکے نعمان بن ثابت (ابو حنیفہ) ہین جسکو ذہبی نے ضعیفون مین گنا ہے اور ابن عدی کہتے ہین کہ کل روایتین انکی غلطی اور تصحیف و زیادات سے ملو ہین اور علامہ ابن جوزی نے کتاب منتظم مین لکھا ہی کہ کہا سعید بن ابی مریم نے کہ یحیی بن سعید سے ابو حنیفہ کو پوچھا تو یحیی نے کہا حدیثین اوسکی لکھی جائین قابل نقل نہین اور عبد اللہ بن علی نے عبد اللہ مدینی سے نقل کیا کہ ابو حنیفہ کو ازحد ضعیف جانا کیونکہ ابو حنیفہ نے کل پچاس حدیثین روایت کین اور سبھون مین خطا کی اور ابی حفص عمرو بن علی سے روایت ہی کہ کہا ابو حنیفہ حافظ نہین ہی مضطرب الحدیث اور واہی الحدیث ہی ابو بکر بن ابی داود نے کہا کہ کل ایکسو پچاس حدیثین ابو حنیفہ نے روایت کین سبھون مین خطا کی یا یون کہا کہ نصف روایتین غلط ہین [illegible] عجیب سی نا قل ہین کہا ابو حنیفہ نے جب مین مکہ معظمہ گیا تو حجامت بنانے والے سے تین سنتین سیکھین کیونکہ جب حجامت کے لیے ہم بیٹھے تو حجام نے کہا قبلہ رو بیٹھو بعد اوسکے داہنی طرف سے حجامت بنانا شروع کیا [illegible] دونون ہڈیون تک حجامت بنائی کہا حمیدی نے کہ جو شخص ایسا ہو کہ سنت رسول یا اصحاب رسول [illegible] [illegible] محتاج ہو اوسکی تقلید احکام [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

اسلام مین کیونکر کی جا سکتی ہے اور امام فخرالدین رازی رسالہ ترجیح مذہب شافعی مین فرماتے ہین کہ بخاری ابو حنیفہ کو ضعفا مین شمار کرتے تھے اور امام احمد بن حنبل کہتے ہین کہ ابو حنیفہ کی نہ رائے ہے نہ حدیث بلکہ تاریخ صغیر بخاری مین ہے بروایت نعیم بن حماد کہ کہا فزاری نے ہم سفیان کے پاس تھے کہ خبر مرگ ابو حنیفہ آئی اوس پر سفیان نے کہا شکر خدا یہ شخص اسلام کو ٹکڑہ ٹکڑہ کرتا تھا اس سے زیادہ شوم کوی مولود اسلام مین پیدا نہین ہوا پس جب ایسے ایسے ائمہ دین اہلسنت اور ارکان شرع متین انکے ضعف اور ناثقاہت اور عدم صحت روایت پر ابو حنیفہ کی نص قطعی کرین اور انہی جماعت کثیر محدثین محققین بمتفق اللفظ انکی روایت کے باطل ہونے پر شہادت دین تو کون ایسا مسلمان ہے جو انکی روایت پر اعتماد کر سکتا ہے بالخصوص اس روایت مین جس سے ہمکو بحث ہے یعنی روایت عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام کے باب مین تو پرچہ برابر بھی انکی صداقت نہین مانے جا سکتے کیونکہ خود اصل روایت ہی سے انکی مخالفت امام کے ساتھ ظاہر ہے کہ امام زمان منع کرتے ہین تو ہمارے پاس نہ آؤ مگر یہ عدول حکمی کرتے ہین اور کبھی حکم امام نہین مانتے اور دربار امام مین چلے جاتے ہین گویا آنحضرت علیہ السلام مسلوب القوت تھے یا بخوف فتنہ و فساد کان پکڑوا کر نکلوا نہ دیا مگر غیظ و غضب بیجا ظاہر فرمایا اور کہدیا کہ تو بھی دشمن اہل کوفہ سے ہے جنہونے احکام حضرت [illegible] کی تھی [illegible] منع کیا [illegible] آنکو [illegible] ایسے [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور افترا جوڑنا کیا مشکل ہے چنانچہ یہی ابوحنیفہ نے جنکو اسکا دعوی ہے
کہ ہم امام محمد باقر علیہ السلام کے شاگرد ہین اور مریدان انکے اس شاگردے
و تلمذ کو بڑے فخر سے لکھتے ہین ابھی جو مخالفت امام کی وہ معلوم ہوے
اب دنکی سلوک کو اپنے مرشد زادہ اور محسن زادہ محسن تمام عالم جناب امام
جعفر صادق علیہ السلام ابن جناب امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ملاحظہ
فرمائیے کہ قاضی القضاۃ ابوالموید محمد بن محمود خوارزمی جامع مسانید ابوحنیفہ
مین لکھتے ہین کہ کہا ابوحنیفہ نے کہ ابوجعفر منصور خلیفہ عباسی نے مجھے
کہلا بھیجا کہ لوگ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے علم و فضل پر مفتون
اور گرویدہ ہو رہے ہین تم ایسے چند مسائل انتخاب کرو جو نہایت سخت
و دشوار ہون تاکہ امام اونکے جواب سے عاجز ہون تب مین نے حسب الحکم
خلیفہ چالیس مسئلہ نہایت سخت منتخب کیے اور منصور خلیفہ کے پاس [illegible]
حیرہ بھیجا خلیفہ نے مجھے بلا بھیجا جب گیا تو دیکھا کہ منصور خلیفہ سریر خلافت پر بیٹھا ہے
اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام بھی [illegible]
ہین امام علیہ السلام کو دیکھا [illegible] ہیبت اور رعب [illegible]
معلوم ہوا کہ منصور خلیفہ کا بھی یہ دبدبہ کبھی نہ معلوم ہوا تھا حسب الحکم خلیفہ
مین بیٹھ گیا تو منصور امام جعفر صادق علیہ السلام کیطرف متوجہ ہوا اور کہا
یا ابا عبداللہ یہ ابوحنیفہ ہے حضرت نے فرمایا ہان مین پہچانتا ہون
تب منصور خلیفہ نے کہا اے ابوحنیفہ [illegible] مسائل
[illegible]

ص ۹۷ اخبار اہل البیت
جامع مسانید
ابوحنیفہ [illegible]
[illegible]
وعبقات الانوار
ص ۲۸۵

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہر مسئلہ کا ایسا مسکت جواب فرماتے تھے کہ مین لاجواب ہو جاتا تھا
یہانتک کہ چالیسون سوال کا جواب دیا اسیوجہ سے مین کہتا ہون کہ
امام جعفر صادق علیہ السلام اعلم ناس ہین باختلاف فقہا اور سب
سے زیادہ فقیہ ہین اسیتے **ناظرین** کو اس روایت سے جسکو تنے بڑے
خیر خواہ بلکہ محسن ابو حنیفہ نے لکہا ہے اخلاص و محبت ابو حنیفہ کا حال
بہ نسبت حضرات اہلبیت طاہرین بخوبی معلوم ہو گیا ہو گا اور سلطنت کے
مخالفت امام سے اور ابو حنیفہ کا لگاو سلطنت کے ساتہ اور خاندان
رسالت سے اپنی علیحدگی جتانا خلیفہ وقت کے نزدیک جس سے خلیفہ نے
جانا کہ جناب امام علیہ السلام ابو حنیفہ کو پہچانتے بہی نہونگے اسیوجہ سے
ظاہر کیا کہ یہ ابو حنیفہ ہے اور فرزند رسول کا صبر و تحمل اور خوش اخلاقی
سے کام لینا کہ اتنا بہی نہ فرمایا ہمارے ہی خاندان کا تعلیم یافتہ ہے
[illegible] ہر شخص اس روایت کو دیکھنے سے سمجھ سکتا ہے
پس جس شخص کی ہمت علیا بخاطر خلیفہ عباسی تذلیل و تحقیر فرزند رسول
انام جناب امام ہمام علیہ السلام پر ایسے منہمک ہو کر دربار عام میں حضرت
[illegible]
اونکی گرویدگی و حسن عقیدت کو جتانا چاہتے تہے تو اوسکے نزدیک امام
[illegible] اپنے امراء و خلفا و اعدا
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

خلفائے ثلثہ خصوصًا خلیفہ دوم کی فکرین رہتی ہون اور انواع مکر و حیلہ سے اسکے اشاعت اور شہرت مین سرگرم رہتے ہون پس گو اب اس روایت سے کے بعد کہ ابوحنیفہ نے دربار عام مین اپنے محسن زادہ فرزند رسول کے ساتھ یہ برتاو کیا بلکہ جناب امام موسی کاظم علیہ السلام کے ساتھ بھی حضرت کے عالم صغر سنی مین یعنی پنج شش سالگی مین بھی سلوک کیا اور جواب دندان شکن پاکر خود ذلیل ہوا اسکا موقع نہین رہا کہ انکے مخالفات کو اصحاب امام کے ساتھ بیان کرین مگر چونکہ ظرافت آمیز ہے اور اوس مخالفت امام کی زیادہ تر تائید ہوتی ہے لہذا ایک لطیفہ بیان کرتا ہون کہ ایک روز ابوحنیفہ اور مومن الطاق علیہ الرحمہ سے جو صحابی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے تھے مسئلہ رجعت مین مباحثہ ہوا ابوحنیفہ کچھ مونہہ سے بولے اور کہا کہ تمھارے عقیدہ کے مطابق مومن و منافق پھر زندہ کئے جاوینگے اور [illegible] قتل پر قصاص جاری ہوگا پس دس اشرفیان اسوقت ہمکو قرض دو رجعت مین ہم سے لے لینا مومن الطاق علیہ الرحمہ نے کہا [illegible] کیونکر معلوم ہوگا کہ تم کس صورت مین مسخ ہو کر زندہ ہوگے جو ہم تم سے روپیہ طلب کرینگے اگر اسکے اطمینان ہو جائے تو ہم قرض دینے کو حاضر ہین ابوحنیفہ اس جواب سے شرمندہ ہو کر ساکت ہو گئے علیٰ ہذا القیاس ہزارہا ان کی [illegible] ظاہر [illegible] عداوت و بغض و عناد اہلبیت سے کے [illegible] ابوحنیفہ نے [illegible]

[illegible]

علوم و کمالات اہلبیت طاہرین ع کے مقر ہین حتی کہ اس شاگردی کو ابو حنیفہ
کے بڑے فخر و مباہات سے بیان کرتے ہین کہ یہ امام محمد باقر علیہ السلام کے
شاگرد تھے باایہمہ نہ معلوم انکو امام اعظم کا خطاب کیونکر ملا اور امام مالک جو
انکے اوستاد تھے اس شرف سے کیون محروم ہوے شاید اسکی یہہ وجہ ہو
کہ جس خلیفہ یا عالم کو قران و رسول ص و اہلبیت سے زیادہ علحدگی ہو وہی اعظم
بنایا گیا چنانچہ خلیفہ دوم جنھون نے سیکڑون مسائل مین خود رائی کرکے
خلاف حکم خدا و رسول اپنے قیاس و رائے سے احکام جاری کئے جنکو اصول
اجتہادات ائمہ اربعہ کہتے ہین اور مذہب فاروقی کہا جاتا ہے اونکو فاروق
اعظم کا خطاب ملا ابو حنیفہ نے جو نسبت بقیہ ائمہ اربعہ کے بالکل قرآن و حدیث
و اہلبیت کے مخالفت کرکے اپنے قیاس و رائے سے حسب خواہ سلاطین
وقت احکام جاری کئے تو امام اعظم بنے چنانچہ جب دیکھے معاویہ و یزید و ہارون رشید
وغیرہ جو اپنی ماؤن بہنون بیٹیون کے ساتھ مرتکب فعل شنیع ہوئے اونکی خوشی
یہہ مسئلہ بنایا کہ اگر اپنے محرمات شرعیہ کے ساتھ بلفظ حریر مرتکب حرام ہو
تو جائز ہے فرق اتنا ہوا کہ نام بردگان بلا پردہ مرتکب ہوے اس امام اعظم
نے ایک پردہ شرعی قائم کر دیا طرہ اون پر یہ فرمایا کہ اگر کوئی اپنی [illegible]
کے ساتھ نکاح کرلے تو کسطرح اوس پر حد نہین جاری ہوگی اور یہ مسئلہ
[illegible] کے [illegible] نہین ہوتون [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible]
[illegible]

سیرۃ النعمان

ہدایہ جلد اول صفحہ ۲۹۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

مشتبہ ہو کر آخیر متاخرین نے صحیح بخاری وغیرہ سے لفظ دبر کو نکال دیا چنانچہ سنا گیا
مذکور ہوا مگر امام ابوحنیفہ نے عام فتوی دیدیا کہ عورتون کے ساتہ لواطہ جائز ہے
اور اوسکی کوئی اصلاح بھی نہ کرسکا چنانچہ امام طحاوی شرح معانی الآثار
مین لکھتے ہین کہ کہا عبدالرحمن بن قاسم نے مینے کسی ایسے شخص کو جو قابل
اقتدا ہوا مردین مین ایسا نہ پایا جو اسمین شک کرتا ہو کہ عورتون کی دبر
مین وطی کرنا حلال ہے بعد اوسکے اسی آیت کی تلاوت کی اور کہا آپ
اسکے بعد کونسی آیت صاف ہوگی اور عینی شرح ہدایہ مین لکھتے ہین کہ
اگر وطی کرے اپنے غلام کے دبر مین یا اپنی لونڈی کے دبر مین یا اپنی عورت
کی دبر مین تو اوسپر حد نہین ہے اور اسمین کسیکو اختلاف نہین ہے
اسیطرح چونکہ اون سلاطین کو شراب وکباب کا از حد شوق تھا جسے
کہ خود قاضی یحیی بن اکثم جو بڑا عالم اہلسنت کا تھا [illegible]
پلایا کرتا تھا تو اونکی خوشامد مین ابوحنیفہ نے مسئلہ بنایا کہ اگر نو پیالہ
شراب پی [illegible]
[illegible]
[illegible] آلودہ کرے اور [illegible]
[illegible]

صفحہ ۶۷۰ عینی شرح ہدایہ ج ۲ مطبع [illegible] صفحہ [illegible] ص ۲۹۰

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کہدیا ایمان وہ چیز ہے جو نہ گھٹتی ہے نہ بڑھتی ہے چنانچہ کہا ایمان ابوبکر و ایمان ابلیس واحد ہے اسیطرح اگر بغرض تقرب خدا نعلین و کفش وغیرہ کی پرستش کرے تو جائز ہے وغیرہ وغیرہ مسائل [illegible] جلد اول غ ذوالفقار حیدریہ میں مرقوم ہوا پس غالباً یہی وجہ ہوئے کہ اس امام کا مذہب اہلسنت کو نہایت درجہ مرغوب ہوا کیونکہ ع ہر عیب کہ سلطان بہ پسندد ہنر است ۱۲ اہلسنت کا نہایت ہی مضبوط اصول ہے چنانچہ ابتدا سے اس مذہب کی بنیاد اسی اصول پر قایم ہے کہ سلطان وقت جو فعل کرے وہ قابل اعتراض نہیں ہے از نجاست کہ اصول کو تابع ان سلاطین کا بنایا نہ یہ کہ خلفا و سلاطین کو تابع کسی اصول کا قرار دیں چنانچہ جب امام صاحب نے ان سلاطین و امرا کی رعایت میں احکام شرعی کی یہ حالت بنائی تو ان سلاطین نے بھی بقاعدہ هل جزاء الاحسان الا الاحسان اس مذہب کے ترویج میں نہایت کوشش کی سیف النعمان [illegible] ہے ابن حزم جو ارباب ظاہر کے مشہور امام ہیں اونکا قول ہے کہ دو مذہبوں نے سلطنت کی زور سے ابتدا سے رواج عام حاصل [illegible] ایک ابو حنیفہ کا مذہب کیونکہ جب قاضی ابو یوسف کو قاضی القضاۃ [illegible] انہوں نے حنفی لوگوں کو عہدہ قضا پر مقرر کیا دوسرا امام مالک [illegible] اندلس میں کیونکہ امام مالک کے شاگرد [illegible] خلیفہ [illegible] کے [illegible]

مصنف سیرۃ نے اور اور خلفا اور سلاطین کے حالات بہی لکہے ہین جنہونے اس مذہب حنفی کو رواج دیا اور نہایت غلو سے اسکی ترویج مین کوشان ہوے مگر افسوس ہی کہ ان واقعات کے بعد بہی مولف کو خیال تردید قول ابن حزم پیدا ہوا جو موجب صد مضحکہ ہے از انجا کہ مشاہدہ سے یہ بہی ثابت ہے کہ اکثر ظالم لوگ اپنی سزا کو پہونچ جاتے ہین خوشامدی کی مکاری آخر کہل جاتی ہے ابو حنیفہ نے بہی اپنا نتیجہ اوٹہایا جن سلاطین کے واسطے دین و ایمان کو تباہ کیا تہا پہلے اونہو نے کفر و زندقہ سے دو مرتبہ ابو حنیفہ کو توبہ کرایا آخر مین یزید بن عمرو بن ہبیرہ نے جو مروان کیطرف سے کوفہ کا گورنر تہا حکم دیا کہ ابو حنیفہ کو ہر روز دس دُرّے لگائے جائین چند روز تک کوڑے کہایا کئے جب مروانی سلسلہ سلطنت کے بعد بنی عباس کا دور آیا خلیفہ منصور جسکی خاطر سے ابو حنیفہ نے چالیس سخت مسئلے جناب امام جعفر صادق سے پوچہے تہے اور معاذ اللہ حضرت کو جاہل بنانا چاہا اور دوستون کے محبت مگر ... کو کم کرنا چاہا تہا ... [illegible] ... کتاب موطا تصنیف کی ... [illegible] ... نام مالک رکہتے ہیے جیسا کہ تاریخ ابن خلدون مین ہے اور اوسکی تعریف ... بہت ... فضل و کمال سے کتاب تاریخ خمیس و ... الاخبار ... تاریخ الخلفا علامہ سیوطی اور تاریخ ابن خلدون وغیرہ بالا مالی ... خلیفہ ... [illegible] ... [illegible]

اوبو حنیفہ کا کفر و زندقہ سے توبہ کرنا تاریخ بغداد و جامع المسانید خوارزمی ... مین منقول ہے صفحہ ۳۰۳ ۳۶ سیرۃ النعمان صفحہ ۸۴

ابو حنیفہ کو ۱۴۶ھ مین قید کیا مگر انکے مریدون اور پیرون کی جماعت
ایسی لاتعداد تھے کہ منصور ایسا خلیفہ عادل امام برحق نکا باوصف
ثبوت جرم ابو حنیفہ کے عام مجمع مین تعزیر نہ کر سکا اور باوصف کمال رعب
و دبدبہ شاہی اور شوکت و جلالت سلطانی کے ایسا خائف رہا کہ بقول
حضرات اہلسنت ابو حنیفہ کو قتل نہ کر سکا آخر قید خانہ مین زہر دلوا دیا مگر
ایسے بھی فتنہ اونکا فرو نہوا اور لوگون نے اونکی پیروی نچھوڑی علامہ خطیب
بغدادی ایک سو اکہتر ۱۷۱ علماے دین کا نام ایکجگہ اور پینتیس ۳۵ امامون کا نام دوسری جگہ
لکھتے ہین جنہون نے امام ابو حنیفہ کی تردید کی اور نہایت توہین و تحقیر سے
پیش آئے حتی کہ امام بخاری کے اوستاد شیخ حمیدی نے صاف صاف
کفر کا فتوے دیا اور امام غزالی کا فتوے کہ ابو حنیفہ نے شریعت کو
اولٹ دیا حتی کہ جن امام غزالی کے نزدیک یزید پر لعن کرنا جائز نہوا وہ اس
منافق اپنے اس امام اہلسنت کے نسبت لعن نقل کرتے ہین اور علامہ
خطیب کا حکم کہ ابو حنیفہ دجال ہے اور خود پیر دستگیر غوث الاعظم عبد القادر
جیلانی کی شہادت انکی کفر و گمراہی اور جہنمی ہونے پر صارم ذوالفقار حیدری
مین تفصیل لکھ چکا ہون لہذا اعادہ کی حاجت نہین صرف حنفیون کا [illegible]
کہ امام صاحب کے قیاس فرمانے کا اور شریعت نبوی کی تخریب کے بعد
[illegible] ہے بھولی بھالی ہے کہ صاحب سیرۃ النعمان [illegible] مین معتبر
[illegible]
[illegible] ہے کہ امام ابو حنیفہ [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنی فقہ مین داخل کرنے کے لئے اس عبارت کو مولف نے تعریف مین ابو حنیفہ کے ذکر کیا ہے کہ مثل مقننین قوانین انگریزیہ انکا درجہ قایم کیا چنانچہ اسیوجہ سے اس فقہ حنفی کو چار شخصون کی رایونکا مجموعہ قرار دیا مگر آخر مین کچہہ سمجہ بوجہ کر اسکی تردید کرنے چاہے ہو اور بہت کچہ دماغ سوزی کی مگر کچہہ بن نہ پڑا آخر مین اسکا اعتراف کیا کہ مینے رومن لا مین دیکہا جو موازنہ کرتا بہرکیف اس جملہ سے امام غزالی کے اوس جملہ کی بخوبی تصدیق ہوئی کہ ابو حنیفہ نے شریعت کو اولٹ دیا اور انتظام کو اوسکے بدل دیا اور چونکہ شناخت کے لیے یہہ قاعدہ بہی نہایت ہی خوب ہے کہ جس شخص کے حالت دریافت کرنا منظور ہو تو اوسکے ساتہی کو دیکہنا چاہئیے لہذا اس امام اہلسنت کے شاگرد ساتہی کا حال لکہنا بہی دلچسپی سے خالی نہوگا خصوصًا حال ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہ جو ملقب احد صاحبیہ ملقب ہین تاریخ الخلفا علامہ سیوطی صفحہ ۲۵۲ مین ابن المبارک سے جو مثل ابو یوسف وغیرہ کے تلامذہ ابو حنیفہ سے ہین اور انہین چند نفرون نے ملکر ابو حنیفہ کو امام بنایا اور فقیہ کہلوایا نقل ہے کہ ہارون رشید خلیفہ ہوئے تو اپنے باپ مہدی عباسی کی ایک لونڈی پر عاشق اور فریفتہ ہوا جب قصد ہم بستری کیا تو اوس لونڈی نے کہا کہ ہم تم پر حرام ہین کیونکہ تمہارے باپ کے تصرف مین آچکے ہین بالسعن نے ابو یوسف قاضی کو بلا بہیجا اور سارا بیان کیا ابو یوسف نے کہا اے امیر المومنین اس لونڈی کی بات کا اعتبار اور اوسکے کلام کی تصدیق کیونکر کی [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

جان کر اپنی کار روائی کرد۔ ابن المبارک کہتے ہین ہم نہین جانتے ان تینون
آدمی کے حال سے کسکا حال زیادہ قابل تعجب ہو آیا ہارون رشید کے
حال سے تعجب کرین جسنے ہزارون مسلمانون کا ناحق خون کیا اور مال
اونکا غصب کیا اسپر بھی اپنے باپ کی حرمت کا خیال کر کے
ابو یوسف سے فتوے لیا یا اس لونڈی کے حال پر تعجب کرین کہ
بادشاہ روے زمین اوسکا قصد کرتا ہے اور یہ گریز کرتی ہے یا اس ابو
یوسف کے حال سے تعجب کرین جو فقیہ روے زمین ہے ہارون رشید
کو فتوے دیا کہ اپنے باپ کی ہتک حرمت کرے اور اپنی شہوت پوری
کرے اور گناہ اوسکا میری گردن پر رکھے لیتے ہین اور نیز اوسی کتاب مین ہے
کہ ایکروز ہارون رشید نے قاضی ابو یوسف سے کہا کہ ہم ایک کنیز پر راغب ہین
چاہتے ہین کہ قبل از تمامی عدہ اوس سے کاربرآری کرین کوئی حیلہ تمہارے
پاس ہے ابو یوسف نے کہا ہان اوس کنیز کو اپنے کسی لڑکے کو
ہبہ کر دو بعد اوسکے نکاح کر لو اور ابن اسحق سے منقول ہے کہ ہارون رشید نے
ایک رات ابو یوسف کو بلایا اوسنے حسب خواہش خلیفہ فتوی دیا ہارون رشید
نے حکم دیا کہ لاکھ درہم انعام مین دیا جاے ابو یوسف نے عرض کیا
کہ اگر امیر المومنین اپنے انعام کے ادا کرنے مین تعجیل کرین تو بہتر ہے کہ قبل
از طلوع آفتاب وصول ہو جاے خلیفہ نے تعجیل کا حکم دیا تلاش مین
[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بلایا دروازے کہلگئے اور شاہ ولی اللہ رسالہ انصاف مین لکہتے ہین کہ
ابو یوسف و محمد شاگردان ابو حنیفہ عیدین مین بطریق ابن عباس تکبیر کہتے
تہے کیونکہ ہارون رشید کو اپنے جد امجد کا طریقہ نہایت پسند تہا انتہی پہر کیف
ان شہادتون سے دنیا طلبی ابو حنیفہ اور اونکے شاگردون کی بخوبی
ثابت ہوئی کہ اونہون نے امر دینی خلیفہ کے خوشامد مین یہ لوگ اپنے
دین و ایمان کو برباد کرتے تہے افسوس کہ بوجہ اختصار زیادہ شرح و بسط
نہین کر سکتے صرف ترجمہ پر اختصار کیا جسکو شوق تفصیل ہو جلد اول
استقصاء الافحام و ضربت حیدریہ ملاحظہ کرے بہر کیف بفحوائے سہ
کجا بودم اکنون کجا آمدم ز جا رفتم اما بجا آمدم بعض وجوہ سے خارج
از بحث چلا گیا کیونکہ مقصود دیباچہ جرح و قدح ابو حنیفہ سے ہے متعلق بفن حدیث
پس ہرگاہ یہ بزرگوار بشہادت ان ائمہ کبار کے مقدوح و مجروح ہوں
بلکہ بلقب دجال ہذہ الامۃ ملقب ہوں اور بقول امام غزالی ائمہ سلف سے
انکے حق مین لعن و طعن منقول ہو تو انکی روایت کب قابل اعتبار ہو سکتی ہے
خصوصاً در صورتیکہ یحیی بن معین کا عام حکم ہو کہ روایات ابو حنیفہ قابل
نقل نہین اور علامہ عبد الرؤف مناوی صرف اسوجہ سے کہ ابو حنیفہ
راوی ہین حدیث کو باطل کر دیتے ہین تو اس روایت کے موضوع
اور کذب و باطل ہونے مین کس جاہل کو شک ہو سکتا ہے
[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

پرتال کے بعد ثابت کیا کہ کل سترہ روایت کا انسے وجود پایا جاتا ہے
چنانچہ علامہ ابن خلدون جو متاخرین محققین سے ہیں اپنی تاریخ مسمے
بہ عبر دیوان المبتدا والخبر میں فرماتے ہیں فابو حنیفۃ رح یقال بلغت روایتہ
الی سبعۃ عشر حدیثا او نحوھا یعنے کہا جاتا ہے کہ ابو حنیفہ کی روایتیں سترہ
ہیں یا مثل اسکے جس سے معلوم ہوا کہ کل سترہ روایتیں انسے منقول ہیں
خواہ وہ صحیح ہوں یا غیر صحیح بلکہ فی الواقع کل غیر صحیح ہیں کیونکہ شاہ
ولی اللہ صاحب جو ابن خلدون سے بھی متاخر ہیں اپنی کتاب مسوے
شرح موطا میں فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ سے بطور ثقات کے روایت
نہیں ہوئی انتہے پس معلوم ہوا کہ کوئی روایت انکی صحیح نہیں ہے
والحمد للہ حمدا کثیرا یہانتک گفتگو اس روایت میں از روے سند تھی جس سے
ضعیف و واہی و موضوع و باطل ہونا اس روایت کا ثابت ہوا
اب ایک نظر اجمالی ازراہ درایت بھی اس روایت پر کیجاتی ہے جسکے
اصول کو بقول صاحب سیرۃ النعمان خود بدولت نے قایم کیا ہیں اس
[illegible] موضوعیت [illegible] سکے بھی [illegible] ہے کیونکہ اولا ابھی امر خارج از عقل
ہے کہ جناب امیر نے ایسا اشرف و اشجع بلا وجہ و بلا سبب اس عقد کو قبول فرمایا
[illegible] اپنی دختر نیک اختر جنکا پانچ سالہ عمر [illegible] شصت سالہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

ص ۳۴ کما نقل فی الحطہ تصدیق حسنخان مطبوعہ نظامی

ص ۱۹ کما نقل فی عمارۃ المناہج لمحمد سعید بنارسی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلکہ خود دختر بھی عدم رضا اپنی ظاہر کرے اسپر بھی بحال جبر شدید عقد فرمادین
کوئی عاقل منصف مزاج قبول نہین کر سکتا تھا نہ گا ایسے امر کو جو بفرض
محال بابین جبر شدید واقع ہو جیسا کہ روایات موضوعہ اہلسنت مین مندرج
ہے اور کوئی دوسیر راضی ہو جناب امام علیہ السلام فضائل عمر مین
بیان کرین وہ بھی بمقابلہ ابو حنیفہ جسکو دعوائے شاگردی واخلاص ہو
کیونکہ یہ امر خود نہایت بدیہی ہے کہ جو بات کسی مجبوری کے عالم مین ہوتی ہے
اوس سے نہ کسی فضیلت پر استدلال کیا جاتا ہے نہ کسی عیب پر چہ
جائیکہ خود امام ع ایسے امر سے استدلال فرمادین اور ابو حنیفہ ساکت
ہو جائین بلکہ اسی جملے حضرت کو دوستداران شیخین سے مانین اور
اون روایات کو بھی نہ پیش کرین جنمین ناراضی جناب امیر ع اور حضرت
عقیل وعباس وجناب امام حسن ع وامام حسین ع مندرج ہے کما مر
پس بہ ہدایت عقل سلیم معلوم ہوا کہ یہ روایت بھی از روے سلسلہ
موضوع وغلط ہے [illegible]
کوئی اصلیت نہین ہے من سمجھتا ہون کہ جن ہوا خواہان خلیفہ دوم وابو حنیفہ
نے کے روایت کرنے کو صحابہ رسول سے جھوٹی جھوٹی موضوعات لغو یات
سے ثابت کر دیا [illegible] نہین کے ہم آواز ون [illegible]
[illegible]
[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوم اس خیال فاسد سے یہہ صرف یاروں کے درمیانی کارروائی ہے
ازینجاست کہ یہہ روایات صحاح ستہ اہلسنت مین نہین پائی جاتی بلکہ
بلکہ صرف دار قطنی ایسے لوگون نے اپنی کتابون مین جو مجموعہ موضوعات
وضعاف ہے نقل کیا جیسا کہ سابقًا مرقوم ہوا پس الحمد للہ کہ اس روایت کے
بطلان و موضوعیت مین درایۃً و روایۃً کوئی حالت منتظرہ باقی نہ رہی

ساتوین روایت ازالۃ الغین صفحہ ۹۴ مین محدث ابو صالح سے
روایت ہے مضمون وہی ہے کہ عمر نے خواستگاری کی اور حدیث
رسول بیان کی کہ ہر حسب و نسب منقطع ہوگا بروز قیامت مگر میرا حسب
و نسب جسپر عقد حضرت ام کلثوم ہوا اب انکی حالت سننا چاہیے کہ ابو صالح
کاتب لیث وہ ہین کہ علامہ ذہبی میزان الاعتدال صفحہ ۲۲۱ مین فرماتے ہین کہ
کہا صالح جزری نے ابن معین انکے توثیق کرتے ہین اور میرے نزدیک
وہ مرتکب کذب ہوتا تھا حدیث مین اور کہا نسائی نے کہ ثقہ نہین ہے
یحیی بن بکر میرے نزدیک اون سے احسن ہے اور کہا ابن عدی نے ہم
[illegible] دیکھتے ہین تعجب ہے کہ ایسے کلام مین غیر [illegible] کے
روایات الحق کے سامنے پیش کرسکتا ہے امر عظیم کا اثبات [illegible]

آٹھوین روایت ازالۃ الغین صفحہ ۹۴۲ مین ہے دار قطنی از حدیث لیث
[illegible] موسی بن علی بن رباح مضمون [illegible] ہے لیث [illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسکو ابو علی غسانی منقطع کہتے ہین پہلے روایت تیم مین ہے حدیث انبئے انہم
کہ روایت کیا لیث بن سعد سے الخ اور ظاہر ہے کہ روایت مجہول کی کبھے
مستند نہین ہو سکتی جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا **نوین روایت** اوسے
(صفحہ ۹۳) ازالۃ العین مین ہے و مولف کتاب ذریۃ طاہرہ از عاصم بن عمر بن قتادہ
روایت مینماید الخ حالانکہ عاصم کے بارمین عام حکم ابن معین سے کل عاصم
فی الدنیا ضعیف جیسا کہ کتاب الضعفا محمد طاہر گجراتی مین ہے اور عبد الحق نے
(صفحہ ۲۰۳) تضعیف اسکی علما سے بالخصوص نقل کی ہے کما فی میزان الاعتدال
دسوین روایت اوسی ازالۃ العین مین ہے ہم دارقطنی از طریق ابن مہران
از حدیث شریک بسند آوردہ الخ راوی اول بن مہران یعنی سہیل بن ابی
خرم مہران ضعیف ہے کما فی التقریب راوی دوم شریک اسکے
بارہ مین علامہ ذہبی میزان الاعتدال مین فرماتے ہین شریک بن عبد اللہ — صفحہ ۱۸۶ میزان الاعتدال جلد اول
نخعی کوفی یحیے بن سعید سے اسکی تضعیف نقل ہے کہا عبد الجبار نے
[illegible]
مختلط ہوگیا ہے کہا ہمیشہ سے مختلط ہے ابن معین نے کہا شریک
بن عبد اللہ بن سنان نخعی جد اوسکا قاتل حسین ہے ابن مبارک سے
نقل ہے کہا [illegible] شریک [illegible] ہے [illegible]
[illegible]

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

معلوم ہوگا کہ عون سے الخ یہ زہری وہ بزرگ ہیں کہ ابن ابی الحدید معتزلی نے شرح
نہج البلاغہ میں لکھا ہے منجملہ منحرفین کے جناب امیرؑ سے زہری ہے
چنانچہ جریر بن عبدالحمید نے محمد بن شیبہ سے روایت کیا کہ میں مسجد رسول
میں تھا کہ دیکھا زہری اور عروۃ بن زبیر بیٹھے ہوئے جناب امیرؑ کا تذکرہ
کر رہے ہیں پس ان دونوں نے جناب امیرؑ کو برا کہنا شروع کیا یہ خبر جب
جناب امام زین العابدین نے سنی تو تشریف لائے اور فرمایا اے
عروہ میرے پدر بزرگوار نے جناب امیرؑ سے اور تیرے باپ زبیر نے
خدا کے یہاں محاکمہ ہوا خدا نے میرے جد امجد کے مطابق فیصلہ کیا
اور تو اے زہری اگر مکہ معظمہ میں ہوتا تو جناب امیرؑ کی عظمت و جلالت
دکھاتا انتہی واضح رہے کہ ابن ابی الحدید گو معتزلی ہے اور اہلسنت
بمقابلہ شیعہ معتزلہ کے نام پر فوراً واویلا کرنے لگتے ہیں مگر یہ معتزلی وہ شخص ہے
کہ فاضل فضل بن روزبہان صاحب ابطال الباطل اسکے کلام سے
استدلال کرتے ہیں بلکہ قریب ابن جوزی ذکر کرتے ہیں تاہم انحراف زہری جناب امیرؑ
سے [illegible] استیعاب ابن عبدالبر کی سے بھی ظاہر ہے کیونکہ ذکر [illegible] میں
لکھتے ہیں کہ کہا زہری نے ہم جہاں تک جانتے ہیں زید بن حارثہ کے پہلے
کوئی اسلام نہ لایا کہا عبدالرزاق نے سوائے زہری کے اور کسی نے ایسا
بیان نہیں کیا ہے انتہی پس اس سے بھی انحراف زہری کا جناب امیرؑ
[illegible] اسلام سے بخوبی ظاہر ہوتا [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

بغرض اغواے عوام ایسا بیان کیا کہ سب سے پہلے زید بن حارثہ اسلام
لائے ہیں اگر ایسے معاندین جناب امیر سے روایت کر کے اثبات اس
عقد کا کیا جائے تو سخت عجب ہے باینہمہ زہری بتصریح امام ذہبی مبتلاے
تدلیس تھا کہ روایت ہو اور کی نسبت کرین دوسرے کیطرف جسکی مذمت
سابقا مذکور ہوئی ہیں جب بلا سبب ان لوگون کی تدلیس کارگر ہوتی ہے
تو جہان اشتراک نام ہوگا ایک ام کلثوم کے واقعات کو دوسری ام کلثوم
کیطرف منسوب کرین تو کیونکر یہ تدلیس پر تلبیس نہ کارگر ہوگی اور شیخ عبد الحق
جنکو مولوی حیدر علی محقق دہلوی سے کہتے ہین اور وہ حضرت اثری پردہ داری
بعض جگہ بمجبوری اپنی سیادت کے معائب کو ظاہر کرتے ہین اسماء الرجال ص ۶۲ دیکھئے
مشکوۃ مین جو تحریر کرتے ہین وہ بھی ابن زہری کی ضلالت دکھلانے کے
لیئے کافی ہے کیونکہ شیخ صاحب موصوف فرماتے ہین زہری بن شہاب
صحبت مراد ہے یعنے خلفاے بنی امیہ مین مبتلا ہوا اقران اوسکے جو عباد
و زہاد سے تھے معترض ہوتے تھے اور اس [illegible] کو اوسکی قبیح جانتے تھے
زہری بجواب [illegible] کہتا کہ مین [illegible] امر خیر مین شریک ہوتا ہون نہ امور شر
وہ لوگ بجواب اوسکے کہتے تھے کہ یہ تو ضرور ہوتا ہے کہ اونکے فسق و فجور کو دیکھے
اور خاموش رہتا ہے کچھ اعتراض نہین کرتا [illegible] مین بعض [illegible]
[illegible] کے اتقے ہین جو شخص مطیع و تابع شریک فسق و فجور خلفاے بنی امیہ ہوا
[illegible]
[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اہتمام اونکا ایسی احادیث کے بنوانے مین جس سے توہین حضرت
کی ہو اور خوشامد پرستی علماے اہلسنت کی کہ کبوترون کے واسطے
رسول پر تہمت لگا دی ہو مذکور ہوی پس خود صحبت خلفاے بنی امیہ
اسکے لئے کافی تھی چہ جائیکہ تو دبہی تنابرا دشمن ہو کہ عیاذاً باللہ حضرت کو
دشنام دے اور برخلاف اجماعی فریقین صرف بغرض کسر شان علی سے
زید بن حارثہ کو سب سے سابق الاسلام بناوے بہرکیف بوجہ اختصار انہین سنیون
روایتون پر اختصار کرتے ہین جنکو مولوی حیدر علی سے عالم متبحر امام المتکلمین
اہلسنت نے انتخاب کر کے لکھا ہے بقیہ دو چار روایتین واہیہ ازالۃ الغین
کی اور صواعق محرقہ وغیرہ کی جنکی حالتین مع قدح رواۃ و جرح محدثین روایات
اصل کتاب جلد ہفتم ذوالفقار حیدری مین بشرح و بسط تمام مرقوم ہے
ذکر اونکا بسبب تطویل سمجھ کر یہان حذف کیا اگر پروردگار عالم نے توفیق
اور حیات مستعار نے وفا کی اور مومنین بالیقین نے توجہ فرمائی تو عنقریب
انشاء اللہ اصل کتاب حلیہ طبع سے مجلی ہو کر لاحظہ مومنین مین در آئیگی
والا فیفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید افسوس صد افسوس کہ حضرت
اہلسنت ایسے روایات موضوعہ سے جنکی کذب راوی مصنف کاذب وضاع
مفتری ایسے جیسے دجال بلکہ خر دجال ہین التفات ایسے امر عظیم کا چاہتے ہین
دشمنان صحابہ لعنین اہلبیت طاہرین ہوا ہوا ان عرفا زبان خلیفہ دوم کی
تو روایت کرتے ہی تھے تو بہت سے [illegible]

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جنہونے اہلبیت نبی کی خون ریزی کی پھر اونکو یا اونکی اولاد کو آبرو ریزی
اہلبیت مین کیا عذر ہوگا ناظرین با انصاف ذرا غور کرین کہ ان راویون کے
روایتین کبھی لائق سند ہو سکتی ہین ایسے ایسے واضعین و کاذبین و
مفترین بلکہ دجالون کی روایتون پر کوئی بھی اعتماد کر سکتا ہے کیا غضب ہے
کہ ذری ذری باتون پر تو روایتون کی یہانتک قدح کیجاتی کہ چونکہ ابو حنیفہ
راوی سے ہے لائق اعتبار نہین اور ان روایات عقد کے بارہ مین تحقیق و تفحص سے
ذرا کام بھی نہین لیا جاتا یہ نیا ظلم ہے بدعتین خلفا و صحابہ خصوصًا بی بی
عایشہ کا احداث ایسا قطعی و یقینی کہ خود بی بی عایشہ نے کہا مجکو روضۂ
رسول مین نہ دفن کرو کیونکہ مینے بعد آنحضرت احداث کیا اسپر بھی
بدعتین اونکی جب کتب صحیحۂ اہلسنت سے دکھائی جاتی ہین تو قدح و جرح
رواۃ کی بدولت غلط بناتے ہین مگر ان روایات واہیہ و موضوعہ مین ذرا
صفحہ ۶۵
تامل نہین کرتے دیکھیئے خود شاہ صاحب تحفہ مین دوسوان طعن بی بی
عایشہ پر بیان کرتے ہین کہ عایشہ نے ایک نئی لونڈی یا ایسا لڑکی
کو [illegible] آراستہ [illegible]
کو شکار کرین اور پھنسائین اسلئے تھے حالانکہ یہ طعن شیعون کی کتابون مین نہین
پایا جاتا شاید شاہ صاحب نے اپنے جی کی لی ہو کہ جن اعتراض کو شیعہ نہین بھی لکھتے
اونکا بھی جواب دین بہر کیف اسکے جواب مین شاہ صاحب فرماتے ہین جواب
این طعن اہلسنت کہ اصل این روایت بجنسہ [illegible]
[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن عمران مجہول الحال ست و امر ثقه من جنس مجہول الا سحر و المسمی ست فلا یصح
الاحتجاج بهما و باز درین روایت عنعنه ست که محتمل ارسال و انقطاع باین قسم
روایات بے سر و بن در مطاعن امہات المومنین تمسک جستن شان مومنین نیست
دوم جاے طعن نیست زیرا که طلب کفو کریم براے دختر خانه پرورده خود چه
عیب دارد بس جاے تعجب ہے که راوی کے صرف مجہول الحال ہونیکے سبب سے
تو یہه روایت باطل ہو جاے استدلال نه درست ہو حالانکه سیکڑون بلکه
ہزارون مجہول الحال کی روایتین کتب صحاح وغیرہ مین بہری پڑی ہین
اور ان روایات عقد کے جو رواۃ مجہول الحال کذاب جعال وضاع
مفتری ہین اوسپر بہی اس روایت کے صحت مین کوئی خلل نه پڑے اور
استدلال اس سے باطل نہو اور روایت کا بطریق عنعنه ہونا که عن فلان عن فلان
یہان قادح کیا جاتا ہے حالانکه صحاح کی اکثر روایتین بہی یوہین ہین
اور روایات عقد بطور عنعنه ہین یہه قدح نکار گر ہو سراسر عجب ہے
دیکہئے اصابه کی کل روایتین اس مادہ مین یوہین وارد ہین عن عمر عن محمد بن علی
الخ عن عبد الرحمن بن زید بن اسلم عن ابیه عن جده الخ من طریق ابن اسحق
عن الحسن بن علی الخ ابن سعد عن انس بن عیاض عن جعفر عن محمد عن ابیه
الخ واہ کیا خوب انصاف اہلسنت ہے که جہان جو چاہا بنالیا خیر یہان تو
مطاعن بی بی عایشه کا تو ہمطه تہا اب سنئے که فضایل جناب امیر جو باقرار
ائمه حدیث اہلسنت کسی نقشی اور متواتر ہین و حسنت ہے کو شش کیجاتی ہے
[illegible] یہان کی روایات [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصل روایت کو باطل کریں جیساکہ حدیث ان علیاً منی وانا من علی

دھووے کل مومن بعدی میں شاہ صاحب فرماتے ہیں این حدیث باطل است

زیراکہ در اسنادِ او اجلح واقع شدہ واو شیعی است متہم در روایت و جمہور او را

تضعیف کردہ اند پس بحدیث او احتجاج نتوان کرد وغیرہ وغیرہ جسکی رد مجلدات عبقات

الانوار میں موجود ہے پس سراسر حیرت ہے کہ ایسی روایات متواترہ قطعیہ تو

ایک راوی کے ضعیف یا شیعہ ہونیکی بدولت باطل ہو جائیں حالانکہ بکثرت

طرق اس روایت کے اس عیب سے خالی ہیں اور یہ الزام بھی غلط ہے جیسا

کہ جلد ثالث عبقات الانوار خاص اسی حدیث کے لیے تصنیف ہوے

دوسرا ان روایات موضوعہ کاذبہ میں روات دجال کذاب وضاع مفتری خادم خلیفہ

دوم اولاد قاتل امام حسین سے ہیں ایک نظر سرسری بھی نہیں ڈالی جاتی

کہ روات اس قصہ کے کیسے ہیں نہ اصل واقعہ پر غور کیا جاتا ہے کہ کسطرح

سے اسکو جو ان روایات میں مذکور ہیں ممکن الوقوع ہیں یا نہیں بہرکیف ان

روایات کی حالات سے بخوبی معلوم ہوگا کہ [illegible] باطل [illegible]

اور اصل قصہ باطل ہے کیونکہ یہ بات تو بدیہیات اولیہ سے ہے کہ توثیق حدیث

موقوف توثیق رجال پر ہے کما قال المولوی بغیرہ سلامہ المولوی عبدالحی فی

صفحہ ۳۹۲

التعلیق الممجد پس ثابت ہوا کہ یہ روایات بلکہ کل روایات اس قصہ کے فاسد و بے بنیاد

ہیں کیونکہ جب حضرت [illegible] صاحب ہدایہ کے خطا سے [illegible] عالم سے

[illegible] کی متابعت کی [illegible] باطل [illegible] توجہات [illegible]

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو سب جاطی و ضال و مضل بنائے جائینگے حالانکہ بلا ہی جرح و قدح کے
بھی یہ روایتین عقلا باطل ہین چہ جائیکہ بلا سند ہون اور روایت بلا سند
بقول شاہ صاحب قابل اعتبار نہین بلکہ شتر بیمہار ہین فالحمد للہ ثم الحمد للہ

بحث از دعوی اہلسنت بشہرت و تواتر این قصہ

ہلکا و بحمد اللہ و حسن توفیقہ بطلان اور موضوعیت ان روایات کی اجمالا و تفصیلا
بخوبی ثابت ہوچکی تو اب ہمکو کوئی ضرورت انکے دعوے شہرت و تواتر سے
بحث کرنے کے نہین رہی کیونکہ شہرت اور تواتر انہین روایات موضوعہ کے مجموعہ
کا نام ہے نہ کہ کوئی خاص جانور ہو پس جب اصل روایات موضوعہ و
غلط و باطل ہوے تو انکے مجموعہ کے موضوع و باطل ہونے مین کیا
عذر رہا چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب فرماتے ہین ؏ اگر احیانا خبرے از اخبار
انبیاء ان بروایت جمعی وارد شد بیک لفظ یا بالفاظ متقاربہ نیست اختلاف
الفاظ و اضطراب آن بہ نہجے می آید کہ جمع و تطبیق دشوار مے افتد و تعدد
رواۃ چون باین رنگ باشد کہ ہر یکے در قصہ واحد چیزے روایت کند کہ مخالف
دیگر باشد قادح صحت خبر میشود نہ مفید شہرت انتہے مگر بنظر مزید تسکین خاطر
مخالفین اجمالا اس سے بھی بحث کیجاتی ہے پس واضح ہو کہ اول بحث
عقد کے باب مین کوئی روایت بھی صحیح نہین چہ جائیکہ مشہور و متواتر ہو گی لیکن
دربارہ وفات ام کلثوم و زید بن عمر کے شاہ صاحب اور مولوی حیدر علی
نے دعوے تواتر کیا ہے چنانچہ عبارت شاہ صاحب یہی کہ [illegible]
[illegible] صحیح و التواتر ثابت [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عمر بنام برادر خود زید بن الخطاب کہ در جنگ مسیلمہ کذاب شہید شدہ بود مسمے کرد
و زید بن عمر جوان شد و بست سال عمر یافت در خانہ جنگی کہ فیما بین
بنی عدی واقع شدہ بود شب ہنگام برائے اصلاح از خانہ خود برآمدہ بود
از دست کسی در آن حیص بیص شہید شدہ و مادر مطہر او نیز ہمان روز بمرض
درگذشتہ بود و ہر دو جنازہ را یکوقت حاضر نمودند حضرت امام حسینؑ و عبد اللہ
بن عمر نماز جنازہ خواندہ دفن کردند انتہے اور مولوی حیدر علی نے بھی اسے
امر پر دعوے تواتر کیا ہے کہ وفات حضرت ام کلثوم و فرزند او زید بن عمر
در ایام خلافت معاویہ بن ابی سفیان رو دادہ در وقت واحد بہابذہ محدثین
اہلحق ہمین امر بتصریح کردہ اند و از قبیل متواترات شمردہ وہمی و تردد ے
درین باب بخاطر خود راہ ندادہ اند جس سے معلوم ہوا کہ اصل دعوے
تواتر وفات ام کلثوم و زید بن عمر ہے بنفس وقوع پر جسکے بابت
روایتین مذکور ہوئیتن گو بطریق لزوم دعوے کر سکتے ہین کہ جب وفات
بابت [illegible] کے دعوے تواتر [illegible]
اسی وفات سے متعلق ہے شاہ صاحب نے سند ہین اس دعوی کے
حاشیہ پر عبارت نہایۃ الارب نقل کی ہے اور مولوی صاحب نے باوصف
تطویل لاطائل کوئی سند نہین دی سوائے اسکے کہ عبارت اصابہ
[illegible] مولوی صاحب نے بیچ مرقوم ہے ان ابن عمر صلی علی ام کلثوم [illegible]
[illegible] اور عبارت اسد الغابہ سے یہ نقل کیا ہے کہ زینب ام [illegible]
[illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

و زید نے ساتھہ وفات کیا امام حسن عم یا امام حسین عم یا سعد بن ابی وقاص
یا ابو ہریرہ یا عبد اللہ بن عمر یا سعید بن عاص نے نماز جنازہ پڑھی ہین
اسکو سند صحیح سے تعبیر کرین یا متواتر بتائین یا مشہور کہین ہمکو اصلیت
سے اس واقعہ کے مطلقا گفتگو نہین مگر اس سے حضرت ام کلثوم بنت
جناب امیر عم کی کسیطرح تعیین نہین ہوسکتی کیونکہ اصل روایات مین صرف
نام ام کلثوم و زید وارد ہے جس سے نہ بالخصوص ام کلثوم بنت علیؑ
کے تعیین ہوسکتی ہے نہ زید کا پسر عمر ہونا اور سابقا ہم ثابت کر چکے ہین
کہ خلیفہ دوم کی دو زوجہ کا نام ام کلثوم تھا ایک ام کلثوم بنت جرول
خزاعی جو ایام جاہلیت سے انکی زوجیت مین رہی اور اوس سے زید
بن عمر پیدا ہوا دوسرے ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط جس سے
بمقام حدیبیہ عقد کیا اور بروایات متواترہ فریقین یہہ بھی یقینا اور حتما ثابت
ہوچکا ہے کہ حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر عم اپنے بھائی امام حسین
کے ساتھہ شریک معرکہ کربلا رہین بلکہ اوسکے بعد بھی زندہ رہین جس سے
ببداہتہ عقلیہ معلوم ہوا کہ زید کے ساتھہ ان حضرت ام کلثوم علیہا السلام نے بعد
معاویہ نہین وفات کی جو تا معرکہ کربلا زندہ رہین بلکہ وہ ام کلثوم بنت جرول
خزاعیہ زوجہ عمر مادر زید تھی رواۃ نے بتدلیس یہ تلبیس بیان کیا اور علمائے
بوجہ اشتراک نام ایک ام کلثوم کا قصہ دوسری ام کلثوم کیطرف منسوب
کردیا جیسا کہ سابقا بصراحت تمام مع نظائر مذکور ہوا اصل قصہ وفات
ام کلثوم و زید کے متواتر یا صحیح السند یا مشتہر ہونے سے ہر چند کہ ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تعریف مشہور اور متواتر کے اصول فقہ کی کتابوں میں بیان ہوئی ہے اور جو شرائط مقرر ہوئے ہیں کسطرح یہاں نہیں پائے جاتے ہمکو بحث نہیں ہے کیونکہ مقصود ہمارا تحقیق اصل عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام سے اور اولاد زید کا پیدا ہونا اور ساتھ مرنا بھی جو بخوبی باطل ہوا اور یقینا ثابت ہوا کہ نہ انکا عقد عمر سے ہوا نہ مادر زید ہوئیں نہ ساتھ مریں حالانکہ بفرض محال اگر اہلسنت اسکے مدعی بھی ہوں اور مشہور قرار دیں تب بھی کوئی فائدہ نہیں کیونکہ خود امام فخر الدین رازی ہانک پکار کر کہتے ہیں کہ بیس یا ہزار راوی کے اتفاق کر لینے سے کسی امر پر نہ تواتر واقعی حاصل ہوتا ہے نہ تواتر معنوی کیونکہ عرف میں ہرگز مستبعد نہیں ہے کہ بیس آدمی کسی دروغ واقعہ پر اتفاق کر لیں اور بعبارات مختلفہ بیان کریں اور تصدیق اس دعوے کی عبداللہ بن زبیر کے حرکت سے بخوبی ظاہر ہے جیسا کہ روضۃ الاحباب میں ہے چون اصحاب برآمد عبداللہ بن زبیر پنجاہ مرد از سکان آنموضع نزد عایشہ آوردتا گواہی دادند کہ این آب حواب نیست و لشکر از آب حواب در اول شب گذشت و گویند کہ این گواہی اول شہادت دروغی بود کہ در اسلام بوقوع پیوست پس جب بیس یا ہزار آدمیوں کا دروغ واقعہ پر اتفاق کرنا ممکن ہو اور عہد صحابہ کبار میں جسکو خیر القرون کہتے ہیں بلکہ خود صحابہ کبار روبروے ام المومنین اس امر شنیع کے مرتکب ہوں کہ خفیف امر پر پچاس پچاس آدمی جھوٹی گواہی دیں تو دو چار یا دس پانچ راویوں کا اتفاق کر لینا اس دروغ واقعہ پر کیونکر موجب تعجب ہو سکتا ہے دیکھئے

صـ ۲۵۸ لانقل نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت قد نقل فے عبقات الانوار صـ ۱۱۴۵

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہلبیت طاہرین علیہم السلام کا انکار کرنا جواز قیاس سے اور اوسکو
ناجائز جاننا بہ اجماع علماے امامیہ و اتفاق علماے اہلسنّت اسدرجہ
مشہور و متواتر ہے کہ علامہ عبری قائل ہین کہ حق یہہ ہے کہ اہلبیت ع
کا مثل باقر و صادق کے انکار کرنا قیاس سے ویسا ہی مشہور ہے
جیسا کہ ابو حنیفہ و شافعی و مالک سے قول بوجوب عمل بر قیاس مشہور ہے
انتہے اور خود مخالفت ان حضرات ع کی ابو حنیفہ کے قیاس سے حیوۃ الحیوان
اور تاریخ ابن خلکان اور تاریخ یافعی وغیرہ مین بھی مذکور ہے اور اصل
حدیث معاذ جبل کو جو قیاس کی سند قرار دیتے ہین ایسی غلط و باطل ہے
کہ خود علامہ سیوطی مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داود مین جوزقانی سے
ناقل ہین کہ یہہ حدیث باطل ہے لوگ شعبہ سے نقل کرتے ہین مینے مشائخ
صغار و کبار مین اس حدیث کو تفحص و تلاش کیا اور بہت اہل علم سے ملاقات
ہوئی اونسے بھی دریافت کیا مگر بجز اس طریق کے یعنی جس مین حارث بن
عمرو داخل ہے اور دوسرے طریق سے یہ روایت نہین پائی جاتی اور یہہ
حارث بن عمرو مجہول ہے اور اصحاب معاذ شہر حمص کے بی معروف
نہین ہین اور ایسی سند پر اصول شریعت مین اعتماد نہین ہو سکتا اگر
کوئی کہے کہ تمامی فقہا نے اس روایت کو اپنی کتابون مین لکھا ہے اور
اوسپر اعتماد کیا ہے تو کہا جائیگا اس روایت کا یہی طریق ہے اور متاخرین نے متقدمین
کی اسمین تقلید کی اگر اس طریق روایت کے سوا دوسری طریق سے کوئی روایت
قابل قبول اہل نقل پیش کر سکو تو ہم اوسکے قول کیطرف رجوع کرینگے مگر یہہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مردونکا امکان بہی نہین ہے البتہ اسنتے جس سے معلوم ہوا کہ خود اہلسنت
کے یہان بہی ایسی حدیث قابل اعتماد دربارہ قیاس نہین ہے اور خود
فاضل رشید بہی اشتہار انکار اہلبیت اطہار کے مقر ہین چنانچہ شوکت عمریہ
مین لکہتے ہین اشتہار انکار بر قیاس و منع آن از ائمہ اطہار در حق قدمای
شیعہ مسلم است ہر چند کہ در اکثر جامے بوزند الخ باینہمہ بطلان واقعی و کرہت
قیاس و افتراریہ اشتہار انکار اہلبیت اطہار علیہم الصلوۃ والسلام من الملک
الغفار فاضل ملتانی اپنی تنبیہ السفیہ مین بہ نسبت اسکے کہتے ہین چنین احتجاج
کہ کذابین و وضاعین مشتہر میسازند و در حقیقت اصلے ندارد بمجرد اشتہار احتجاج
نتوان کرد انتہے وتفصیلہ فی المجلد الاول من استقصاء الافحام لیکن جب
واقعی ایسے مشہور و متواتر ہین یہ احکام انکے نافذ ہون تو نہ معلوم کہ یہ لوگ
اہلحق ان روایات موضوعہ و واہیہ عقد کے بارہ مین جسکی حالت مذکور ہوے
بشرط تسلیم شہرت بطور واقعی کیون نہ کہینگے کہ چہ باست کہ کذابین و وضاعین
مشتہر میسازند و در حقیقت اصلی ندارد بمجرد اشتہار احتجاج نتوان کرد
سبحان اللہ بہ نسبت شیعون کی جناب امیر علیہ السلام اور اہلبیت طاہرین علیہم السلام
کیطرف کسدرجہ یقینی اور متواتر ہے کہ جو حضرات اہلسنت بہی بالاتفاق [illegible]
حتے کہ اسی جرم پر شیعے مورد طعن ہوتے ہین جیسا کہ کلام عضدی و دوانی
و مولوی عبد الحلیم سابقًا مذکور ہوا انہین صاحب ہجوم الشیاطین اس
تواتر کو مفید علم قطعی نہین جانتے چنانچہ کہتے ہین و نمی بینی تواتر کہ منحصر در جماعت
خاص باشد بغرض من الاغراض ہرگز مفید علم قطعی نیست چہ جائیکہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

از بدیہیات باشد وجوابہ فی عین الہا دقین پس جب ایسے اسنے
اغراض کے لیے جو ہو چکا اور غلط امر متواتر کرنا اور اوسکو مشہور کرنا ممکن ہے
تو اگر بفرض محال یہ روایات عقد اہلسنت کے نزدیک ایسا ہی مشہور
و متواتر ہوں جیسا کہ انتساب شیعہ اہلبیت کیطرف یقیناً و واقعاً مشہور ہے
تو بھی بوجہ انحصار اوسکی جماعت کا ذہین بنا بر خائنین آثمین میں بغرض
من الاغراض مفید علم قطعی نہین ہو سکتا چہ جائیکہ شہرت اسکی عشر عشیر شہرت انتساب
الشیع کی برابر بھی نہو چنانچہ فی الواقع ایسا ہی ہے پس صاحبان عقل و ادراک ایسی لغویات
اور خرافات کو کیونکر قبول کر سکتے ہین پس الحمد للہ کہ بتقریر وافی و کافی ان روایات کا بشرط
تسلیم شہرت بھی غیر مفید علم ہونا ثابت ہوا اگر بنا بر احتمال اول اشتباہ رواۃ اور خطائے
علما کے قایل ہوں تو بھی عدم وقوع عقد مسلم ہوگا چنانچہ اسباب اشتباہ و دلائل و قراین
و شواہد و نظایر اوسکی سابقاً مذکور ہوئے کہ بڑی بڑی علمائے متبحرین چہ فقہا و چہ محدثین و چہ مورخین
و چہ متکلمین سیکڑون اغلاط مین ایسا مبتلا ہوئے کہ اپنی دہوکھونکی بدولت روایات صحیحہ کو باطل کرنیکی
چنانچہ قصہ وفات ام رومان در نسبت بطرف امام مالک کے اعتماد کرنا تمامی فقہا کا
روایت باطل جواز قیاس پر سابقاً مذکور ہوا پس بعض فقہا کا ان
روایات موت ام کلثوم و زید بن عمر سے جناب ام کلثوم علیہا السلام
کو سمجھ لینا اور سارے واقعی کو ادھر منسوب کرنا اسی قبیل سے ہوگا
اور اگر بنا بر احتمال ثانی وضعیت روایات اور وضاعی رواۃ کے قایل ہون
تو بھی عدم وقوع عقد مسلم ہوگا چنانچہ دلائل و شواہد اور نظایر اسکی
او پر احوال شہرت و تواتر ابھی مذکور ہوئے جس سے بطور حتم و یقین

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثابت ہوا کہ یہ قصہ عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام کا محض غلط اور موضوع
اور باطل اور تہمت و افترا ہے نہ خلیفہ نے خطبہ کیا نہ عقد ہوا نہ زید پیدا ہوا
نہ بعہد معاویہ وفات کیا وغیرہ وغیرہ واضع اول نے اصل خطبہ ام کلثوم
بنت ابوبکر کے قصہ کو کچھ تبدیل و تغیر کرکے بغرض اصلاح خلافت خلیفہ
حضرت ام کلثوم علیہا السلام کیطرف منسوب کیا مابعد والی راویوں اور
عالموں نے بالعمد یا بلا عمد زید و ام کلثوم کے اصلی حالات کو ادہر منسوب
کردیا اور متاخرین نے اپنے متقدمین کی تقلید کرلی تحقیق امر واقعے
نہ کی ازینجاست کہ حالات صدر اول کے غور کرنے سے کوئی نشان
اور اصلیت اس قصہ کی مطلقاً معلوم نہیں ہوتی بلکہ خلاف اسکے
ثابت ہوتا ہے چنانچہ بعض حالات کیطرف اجمالاً اشارہ کیا جاتا ہے

ص ۲۱ ازالۃ الخفا

اول یہ کہ جب خلیفہ دوم پر ابو لولو کا وار کاری لگا تو عبد اللہ بن عباس سے
کہا کہ کیا یہ امر تم لوگوں کے مشورہ سے تھا ابن عباس نے انکار کیا جس سے
معلوم ہوا کہ خلیفہ صاحب بنی ہاشم کو کسطرح سے اپنا دشمن سمجھتے تھے
پس اگر یہ نکاح ہوا ہوتا تو کسطرح خلیفہ صاحب ایسی تہمت لگا سکتے
نہ ایسا خیال دوڑاتے دوسرے یہ کہ جب خلیفہ دوم نے وقت موت
اضطراب و قلق و بے چینی شروع کی تو بروایت بخاری وغیرہ حضرت ابن عباس
نے یوں تسکین دینا شروع کیا کہ تم صحبت رسول میں رہے اور حضرت
راضی گئے ابوبکر سے صحبت رہی وہ بھی راضی گئے اور لوگوں کے
ساتھ بھی اچھے سلوک کرتے رہے پھر کیوں جزع کرتے ہو واسپر خلیفہ نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا کہ جو کچھ ہمکو خوف والم ہے وہ سب بدولت تمہارے اور تمہارے
اصحاب کے ہے اُنتہے اسیطرح اور لوگون سے فیمابین بھی مرقوم ہیں
مگر ہیہ کسینے نہ کہا کہ اب کیا جزع وفزع کرتے ہو کہ ان سب فضایل و مناقب
وصحبت نبوی کے ساتھ رسول سے تمکو ایسی قرابت قریبہ اور ایسا وسیلہ
حاصل ہے کہ خود حضرت نے فرمایا سب حسب و نسب بروز قیامت
منقطع ہونگے مگر سبب و نسب جسکو بقول اہلسنت خلیفہ نے اپنی نجات
کے لیے اس درجہ کا عروۃ الوثقےٰ جانا کہ بمقابلہ اسکے تمامی فضائل
ومناقب کو ہیچ و پوچ سمجھا پس اگرچہ بھی اس واقعہ کے اصلیت ہوسے
تو ممکن نہ تہا کہ صحابہ ایسے بزرگ فضیلت کو وقت تسکین جزع وفزع
خلیفہ پیش کرتے اور اس نعمت عظمیٰ سے اونکی تسلی و تشفی نہ کرتے
کیونکہ کوئی عاقل نہین مانسکتا کہ جس فضیلت کی خلیفہ صاحب یہ عظمت
سمجھین صحابہ کبار اوسکو عدل خلیفہ وصحبت رسول وصحبت ابوبکر کے
برابر بھی نہ جانین کہ ایسے وقت نازک مین اوسکا اظہار کرتے حالانکہ
عقلاً ونقلاً مسلم ہے کہ ایسے جانکاہ وقت مین کہ مومنین کو رحمت
خدا کا مشاہدہ ہوتا ہے اور فساق اور فجار کو غضب جبار و قہار کا
سامنا پس ایسی حالت مین قاعدہ مقررہ ہے کہ وہ باتین تسکین بخش
ذکر کرتے جس سے نہایت درجہ کا اطمینان اور پوری تسکین حاصل ہو اور
پلے سہنے کے فضایل و بزرگیان بیان کرتے ہین کہ دل قوی ہوے
اور مسرور وخوش رہے چنانچہ دیکھیے بناءبر مزعوم اہلسنت نبی نے عایشہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ وقت موت حضرت ابن عباس نے اونہین فضائل و مناقب سے تسلی
اور تشفی دی جو اعلیٰ درجہ کے فضایل سے انکے تھے چنانچہ صحیح بخاری سے
منتہے الکلام مین منقول ہے کہ قبل موت عایشہ ابن عباس آئے اور خیریت
مزاج پوچھی اسکے بعد کہا تم بخیر ہو انشا اللہ کیونکہ زوجہ رسول ہوا اور سوائے
تمہارے کسی باکرہ سے رسول نے نکاح نہین کیا اور تمہارا عذر آسمان سے
نازل ہوا الخ اور ظاہر ہے کہ یہ اوصاف فضائل عالیہ بی بی عایشہ مذکور ہوتے ہین اور ایسا کوئی وصف اونمین نہ تھا پس اگر خلیفہ کا عقد ہوا
ہوتا تو اسوقت یہ امر بھی درن کلمات تشفی سمات مین پیش کرتے جس سے
بڑھکر کوئی فضیلت نہ تھی حالانکہ کسی نے بجز صحبت رسول و ابو بکر و عدالت
جو انہتا ے فضیلت خلیفہ مین مذکور ہوتے ہین اس امر کو نہ بیان کیا
جس سے معلوم ہوا کہ اسکی کچھ اصلیت نہین ہی ورنہ ایسے وقت نازک
مین ضرور ذکر کرتے تیسرے یہ کہ بجواب ابن عباس خلیفہ صاحب یہ
نہ فرماتے کہ میری بیچینی و اضطراب سب تمہاری بدولت و تمہارے
اصحاب کے سبب سی ہے کیونکہ جب اسدرجہ محبت و موافقت تھی تو قول
اہلسنت تو پھر انکے سبب سی خوف عذاب کیون ہوتا جو کہا قسم بخدا
اگر تمامی بروے زمین طلا ہوجاتا تو قبل مشاہدہ عذاب خدا اوسکو تصدق
کرتا چوتھی یہ کہ اگر واقعی یہہ عقد ہوا ہوتا تو کچھہ تو خلیفہ صاحب جناب امیرؑ
کی خلافت مین سعی کرتے جیسا کہ عبد الرحمن بن عوف نے عثمان کیلئے
سعی کی لا اقل مرتبہ ثانی کی تو سعی نہ کی ہوتی جیسا کہ ذوالفقار حیدری

jabir.abbas@yahoo.com

مین مفصلاً لکھ چکا ہون پانچوین یہ کہ نواصب جنکو محبت شیخین سے

اور عداوت اہلبیت طاہرین سے باقرار اہلسنت انسے زیادہ ہے

وہ بھی اس امر غلط کا ادعا نہین کرتے چنانچہ شاہ صاحب نے جو اقوال انکے

نقل کیے ہین اونسے بخوبی اسکی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ حاشیہ تحفہ مین ص ۶۹۱

فرماتے ہین بدان وفقک اللہ کہ تزویج حضرت زہراؑ با شاہ مردان

فضیلتے است کہ مختص باو است و نواصب گفتہ اند کہ رسول دو دختر بعثمان

داد و فرمود اگر سوم دختر بودے ہم بعثمان میدادم یکے پس دیگرے

پس عثمان افضل باشد ازین باب از علی و تخصیص این فضیلت بعلی

روا نبود و نیز گفتہ کہ رسول دو دختر شیخین گرفت پس ہر چہار اصہار یافتند

و فضیلت مصاہرت بدو مختص نباشد اہلسنت جواب گفتہ اند کہ حضرت

زہراؑ از جملہ دختران بزرگتر در مرتبہ و محبوب تر بود نزد پدر دیگر آنکہ حضرت زہراؑ

اولاد گذاشت و پس از پدر زندہ ماند پس مصاہرت نصب وے اقوی بود

از آنچہ نسبت غیر وے بود نواصب درین سخن قدح کردہ اند کہ بزرگی

زہراؑ مقابل زیادتی منکوحات عثمان است چہ آن دو بودند و ضعیفان

یعلیان قوی یا دو اولاد گذاشتن و پس از پدر زندہ ماندن در امر میراث سود میکند

و آن نزد شما باطل است و در اصل مصاہرت مردن منکوحہ ضرر نمی کند

چہ بعد از وفات حضرت زہراؑ حضرت علی را معزول نمی فہمید و نیز خود

روایت کردہ اید کہ کل صہر و نسب ینقطع یوم القیامۃ الا صہری و نسبی

پس عثمان و علیؑ ہر دو برابر اند و آنکہ منکوحات ایشان مردند در زندگیت

در منکوحات ایشان برانگیختہ شد بس پیش مردان راچہ اعتبار رسالت
جس سے بخوبی معلوم ہوا کہ نواصب نے شیخین کو صرف حضرت کا بنا دیا
یکہ داماد حضرت کا قرار دیا ہو پس اگر یہ نسبت ثابت ہوتا تو عمر کو صرف اور داماد
رسول دونو قرار دیتے جیسا کہ عثمان کو اسوجہ سے کہ دو بیٹیاں بیاہی گئیں
جناب امیرؑ سے افضل کہتے ہیں حالانکہ اوس روایت کل سہر و نسب
کو بھی لکھتے ہیں معہذا اس شرف دامادی رسول میں جناب امیرؑ اور
عثمان ہی کو داخل کرتے ہیں نہ عمر کو بلکہ عمر و ابوبکر کو صرف سسر جانتے ہیں
پس بالیقین معلوم ہوا کہ نواصب بھی اسکے مدعی نہیں ہیں کہ یہ عقد واقع
ہوا اور سچ ہے وہ کیونکر مدعی ہوں ایسے امر کذب محض کے کہ بقول اہلسنت
وہ لوگ پابند راستی و صدق مقال ہیں پس جیسا اس تقریر سے عدم وقوع
عقد مسلم ہوا ویسا ہی اہلسنت کا نواصب سے زیادہ مفتری اور دروغگو
اور وضاع ہونا بلکہ زیادہ دشمن اہلبیت ہونا بھی ظاہر ہوا کہ باوصف
عدم ادعاے نواصب اہلسنت ایسے امر لغو کے مدعی ہیں اور بے محابا
کذب و افترا کے مرتکب ہوتے ہیں اور خوف خدا و رسول نہیں ہوتا پس
درمیان نواصب و اہلسنت وہی فرق ٹھہرا جو درمیان کافر و منافق
کے ہے جسکے بارے میں پروردگار عالم یہ شہادت ادا کرتا ہے کہ واللہ
یشہد ان المنافقون لکاذبون **واضح** رہے کہ شاہ صاحب نے اعتراضات
خوارج و نواصب کو بڑے استحکام اور مضبوطی سے بیان کیا ہے
ایک اعتراض کا تو ٹوٹا پھوٹا کچھ جواب بھی دیا جس سے خود اس جواب کا

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ضعف ظاہر ہے اور اعتراض ثانی کا بالکل جواب ہے نہ دیا جس سے
تسلیم کرنا دوسرے اعتراض کا اور لاجواب ہونا اہلسنت کا ظاہر ہے چونکہ ہمکو یہان
کسیکے سوال و جواب سے غرض نہیں ہے لہذا اسکا جواب نہین دیتے مگر
اتنا کہے دیتے ہین کہ بنا بر تسلیم عثمان کے متابعت یا مماثلت جناب امیرؑ
کے ساتھ اس دامادی نبوی مین محض لغو ہے کیونکہ عثمان کی مثال وہ دو
اشخاص ہو سکتے ہین جو بقول اہلسنت داماد رسول تھے اور اون کے
ازواج نے روبرو سے آنحضرتؐ وفات کی یا طلاق پائی مثل ابوالعاص
شوہر زینبؓ و عتبہ و عتیبہ شوہران سابق رقیہؓ و ام کلثوم جنکی طلاق کے بعد عثمان سے
ادنہین دختروں کا عقد ہوا بلکہ وہ تینوں باعتبار شرف تقدم حضرت عثمان سے
اشرف ہوے اور شیخین کا خسر رسول ہونا ویسا ہی ہے جیسا کہ کفار
مردگان کے سوا زندوں مین ابوسفیان کو یہ شرف ملا اور رسول کا خسر بنا بہر کیف
خلیفہ دوم مثل خلیفہ اول خسر ہی رہے داماد نہوے اور اگر عقد اونکا حضرت
ام کلثوم علیہا السلام سے عیاذاً باللہ ہوا ہوتا تو وہ بھی داماد رسول کہلاتے
جیسا کہ عثمان سمجھے گئے بلکہ اونکی دامادی عثمان سے افضل ہوتی پس
اس سے بھی معلوم ہوا کہ ہرگز ہرگز نہ یہ عقد واقع ہوا نہ اسکی کچھ اصلیت ہے
بہرکیف ان روایات عقد کے موضوع اور باطل اور افترا و تہمت ہونے مین عقلاً و
نقلاً و سنداً و متناً کوئی حالت منتظرہ باقی نہ رہے اور ان راویوں کے
کذاب و وضاع و دجال مفتری غیر ثقہ ہونے مین ذرا شک و شبہہ
نہیں رہا علماء اہلسنت کے بدتر از نواصب و خوارج ہونے مین تامل کی گنجائش نہیں

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصابہ و استیعاب مذکور ہوئے مگر شیخ عبد الحق صاحب جنکو لقب محقق دہلوی سے ملا ہے سبکے خلاف بلا سند کسی کتاب وغیرہ کی رہبری سے ناقل ہیں کہ بعد عمر عون سے عقد ہوا اور اون سے ایک لڑکی پیدا ہوئی بعد عون کے عبد اللہ سے عقد ہوا ان محقق صاحب نے محمد کو ایک دم غائب کر دیا اور صاحب تاریخ خمیس وسمی زہری سے بالکل خلاف اونکے ناقل ہیں کہ بعد عمر عون سے عقد ہوا اور کوئی لڑکا نہیں ہوا بعد عون محمد سے عقد ہوا اونسے ایک لڑکی ہوئی بعد محمد عبد اللہ سے عقد ہوا اور اونسے کوئی اولاد نہیں ہوئی اور نہیں کی زوجیت میں وفات کی انہیں اختلاف سے انکی تحقیقات کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے اور اسیکے ساتھ یہ بیان بھی ہے جو تمامی روایات میں مذکور ہے کہ بعد محمد و عون عبد اللہ بن جعفر سے عقد ہوا بلکہ بقول مولوی حیدر علی خود جناب امیر نے یہ عقد کیا غلط ٹھہرا کیونکہ عبد اللہ بن جعفر شوہر حضرت زینب علیہا السلام تھے ہر با وصف موجودگی ونکے یہ عقد جس سے جمع بین الاختین لازم آوے کیونکر ممکن ہے پس یہ کل بیانات ان روایات کے غلط ٹھہرے اور صحیح یہی قرار پایا کہ عقد حضرت ام کلثوم علیہا السلام کا محمد بن جعفر سے ہوا چنانچہ یہ امر استیعاب اصابہ تاریخ خمیس اسد الغابہ سرور المحزون شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا قرۃ العینین تحفہ مولوی حیدر علی وغیرہ میں مرقوم ہے مگر اونہیں مہملات کے ساتھ جنکو ہم باطل کر چکے لیکن عبارت استیعاب اور اصابہ سے البتہ تعین محمد بن جعفر کے بخوبی ظاہر ہے چنانچہ عبارت اصابہ یہ ہے ام محمد بن جعفر بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم ہاشمی برادر عبد اللہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وعول بن حبان وغیرہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے دارقطنی نے کہا بمقام
حبشہ پیدا ہوے اور ابن مندہ وغیرہ نے کہا کہ عہد نبی مین اونکی ولادت
ہوئی اور ابو عمر نے کہا کہ کنیت اونکی ابو القاسم ہے انہین کا عقد حضرت
ام کلثوم بنت جناب امیر سے بعد عمر ہوا الحاصل جب سے بخوبی تحقیق ہو انحصار
عقد محمد کے ساتھ ظاہر ہوا اور چونکہ جملہ نمبر ۵ یعنی بعد بیعت عمر غلط ہے جیسا کہ
مذکور ہوا پس صحیح یہی قرار پایا کہ عقد حضرت ام کلثوم کا حضرت محمد بن جعفر سے
ہوا نہ عمر سے نہ عون سے نہ عبداللہ سے اور از انجا کہ حسب تصریحات
علمائے اہلسنت ہمسن و ہمعمر ہونا جناب زینب عبداللہ بن جعفر کی زوجہ اور جناب
ام کلثوم زوجہ محمد بن جعفر کا اور زیادہ تر تفاوت سنی نہ ہونا درمیان ہر دو خواہر
مسلم ہے پس نہایت قرین قیاس بلکہ مطابق واقع ہے کہ عقد ہر دو
خواہر کا بزمانہ واحد ہوا جو مقدم ہے اوس زمانہ سے جسمین خطبہ خلیفہ دوم
وغیرہ بیان کرتے ہین جیسا کہ مفاد تمامی ان روایات کا ہے اور تائید
اس امر کی اون روایات سے بھی ہوتی ہے جسمین دربارہ تعجیل نکاح دختران
مبالغہ تاکید کی گئی ہے کہ بلوغ اونکا اپنے شوہرون کے گھر ہو کیونکہ
ظاہر ہے کہ مکارم اخلاق کے منبع اور اصول کرم حضرات اہلبیت
طاہرین ہین پس کب ممکن ہے کہ خود جناب امیر نے تاخیر کی ہو اور اتنی
مہلت دی ہو خصوصاً درصورتیکہ ہر دو خواہر ہمسن ہمعمر ہون اور اس عسرت
کے ساتھ گھر ہی مین اپنے بھتیجون سے جنکی پرورش جناب امیر علیہ السلام ہی سے
متعلق ہو بیاہ دیا ہو کہ وہ دونون خود بھی ہمسن اور ازواج بھی ہمعمر و ہمسن ہون

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور ضرورت آمد و رفت بہی نہ تہی خصوصًا بوجہ اسکے کہ اسما بنت عمیس مادر حضرت عبداللہ و محمد و عون فرزندان جعفر جناب امیرؑ کی زوجیت مین بہتین ہمہ وقت رہتی تہے اور پردہ شرعی مانع و عائق اسکا تہا پس ایسی صورت مین عمومًا عقد مین تعجیل کیجاتی ہے اگرچہ احدالزوجین صغیر ہون چہ جائیکہ حد بلوغ شرعی پر پہونچ بہی گئے ہون چنانچہ جناب رسالتمآبؐ نے بہی رقیہ و ام کلثوم کا عقد ساتہی کیا تہا پس اس سے بہی معلوم ہوا کہ عقد حضرت زینبؑ و ام کلثوم کا زمانہ خلافت خلیفہ اول ہی مین انجام پاگیا تہا اور وفات محمد بن جعفر جنگ صفین کے بعد ہوئی چنانچہ اصابہ مین ہے کہ محمد بن جعفر جناب امیر علیہ السلام کے ساتہہ شریک معرکہ صفین رہے عبیداللہ بن عمر معاویہ کیطرف سے اور محمد بن جعفر جناب امیرؑ کیطرف سے میدان مین لڑنے کو گئے دونوین لڑائی ہوئی ایک نے دوسرے کو مار ڈالا اور دونون وہین قتل ہوئے اور بعض کا بیان ہے کہ محمد بن جعفر محمد بن ابی بکر کے ساتہہ مصر مین تہے اور بعد شہادت محمد بن ابی بکر مخفی ہوئے اور وہان سے فلطین کو گئے اور ایک شخص نے اونکے اوری رشتہ دارون سے حفاظت کی اور معاویہ کے ظلم و ستم سے نجات دی اور یہی امر محقق ہے انتہے عبارۃ الاصابہ بہرکیف بعد نجات محمد بن جعفر حضرت ام کلثوم یقینًا معرکہ کربلا تک زندہ رہین اور پہر کسی سے عقد نہین ہوا کیونکہ سابقًا اہلسنت کی روایات کا یہ بیان کہ بعد محمد انکا عبداللہ سے ہوا غلط ہوچکا ہے اور سوائے عبداللہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہلسنت کے یہان بہی کسیکا نام نہین ہے پس معلوم ہوا کہ یہی امر صحیح ہے اور دعوائے عقد ثالث ورابع مثل دعوائے عقد عمرؓ محض غلط وافترا ہے باقی رہی وفات حضرت ام کلثوم پس اہلسنت کی ایہین تین قول ہین ایک یہہ کہ قبل عبداللہ وفات کیا دوسرے یہ کہ بعد عبداللہ تیسرا اوہی وہی قول ہے کہ عہد معاویہ مین زید کے ساتہ وفات کیا جسکا بطلان سابقاً مذکور ہوا کہ وہ دوسرے ام کلثوم بنت جرول خزاعی زوجۂ عمر مادر زید ہے کہ بجہت اشتراک نام ایک ام کلثوم کا تمام دوسرے ام کلثوم کیطرف منسوب ہوا اور اصل یہی ہے کہ وفات حضرت ام کلثوم و حضرت زینب علیہا السلام بعد معاودت مدینہ از کربلا دفعتاً واقع ہوی کہ دونو معظمہ نے اپنے بہائی سید الشہدا روحی لہ الفدا کی مصیبت مین رو رو کر جان دی اور چونکہ وفات ان دونون معظمہ کے اور عبداللہ بن جعفر کے آپسمین قریب زمانہ مین ہوی کسینے پہلے عبداللہ کہا کسینے بعد عبداللہ کہا حالانکہ منشا اون قائلین اور ناقلین کا تعیین کرنا زمانہ کا تہا مگر نا واقفون نے بوجہ اپنی غلط فہمی کے سمجہا یہی ترتیب وفات سے اونکی زوجیت کے قایل ہوے هذا ما تيسر لي في هذا المقام بفضل الله المفضل المنعام ولا فخر وانكم ترك الاوائل للاواخر وللارض نصيب من كاس الكرام والحمد لله اولا و اخرا والصلوة على نبيه واهل بيته الطاهرين ملتماقبت الليالي والايام

تمت

اعلان — یہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے اہلسنت حضرات دیکہین نہ خرید کرین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas